

ناول: عشق بے قرار۔ رائیٹر: نور العرفات۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri



عشق بے قرار

نور العرفات

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

کتاب نگری اسپیشل

www.kitabnagri.com

کتاب نگری

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

KITAB NAGRI SPECIAL

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی

کرنے سے گریز کیا جائے۔

Posted On Kitab Nagri

# ناول: عشق بے قرار

کتاب نگری اسپیشل

رائیٹر: نور العرفات

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرزان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہونگے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ابھرتے ہوئے سورج کی کچی کرنیں لاہور کے علاقے ماڈل ٹاؤن میں بنے ہوئے اس بنگلے پر پڑ رہیں تھیں، اس بنگلے میں موجود ملازمین کی ڈوریں لگی ہوئیں تھیں کیوں کہ انھوں نے اپنے روزمرہ کے کام کے ساتھ ساتھ کل ہونے والے ولیمے کی ڈریکوریشن بھی صاف کرنی تھی جس کی وجہ سب کے ہاتھ مشینوں کی طرح چل رہے تھے۔ خانساں کچن میں لگا ہوا تیزی سے ہاتھ چلا رہا تھا۔ ایسے میں بالائی منزل پر دائیں جانب کی طرف موجود کمرہ جو کہ لال اور سفید پھولوں کے ساتھ خوبصورتی کے ساتھ ڈیکوریٹ ہوا تھا اس میں جہازی سائز کے بیڈ جس کی

## Posted On Kitab Nagri

چاروں سمتوں پر موتیے کے پھول کی لڑیاں لٹکی ہوئی تھیں اس پر عافین آفندی امل کو اپنے حصار میں لئیے ہوئے نیند کے آغوش میں تھا، سوتے وقت جتنی اس کے چہرے پر معصومیت تھی ہوش میں ہوتے وقت اس کے چہرے پر اتنا ہی غصہ ہوتا تھا۔ کھڑکی سے جھانکتی کچی دھوپ نے امل کو اٹھنے کے لئے مجبور کر دیا تھا، امل نے موندی آنکھیں کھول کر خود کو عافین کی قید سے چھڑوایا اور اس سے پہلے کے کہ عافین جھاگتا وہ جلدی سے بیڈ سے اتری اور سلپرز پہن کر وہ واش روم کی طرف چلی گئی تھی۔ ”یہ کہاں چلی گئی، اعمل اعمل“۔ امل کے یوں چپکے سے جانے پر عافین نے اس کو نیند میں محسوس کیا مگر جب اسے بیڈ پر نہ پایا تو ہڑبڑا کر اٹھا اور پھر امل کو پکارنے لگا۔ ”کیا ہوا کیوں چیخ رہے ہو؟ واش روم میں تھی“۔ امل عافین کے چیخنے پر واش روم سے نکلتے ہوئے بد تمیزی سے بولی اور پھر منہ بنا کر گیلے بالوں کے ساتھ سنگھار میز کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ ”مجھے لگتا ہے رات کا تھپڑ بھول گئی ہو، تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے تمیز سے بات کیا کرو خاص کر کے مجھ سے“۔ عافین امل کا غصے میں پھولا ہی صحیح منہ دیکھ کر مطمئن ہو گیا تھا مگر اپنے جذبات کو چھپانا عافین آفندی اچھے طریقے سے آتا ہے اس لئے لہجے میں سختی لا کر بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولا جس پر امل خاموشی سے اپنے گیلے لہجے ہوئے بال کھینچ کھینچ کر سلجھانے میں مصروف ہو گئی۔ ”ویسے میں نے رات کو تم پر ویسے ہی غصہ کیا ہے، سوری نہیں بولوں گا مگر مجھے برا لگا ہے مگر اس میں میری بھی غلطی نہیں ہے تم ہی مجھے غصہ دلاتی ہو“۔ عافین بیڈ سے اٹھ کر امل کے پیچھے جا کر کھڑا ہوا اور پھر کان کھجاتے ہوئے ایسے انداز میں سوری کہا کہ اپنا سارا کیا دھرا امل پر ہی الٹ دیا۔ ”نہہہ ساری غلطیاں میری ہی ہیں، میں نے ہی آپ کو کہا ہے کہ مجھے شادی کے تیسرے دن تھپڑ ماریں“۔ عافین کے معافی مانگنے



## Posted On Kitab Nagri

والے انداز پر امل نے برش سنگھار میز پر پٹختے ہوئے عَصّے میں بولا۔ ”تمہاری یہ ہی باتیں مجھے زہر لگتی ہیں، جو نیو یارک میں ہوا اس کو بھول جاؤ مگر نہیں ابھی تک دل میں لے کر بیٹھی ہو۔“ امل کے عَصّہ ہونے پر عافین نے امل کو دونوں کندھوں سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا اور پھر امل سے زیادہ اونچی آواز میں بولا، عافین کی بری عادتوں میں سے ایک عادت تھی کہ وہ اپنے سامنے نہ تو کسی کی اونچی آواز برداشت کرتا تھا اور نہ ہی انکار مگر اس کی عادت یہ نئی نویلی دلہن کیا جانے۔ ”اوہ اچھا آپ کو کیا لگتا ہے میں اس بات کو لے کر بیٹھی ہوں تو یہ آپ کی بہت بڑی غلط فہمی ہے میں وہ دن بھول چکی ہوں۔“ امل بھی کہاں کسی کے سامنے جھکنے یا دبنے والی تھی اس لئے عافین کے ماضی یاد دلانے پر اپنے آپ کو چھڑا کر سینے پر ہاتھ باندھ کر ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے بولی۔ ”اچھا یہ تو اچھی بات ہے۔“ عافین نے امل کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے طنز کیا جس پر امل تھوڑی سی اس سے دور ہو گئی۔ ”ویسے تیار ہوئی تو یہ کانچ کی چوڑیاں ضرور پہننا تم پر اچھی لگتی ہیں۔“ عافین نے پل میں اپنا لہجہ تبدیل کر کے سنگھار میز پر پڑے چوڑی دان میں رکھی اس کے پستے رنگ کے لون کے کپڑوں سے ملتی چوڑیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شوخ ہو کر بولا مگر امل نے خاموش ہی رہنا بہتر سمجھا۔ ”ایکٹنگ تو ایسے کر رہا ہے جیسے بہت اچھا انسان ہو، بد تمیز، اللہ بابا آپ نے بھی کس پاگل سے میری شادی کر دی، بابا کو بھی یہ ہی ملا تھا جیسے دنیا میں مرد ہی ختم ہو گئے تھے۔“ عافین کے جانے پر امل نے مہندی لگے ہاتھ کی انگلیوں اور انگوٹھے کو آپس میں جوڑ کر ایک ایک چوڑی کو کلائی کی زینت بنا کر بڑبڑائی۔ ”ماشاء اللہ سے میری بیگم کی زبان تو کافی لمبی ہے۔“ واش روم میں صاف صاف امل کی زبانی اپنی برائی سننے کے بعد جب عافین واش روم سے نکلا تو تو لیے سے سر کو خشک کرتے ہوئے طنز یہ بولا۔ ”وہ میں۔“ عافین کے یوں طنز کرنے پر امل نے اپنی زبان دانتوں تلے دباتے ہوئے شرمندہ ہو کر کچھ بولنے لگی۔ ”کوئی بات نہیں جان تمہارا ہوں، میری برائی بھی کر سکتی ہو۔“ عافین نے امل کی

## Posted On Kitab Nagri

چوڑیوں اور مہندی کے نیل بوٹیوں سے بھری ہوئی کلائی سے کھیلنے ہوئے بہکے ہوئے انداز میں بولا جس پر امل کی زبان تالو سے لگ گئی۔ ”کیا ہوا جان اب نہیں بولو گئی“۔ عافین نے امل کے چپ رہنے پر چوٹ کی مگر پھر بھی امل چپ ہی رہی کیوں کہ عافین کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر گھبرا کر کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہتی تھی۔ ”اچھا چلو میرے کپڑے نکالو موم ڈیڈناشتے پر ویٹ کر رہے ہوں گئے“۔ عافین نے امل پر ایک شوخ نظر ڈال کر اس کا دکھتا گال تھپتھپاتے ہوئے پیار سے بولا تو امل موقع غنیمت جان کر فوراً اسے وہاں سے بھاگی۔ ”موم ڈیڈ گڈ مارنگ“۔ امل اور عافین نک سک تیار ناشتے کی میز پر آئے تو عافین نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر سربراہی کرسی پر بیٹھے عارف آفندی اور اس کی بائیں جانب بیٹھی انیلہ بیگم کو مارنگ ویش کی۔ ”گڈ مارنگ بیٹا“۔ انیلہ بیگم نے عافین کو مسکرا کر جواب دیا، انیلہ بیگم کالے رنگ کی پھول دار ساڑھی میں تیار ویا ناشتے کی میز پر بیٹھی غالباً ان دونوں کا ہی انتظار کر رہی تھیں، عارف صاحب بھی وائٹ کرتا شلوار قمیض پہنے تیار بیٹھے تھے۔ ”تم کیا گونگی ہو؟“۔ عافین کو جواب دینے کے بعد انیلہ بیگم امل پر برس پڑیں۔

Kitab Nagri

”نہیں آنٹی آپ میرے بولنے کا انتظار تو کرتی“۔ امل نے بھی منہ پھاڑ کر جواب دیا۔ ”انیلہ بیگم آپ کن فضول باتوں میں پڑ گئیں ہیں، ناشتہ کریں آپ دونوں“۔ عارف صاحب نے ناشتہ کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے انیلہ بیگم کو ٹوکا تو وہ منہ بنا کر رہ گئی۔ ”تم نہیں سدھرنے والی“۔ عافین نے امل کے کان میں سرگوشی کی اور اسے وارنگ دینے والی نظروں سے دیکھا جس کا اثر لیئے بغیر امل نے نہ میں سر ہلایا۔ ”عافین تمہاری آج پریس کانفرس ہے، تیار کیسی ہے تمہاری“۔ عارف صاحب نے کانٹے کی مدد سے انڈامنہ میں ڈالتے ہوئے عافین

## Posted On Kitab Nagri

سے سوال کیا۔ ”اے ون ڈیڈ بس سسر جی اگر پریس کانفرس سے پہلے شفقت بھرا ہاتھ رکھ لیتے تو کانفرس اور زیادہ دم دار ہو جاتی۔“ عافین نے چھری کانٹے کی مدد سے ناشتے کرنے میں مصروف ہوتے ہوئے لاپرواہی سے کہا۔ ”بیٹا تھو راسا انتظار کرو، تمہارے لئے نا صحیح اپنی بیٹی کے لئے وہ شفقت ضرور کریں گئے۔“ عارف صاحب نے طنزیہ مسکراتے ہوئے ڈھکے چھپے الفاظ میں بات کی تو ناشتے میں مصروف امل کے ہاتھ منہ کو جاتا ہوا روکا۔ ”انکل میرے ڈیڈ میری خاطر کچھ بھی کر سکتے ہیں مگر کسی کی فیور نہیں کر سکتے، یہ تو آپ بھی جانتے ہیں میرے ڈیڈ کتنے اصول پسند ہیں۔“ امل عارف صاحب اور عافین کی باتوں میں چھپے ہوئے مطلب اچھی طرح سے سمجھ گئی تھی اس لئے دو ٹوک انداز میں اس سے امیدیں نہ رکھنے کا کہا۔ ”کیوں نہیں بیٹا، ماشاء اللہ سے احمد بہت اصول پسند ہے مگر بیٹا اپنوں کے لئے تو بڑے سے بڑا ترخم خان بھی گھنٹوں کے بل بیٹھ جاتا ہے۔“ عارف صاحب نے باظاہر نرم اور میٹھے لہجے میں بات کی مگر ان کی باتوں میں صرف اور صرف وارننگ تھی جس پر انیلہ بیگم بھی طنزیہ ہنسی اس سے پہلے کے امل کچھ اور بولتی عافین نے اس کا ہاتھ پر دباؤ ڈال کر اسے چپ کر دیا۔ ”ڈیڈ مجھے لگتا ہے کہ ہمیں جانا چاہیے کافی دیر کو گئی ہے، آپ کو حلقے میں جانا ہے اور مجھے پریس کانفرس بھی کرنی ہے۔“ عافین کا موڈ امل کی بہس سے خراب ہو گیا تھا اس لئے اپنے کوٹ کا بٹن بند کر کے کرسی پر کھڑا ہو کر چہرے پر بغیر کسی تاثر کے سنجیدگی سے بولا، عارف صاحب بھی امل پر ایک افسوس بڑھی نظر ڈال کر عافین کے ساتھ چلے گئے۔ ”تمہیں کیا ضرورت تھی اپنی چونچ ڈالنے کی۔“ انیلہ بیگم غصے میں امل کے سامنے کھڑے ہو کر بولی۔ ”جب بات میری ذات کے مطلق ہو گئی تو میں تو بات کروں گئی۔“ امل بھی ہاتھ میں پکڑا کاٹاپلیٹ میں پھینک پر کھڑی ہوئی اور پھر پرسکون انداز میں جواب دے کر انیلہ بیگم کو آگ لگا گئی۔ ”ہم نے یہ شادی صرف تمہاری ذریعے ٹکٹ لینے کے لئے کی ہے، اس کے بعد میرا بیٹا میری بھتیجی نانکھ سے شادی کرے گا تو ایک مفت کا

## Posted On Kitab Nagri

مشورہ دیتی ہوں زیادہ ہواؤں میں مت اوڑھو۔“ انیلہ بیگم غصے میں پھنکارتی ہوئی بولیں اور پھر امل کو سکتہ میں چھوڑ کر وہاں سے چلی گئی۔

[LRI] [LRI] ✧ [PDI] ✧ [PDI] ✧ [PDI] ✧ [PDI] [LRI] ✧ ✧ [PDI] ✧ [PDI] [LRI] ✧ [PDI] ✧ [PDI]

ٹک ٹک ٹک۔

”ڈیڈ میں اندر آ جاؤ۔“ عافین نے دروازے پر دستک دے کر اندر آنے کی اجازت مانگی۔ ”ارے عافین میری جان تمہیں کب سے پوچھنے کی ضرورت پڑ گئی۔“ عارف صاحب نے پیار سے عافین کو اندر آنے کی اجازت دی، اس وقت وہ پارٹی آفس میں بیٹھے ہوئے سامنے لگی ایل ای ڈی پر نیوز سن رہے تھے جہاں ہر چینل پر عافین آفندی کی ہی بات ہو رہی تھی۔ ”ڈیڈ میں تو اتنی لمبی پریس کانفرنس کر کے تھک گیا ہوں۔“ عافین نرم دے کر سی پر ڈھیر ہو کر تھکے ہوئے انداز میں بولا، اس کی پریس کانفرنس نہ نہ کرتے بھی پورے ڈیڑھ گھنٹے کی ہو گئی تھی۔ ”بیٹا یہ تمہاری شروعات ہے نا تب ہی ایسے کہہ رہے ہو جب تمہیں اس سیاست کا نشہ چڑھنے لگے گا نا تو پھر تم کبھی نہیں تھکو گئے۔“ عارف صاحب نے روکنگ چیئر پر جھولتے لیتے ہوئے سامنے ایل ای ڈی پر عافین کو دیکھتے کر فخر سے بولے۔ ”اوکے ڈیڈ دیکھتے ہیں۔“ عافین نے کندھے اُچکا کر کہا۔ ”پہلے تم ٹکٹ کا مسئلہ دیکھو، مجھے بہو کے خیالات کچھ نیک نہیں لگ رہے۔“ عافین نے لاہر واہ انداز پر عارف صاحب سیدھے ہو کر کانچ کی میز پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے طنزیہ انداز میں بولے۔ ”ارے ڈیڈ امل کے دماغ میں آنے والا ہر خیال پہلے مجھ سے اجازت



## Posted On Kitab Nagri

لے گا، آپ بے فکر رہے وقتی غبار ہے، بس ایک بار میں ہی ٹھنڈا ہو جائے گا۔“ عافین نے پر اعتماد ہو کر کہا، عافین عارف صاحب کا اشارہ صاف سمجھ چکا تھا کہ وہ امل کے صبح ناشتے کی میز پر بہس کی بات کر رہے تھے۔ ”ویسے رات کو تھپڑ کس خوشی میں مارا ہے، میں کبھی بھی تم سے پرسنل سوال نہ کرتا مگر امل جس کی بیٹی ہے، اس کو اگر پتہ چل گیا نا وہ تمہیں زمین میں گاڑ دے گا۔“ عارف صاحب نے ہاتھ میں پین گھماتے ہوئے پہلے عافین سے تھپڑ کے بارے میں استفسار کیا مگر عافین کے منہ بنانے پر اپنے سوال کی وضاحت کر دی۔ ”اوّل تو میرے پیارے سر کو کبھی بھی ہمارے گھر کی باتیں پتہ نہیں چلیں گئیں اور بالفرض اگر انھیں پتہ بھی چل جائے تو وہ میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔“ عافین کے لہجے میں ایک غرور، تکبر اور فخر تھا۔ ”عافین امل ہمارے لیئے سونے کی چڑیا ہے اس کو ایک بار میں حلال نہیں کرنا، ابھی ہم نے اس سے ٹکٹ نکلوانا ہے اس کے بعد اگر ہماری پارٹی جیت گئی تو وزارت بھی امل کے بل بوتے پر ہی لینی ہے۔“ عافین کے اور کنفیڈس کو دیکھ کر عارف صاحب نے اسے سمجھایا۔ ”ڈیڈ تو امل کہاں بھاگی جا رہی ہے جو ہمارا پلان خراب ہو جائیں گئے۔“ عافین عارف صاحب کے سمجھانے پر تنگ ہو کر بولا۔ ”عافین تم میری بات نہیں سمجھ رہے، امل احمد خان کی بیٹی ہے اگر کوئی اونچ نیچ ہو گئی تو نقصان سراسر ہمارا ہی ہو گا۔“ عارف صاحب نے عافین کو ایک بار پھر امل کی اہمیت بتائی۔

”آپ بے فکر رہیں ڈیڈ وہ کچھ نہیں کرے گی اگر اس میں کچھ کرنے کی ہمت ہوتی تو وہ کل رات ہی کر جاتی۔“ عافین نے عارف صاحب کو امل کی طرف سے مطمئن کرتے ہوئے بولا کیوں کہ وہ ان تین دونوں میں امل جو اچھے سے جان چکا تھا بلے ہی اس کا زیادہ تر وقت مغرب میں گزرا ہو مگر وہ ایک شرم، لحاظ اور مروت میں مارے جانے والی لڑکی تھی۔ ”تم اپنی بیوی کے ساتھ جو بھی کرو، مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا مگر مجھے امل تمہاری مٹھی میں بند چاہیے۔“ عارف نے عافین کو ایک آخری بار سمجھاتے ہوئے اپنے ہاتھ کی مٹھی بند کر کے اشارتاً

## Posted On Kitab Nagri

سمجھایا۔ ”اے عافین آفندی، عافین کے قابو میں ہے آپ بے فکر رہے۔“ عافین نے بلا کی اعتمادی سے عارف صاحب کو مطمئن کیا۔

[LRI] ◇ [PDI] ◇ [PDI] ◇ [PDI] ◇ [PDI] LRI ◇ [PDI] ◇ [PDI] ◇ [PDI] LRI ◇ [PDI] ◇ [PDI]

”کیسے گھٹیا لوگ ہیں، مجھے ٹکٹ لینے کے لئے استعمال کریں گئے، میں بھی آج دو ٹوک انداز میں منع کر دوں گئی یہ کیا بات ہوئی بلا ٹکٹ لینا ہے تو اپنی قابلیت پر لو۔“ جب سے اے اپنے کمرے میں آئی تھی تب سے ہی کمرے میں چکر کاٹتے ہوئے یہ ہی سوچ رہی تھی، جب سوچ سوچ کر تھک گئی تو بیڈ پر آکر لیٹ گئی، وہ ایسی ہی تھی جب بھی اسے سٹریس ہوتا وہ لمبی تان کے سوتی۔ ”آپ آگئے۔“ اے نے جمائی کا گلہ گھونٹتے ہوئے عافین سے سوال کیا، اے کی آنکھ کمرے کا لاک کھولنے پر کھولی تو سامنے عافین کو چہرے پر تھکے ہوئے آثار لئے اس کے سامنے کھڑا دروازہ لاک کر رہا تھا۔ ”نہیں ابھی ادھار استے میں ہوں۔“ عافین نے اے کے فضول سوال کا مزاق اڑاتے ہوئے جواب دیا اور پھر اپنے تھری پیس سوٹ کا کوٹ اتارنے لگا۔ ”اففف تو بہ ہے بات کی کھال نکالنا تو کوئی آپ سے سیکھے۔“ اے نے سر کو نفی میں ہلا کر افسوس سے کہا۔ ”اچھا ابھی ادھر آؤ میرا کوٹ ہینگ کرو اور یہ شوز بھی رکھ دو۔“ عافین نے اے کی بات کو خاطر میں ہی نہ لاتے ہوئے اسے حکم صادر کیا۔ ”ہاں یاد آیا موم کہہ رہی تھی کہ تم کمرے سے باہر ہی نہیں نکلتی۔“ عافین نے اے کو کوٹ اور جوتے پکڑاتے ہوئے یاد آنے پر سوال کیا، عافین آفس سے جب گھر آیا تو انیلہ بیگم اور عارف صاحب ڈنر کے لئے تیار تھے تو عافین ان سے رسمی سا سلام دعا

## Posted On Kitab Nagri

کرتے ہوئے جانے لگا جب انیلہ بیگم نے اس سے امل کی شکایت لگائی۔ ”باہر نکل کر کیا کروں، یہاں جوتے اٹھانے تک کے لئے نوکر رکھے ہوئے ہیں، ڈیڈ کے گھر میں تو پھر کچھ کام کر لیتی تھی۔“ امل نے کوٹ کو ہینگ کرتے ہوئے لا پرواہی سے کہا۔ ”تو بھی تمہیں کس نے کہا ہے کہ تم کام کرو جسٹ موم کے ساتھ حلقے کی عورتوں میں بیٹھا اٹھا کرو۔“ عافین ننگے پاؤں اٹھ کر امل کے قریب آیا اور پھر اس کے ہاتھ سے ہینگ لیتے ہوئے مفت کا مشورہ دیا۔ ”اچھا کوشش کروں گئی۔“ امل نے ٹالتے ہوئے بولا اور پھر ڈریسنگ روم سے نکل کر بیڈ کے پاس آئی۔ ”نہ نہ کوشش نہیں کرنی پورا زور لگانا ہے اپنے شوہر کو جتوانا جو ہے۔“ عافین امل کی بات کی شدید نفی کرتے ہوئے اس کے پیچھے آیا اور پھر ڈریسنگ روم سے نکل کر کمرے میں رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔

”ارے آپ میری وجہ سے کیسے جیتے گئے، آپ تو اپنی قابلیت اور صلاحیت کی وجہ سے جیتو گئے۔“ امل نے انجان بنتے ہوئے عافین سے سوال کیا۔ ”ادھر آؤ میرے پاس بیٹھو، دیکھو قابلیت اور صلاحیت کی بات دوسرے نمبر پر ہے پہلے نمبر پر تم نے مجھے اپنے ڈیڈ سے ریکوئسٹ کر کے پارٹی ٹکٹ دلوانے ہے۔“ عافین نے امل کو اپنے پاس صوفے پر بیٹھا یا اور پھر اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے سمجھانے لگا۔ ”ریکوئسٹ کر کے یا پھر سفارش۔“ امل نے ڈھکے چھپے لفظوں کے بجائے کھولے الفاظ میں عافین کے لفظ ریکوئسٹ کی تشریح کرنی چاہی مگر عافین نے اس کی تھوڑی کو ہاتھ میں سختی سے پکڑ کر اس کے باقی الفاظ منہ میں ہی ختم کر دیئے۔ ”اتنا بولا کرو جتنا بولنے کو کہا جائے، آج صبح والی غلطی میں نے معاف کر دی بار بار معاف نہیں کروں گا۔“ عافین اپنے لہجہ کو نرم رکھ کر امل کو صبح والی بد تمیزی یاد کروائی مگر امل کی تھوڑی پر اس کی گرفت سخت تھی جس کی وجہ سے امل کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔ ”آپ نے مجھ سے پارٹی ٹکٹ لینے کے لئے شادی کی ہے۔“ امل نے گلا اور سوال کیا۔ ”پارٹی ٹکٹ لینے کے لئے بھی۔“ عافین نے امل کا گال تھپتھپاتے ہوئے شوخ نظروں سے دیکھا۔

# Posted On Kitab Nagri

”مطلب“۔ امل نے نا سنجھی سے سوال کیا کیوں کہ اسے جاننا تھا کہ عافین کا اس سے اور کیا مقصد ہے۔

”مطلب پارٹی ٹکٹ بھی اور رررررر بندہ بشر ہوں جس کی کچھ خواہشات بھی ہیں“۔ عافین نے بہکے ہوئے انداز میں ذومعنی بات کی اور پھر امل کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کیا مگر امل عافین کے ادراے کو جانے بغیر غصے میں اس کا ہاتھ جھٹک کر اس سے دور ہوئی۔ ”جھوٹ سفید جھوٹ آپ نے اور آپ کی فیملی نے سوچ سمجھ کر یہ رشتہ کیا ہے ورنہ آپ تو لیزے سے شادی کرتے، اس سے شادی اس لئے نہیں کی کیوں کہ اس کا باپ پارٹی چیئرمین نہیں تھا“۔ امل غصے میں عافین کے سامنے کھڑی ہوئی اور پھر غصے چلاتے ہوئے بولی۔ ”آہ آہ آہ آہ آہ آہ“۔ امل نے ابھی اپنی بات مکمل ہی کی تھی کہ عافین ایک جست میں اٹھ کے امل کے پاس گیا اور پھر اس کے بالوں پر گرفت سختی کی۔ ”آخری بار کہہ رہا ہوں، جتنا کہا جائے اتنا ہی بولا کرو اور لیزے جیسی لڑکیاں وقت گزاری ہوتی ہیں آج کے بعد اپنا موازنہ کبھی بھی اس کے ساتھ مت کرنا“۔ عافین نے امل کو بالوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا اور پھر غصے میں پھنکار تے ہوئے وارنگ دی، غصے میں ہی اس کو دھکا دے کر بیڈ پر دھکا دیا۔

”اب یہ آنسوؤں مت بہانا میرا موڈ تو تمہاری وجہ سے خراب ہو چکا ہے اب میں اپنا ڈنر تمہاری وجہ سے خراب نہیں کر سکتا، ابھی اٹھو اور تیار ہو ایک جگہ ڈنر ہے تو اس کے لئے تیار ہو جاؤ“۔ امل عافین کے یوں دھتکارنے پر بغیر آواز و ناشروع ہو گئی تھی، عافین نے بغیر اس کے رونے کی پرواہ کرتے ہوئے لا پرواہ انداز میں کہا۔ ”آپ کا ڈنر ہر گز خراب نہیں ہو گا بے فکر رہیں“۔ امل اپنے آنسوؤں بے دردی سے صاف کر کے غصیلی نظروں سے دیکھ کر بولتے ہوئے ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔ ”اب شادی کے چوتھے دن کا لارنگ پہنوں گی تو لوگ ہنسے گئے ایک منٹ میں بتاتا ہوں تم کیا پہنو گئی“۔ امل الماری سے کالے جار جٹ کا سادہ سا فراک پہننے کے لئے باہر نکال کر بیڈ پر پھینکا جس پر بیڈ پر ٹیک لگائے بیٹھے عافین نے چوٹ کی اور پھر خود اٹھ کر ڈریسنگ روم میں گیا۔ ”یہ لویہ پہننا

## Posted On Kitab Nagri

تم۔۔ عافین نے اس کے سامنے انتہائی چمکیلا ڈریس رکھا جو کہ گہرے نیلے رنگ کے ریشم پر سفید نگوں کے کام سے بڑا ہوا تھا مگر امل نے بغیر کوئی انکار کے کپڑے لے کر واش میں گئی، امل کے تیار ہونے تک عافین بھی سفید رنگ کا شلوار کرتا پہن کر تیار ہو گیا تھا۔

[LRI] ✦ [PDI] ✦ [PDI] ✦ [PDI] ✦ [PDI] ✦ ✦ [PDI] ✦ [PDI] ✦ [PDI] ✦ [LRI] ✦ [PDI] ✦ [PDI]

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
www.kitabnagri.com  
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest



Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

”ڈنر میں شاید تمہارے ڈیڈ بھی ہوں تو اپنا موڈ اچھا کرو تا کہ انہیں تم خوش لگو۔“ عافین نے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے مصروف انداز میں کہا۔ ”میرا موڈ خراب ہے تو میں جھوٹی خوشی کہاں سے لاؤں۔“ امل نے اپنے روئے ہوئے چہرے پر چوٹ کر کے کہا، امل کے چہرے کے تاثرات ایک عام بندے کو بھی بتا دیتے کہ امل روئی ہے۔

”چلو تمہارے موڈ کو اچھا کرنے کے لئے کچھ کرتے ہیں۔“ عافین نے گاڑی کو سڑک کے کنارے روکتے ہوئے شوخ ہو کر بولا اور پھر امل کی طرف جھکا۔ ”یہ کیا بد تمیزی ہے، پیچھے ہوں، زیادہ فری نہ ہوں یہ آپ بیڈروم نہیں ہے۔“ امل نے جھکے ہوئے عافین کو دونوں ہاتھوں سے پیچھے کرتے ہوئے اسے جگہ کی حساسیت کا بتایا اور پھر سڑک کے دونوں طرف دیکھنے لگی کہ کہیں کسی نے اسے دیکھا تو نہیں۔ ”بیڈروم میں تم کون سا فری ہونے دیتی ہو۔“ عافین نے امل کے چہرے پر آئی ہوئی آوارہ لیٹوں کو پیچھے کرتے ہوئے شرارت سے کہا۔ ”پلیز پیچھے ہوں۔“ امل نے التجاء کی کیوں کہ عافین ایسے تو پیچھے نہیں ہونے والا تھا۔ ”ایک شرط پر۔“ عافین نے لودیتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ”کیا۔“ امل نے جان بجانے کی خاطر جلدی سے پوچھا۔ ”اپنا موڈ اچھا کرو۔“ عافین نے بھی لمحہ ضائع کیے بغیر شرط بتائی۔ ”یہ لیں اب ٹھیک ہے نا۔“ امل نے مصنوعی مسکرا کر

## Posted On Kitab Nagri

عافین کو کہا۔ ”سسم اب کچھ بہتر لگ رہا ہے۔“ امل کے یوں مصنوعی ہنسنے پر عافین اس کے چہرے پر جھکا اور پھر اپنے دل کی آرزو پوری کر کے پیچھے ہوتے ہوئے فخریہ انداز میں بولا۔ ”سیسیہ کیا بد تمیزی ہے؟“۔ امل شرم سے لال ہوتی ہوئی بولی۔ ”بیگم یہ ناپیار ہے اور تم اسے بد تمیزی کہہ رہی ہو۔“ عافین نے گاڑی کو پھر سے سٹارٹ کرتے ہوئے امل کی معلومات میں اضافہ کیا۔ ”ویسے تم شرماتی ہوئی بہت کیوٹ لگتی ہو میں نے یہ نوٹ کیا ہے جب تم شرماتی ہونا تو تمہاری ناک ریڈ ہو جاتی ہے۔“ امل عافین کی حرکت کے بعد اپنے گرد پھیلائی ہوئی چادر ہو صحیح کر کے باہر دیکھنے لگی جب عافین نے امل کے بارے میں اپنی تحقیق بتائی جس پر امل نے صرف آنکھیں نکالی۔ ”اچھا ٹشو بکس میں سے ٹشوز نکال کر دو وہ کیا ہے نا تمہاری لیپ اسٹک میرے کالر پر لگ گئی ہے۔“ امل نے عافین کی آنکھیں نکالنے کو مکمل طور پر نظر انداز کر کے اس سے ٹشوز دینے کا بولا۔ ”یہ لیں اور اب اگر آپ زرا سے بھی بولے نا میں واپس گھر چلی جاؤں گئی۔“ امل نے غصے اور شرم سے لال ہو کر ٹشوز پیپر عافین کے بائیں ہاتھ پر پٹختے ہوئے رکھے اور پھر دھمکی دیتے ہوئے بولی۔ ”اچھا یار نہیں بولتا۔“ عافین نے بائیں ہاتھ کی گرفت گاڑی کے اسٹرنگ پر رکھ کر دائیں ہاتھ سے سفید رنگ کے کالر پر سے لال رنگ کی لیپ اسٹک ہٹاتے ہوئے لاپروائی سے بولا۔ ”امل آگے میڈیا کے رپورٹرز ہیں تو تم چادر کو اچھے سے اوڑھ لو۔“ ڈنروالی جگہ سے تھوڑی سی دوری ہی عافین نے جب نیوز چینلز کی مخصوص گاڑیاں دیکھی تو امل کو ہدایت دی، جس امل نے ایک لمحہ ضائع کیے بغیر ہی عمل کیا۔ ”سر سر عافین آفندی سر چند سوالات کے جواب دیتے جائیں۔“ عافین کے گاڑی سے نکلنے کی دیر تھی، نیوز رپورٹرز اس پر جھپٹ پڑے، عافین نے امل کی طرف کا دروازہ کھولا اور پھر اس کو نکال کر مناسب جگہ پر کھڑا ہوا۔ ”پوچھیں آپ کو کیا پوچھنا ہے۔“ مناسب سی جگہ پر کھڑے ہو کر عافین نے رپورٹرز کو سوال پوچھنے کی اجازت دی۔ ”سر آپ کی پریس کانفرنس پر اپوزیشن رہنما مرزا صاحب نے ٹویٹ کیا

## Posted On Kitab Nagri

ہے کہ آپ سیاست میں رشتہ داری کی بنیاد پر آئے ہیں، آپ کیا کہنے چاہیں گئے۔“ ایک رپورٹر نے عافین سے سوال کیا، اس وقت امل عافین کی بائیں جانب کھڑی تھی جبکہ کے ان کے سامنے پاکستان کے ہر نیوز چینل کا مائیک تھا۔ ”دیکھیں اپوزیشن رہنماؤں کی نیندیں اوڑھی ہوئی ہیں انھیں اپنی ہار سامنے نظر آرہی ہے تو وہ ایسی ہی باتیں کریں گئے۔“ عافین نے رپورٹرز کے سوال کا مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ”سر آپ کی پریس کانفرنس سے لگتا ہے آپ پر امید ہیں کہ آپ کو ہی پارٹی ٹکٹ ملے گا۔“ ایک اور رپورٹر نے سوال کیا۔ ”دیکھیں ہماری پارٹی میں ٹکٹوں کی بندر بانٹ نہیں ہوتی جو وکر اہل ہوتا ہے اسی کو پارٹی چیئر مین احمد خان صاحب ٹکٹ دیتے ہیں اگر انھیں میں اہل لگا تو وہ مجھے بھی ٹکٹ دیں گئے۔“ عافین نے ایک اچھے سیاست دان کی طرح مسکراتے ہوئے سفید جھوٹ بولا۔ ”سر اگر آپ کی اجازت ہو تو ہم میم سے کچھ سوال پوچھیں۔“ ایک لڑکی رپورٹر نے عافین سے امل سے سوال کرنے کی اجازت مانگی۔ ”جی کیوں نہیں پوچھیں۔“ عافین نے مسکراتے ہوئے امل کو سامنے کیا۔ ”میم اپوزیشن والے یہ الزام لگا رہی ہیں کہ آپ عافین آفندی کو ٹکٹ دلائیں گئی آپ کا کیا کہنا ہے اس پر۔“ رپورٹر نے گھما پھیرا کروہی سوال کیا جو عافین سے کر چکے تھے۔ ”میرے شوہر قابل انسان ہے وہ کبھی بھی سیاست میں رشتوں کو نہیں لائیں گئے اور جتنے یہ عزت دار ہیں وہ ایسے ٹکٹ کو اپنے اوپر حرام سمجھیں گئے جو کہ انھیں کسی بھی سفارش پر ملے گا۔“ امل جواب رپورٹر کو دے رہی تھی مگر مسکرا کر دیکھ وہ عافین کو رہی تھی اور عافین کو امل کی باتوں میں طنز صاف نظر آ رہا تھا۔ ”میم آپ اس الیکشن میں کس کو ووٹ دیں گئیں اپنے بھائی کو یا پھر اپنے شوہر کو۔“ رپورٹر نے ایک اور سوال کیا۔ ”میں ایک اصول پسند باپ کی بیٹی ہوں میں اسی کو ووٹ دوں گئی جو اہل ہو گا۔“ امل نے اعتماد کے ساتھ جواب دیا اور اس کے ساتھ عافین نے امل کو جانے کا اشارہ کیا۔ ”میم ایک آخری سوال کیا آپ بھی مسز عارف کی طرح سیاست میں آئیں گئیں۔“ اس سے پہلے کے عافین امل

## Posted On Kitab Nagri

کو لے کر جاتار پور ٹرنے اس سے آخری سوال پوچھا۔ ”جی نہیں میرا سیاست میں آنے کا کوئی بھی چانس نہیں مجھے اگر سیاست میں آنا ہی ہوتا تو میں شادی سے پہلے ہی آتی مجھے حقیقت میں سیاست کا کوئی شوق نہیں۔“ امل نے دو ٹوک انداز میں رپورٹر کو جواب دیا اور پھر عافین کے ساتھ اندر چلی آئی۔ ”واہ یار میں تو تمہارے کنفیڈس سے متاثر ہو گیا، ویسے جان میں نا حرام خوشی خوشی قبول کروں گا۔“ عافین نے گیٹ کے اندر آتے ہی امل کو داد دی اور ساتھ ہی اسے اشارتاً ٹکٹ کو قبول کرنے کا بھی بولا۔ ”آپ شاید بھول رہے ہیں میں ایک سیاست دان کی بیٹی بھی ہوں تو تھوڑی بہت چال بازیاں مجھے بھی آتی ہیں یونو عقاب کے بچے کو اوڑھنا سیکھنے کی ضرورت نہیں پڑتی وہ فطری طور پر ہی اوڑھنا جانتا ہے اور رہی بات ٹکٹ کی وہ تو آپ اپنی قابلیت کے ہی دم پر ہی لیں گئے۔“ امل صاف اور واضح انداز میں بات کر کے وہاں سے اپنے ڈیڈ کی طرف چلی گئی۔ ”اس لڑکی کی مجھے سمجھ نہیں آئی یہ ڈرتی بھی ہے، روتی بھی ہے اور لڑتی بھی ہے آخر کو یہ ہے کیا؟ آخر کار بیوی کس کی ہے عافین آفندی کو کوئی عام لڑکی ملنی بھی نہیں چاہیے۔“ عافین نے امل کے انداز پر تبصرہ کرتے ہوئے بر بڑایا اور پھر امل کے ہی طرف چل پڑا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

[LRI] ♦ [PDI] ♦ [PDI] ♦ [PDI] ♦ [PDI] LRI ♦ [PDI] ♦ [PDI] ♦ [PDI] LRI ♦ [PDI] ♦ [PDI]

## Posted On Kitab Nagri

نیویارک

دسمبر کی سخت سردی میں کالے رنگ کا آور کورٹ پہنے اس کے ساتھ کالے ہی رنگ کی پینٹ اور گھنٹوں سے تھوڑا سا نیچے تک لیڈر کے لانگ بوٹ پہنے ہوئے تیز تیز قدم اٹھا رہی تھی، رات کے بارہ بجے امل کے اپارٹمنٹ کی طرف جانے والی راستے پر اس وقت صرف امل کی ہیل کی آوازیں تھیں اس کے ہاتھ میں ایک گفٹ پیک پکڑا ہوا تھا، امل اپنی دھن میں مگن سٹریٹ لائٹس کی روشنی میں خوشی خوشی آگئے بڑھ رہی تھی جب کوئی مخالف سمت سے کوئی تیزی سے بھاگتا ہوا آیا اور اس سے ٹکرایا۔ ”آؤ چیچ“۔

امل ایک بلیک فام انگریز سے ٹکرائی تھی، اس سے پہلے کے وہ اٹھتی زمین پر بیٹھے ہوئے ہی اس بلیک فام انگریز نے کسی سے ڈرتے ہوئے اس کی گردن پر چھوری رکھ دی۔

★Leave me alone otherwise I will kill this★

www.kitabnagri.com

”مجھے چھوڑ دو ورنہ میں اس لڑکی کو مار دوں گا“۔

اسٹریٹ لائٹس کی روشنی میں کسی کے پاؤں کی چاپ سنائی دی جس سے ڈر کر اس بلیک فام نے دھمکی دی۔

★Kill , I don't care★

”مار دو، مجھے اس سے فرق نہیں



## Posted On Kitab Nagri

پڑتا۔

امل اور بلیک فام کے سر پر کھڑے ہوئے شخص نے بے رحمی سے کہا تو امل نے ایک جھٹکے سے عافین کی طرف دیکھا۔

★No, don't shoot me, take whatever you want from me★۔

”نہیں، ڈونٹ شوٹ می، تمہیں جو چاہیے مجھ سے لے لو۔“

عافین کی بات سن کر امل نے پہلے اردو میں اور پھر اسے انگلش میں التجائیں کرنے لگی۔

★OK, I won't tell you anything, go★۔

”اوکے، میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا، جاؤ۔“

عافین نے احسان کرنے والے انداز میں کہا اور پھر جب اس نے دیکھا کہ اس بلیک فام کھڑا ہو کر بھاگے گا تب ہی عافین نے اسے ایک فلائنگ کلک ماری اور پھر اسے نیچے گرا دیکھ کر اس پر جھپٹا، اس کے ہاتھ سے چاقو کھینچ کر اس کی گردن پر رکھ دی، جس سے ڈر کر اس بلیک فام نے اپنی ہاتھ میں پکڑا عافین کا بٹو اور ہاتھ کی گھڑی واپس دی، جس کو لے کر عافین نے اس کی جان بخشی اس کے بعد وہ یہاں سے نودو گیارہ ہو گیا۔ اس تمام عرصے میں امل نے زمین پر گرا گفٹ پیک اٹھایا اور اپنے اپارٹمنٹ کی طرف بھاگنے لگی کہیں اگر پولیس کیس بن جاتا تو اس کی مدد کون کرتا، بس یہ ہی سوچ کر وہ اپارٹمنٹ کی طرف دوسرے راستے سے جانے لگی، دو تین گلیوں میں سے گھوم کر وہ اپنے اپارٹمنٹ میں کی طرف گئی۔ اپارٹمنٹ کے باہر پہنچ کر امل نے ایک لمبی سانس لی کیوں کہ وہ لیٹ ہو گئی تھی

## Posted On Kitab Nagri

آج اس کی روم میٹ لیزے کی برتھڈے تھی مگر جلدی آنے کے باوجود بھی وہ لیٹ تھی۔ گفٹ پیک کو سنبھالتے ہوئے امل نے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولا اور پھر اپنی ہی دھن میں چلتے ہوئے اپارٹمنٹ کے لاؤنچ تک آئی مگر سامنے کا منظر دیکھ کر اس کا منہ اور آنکھیں کھل گئیں تھیں کیوں کہ اس کے سامنے اس کی روم میٹ لیزے کسی مرد جس کی امل کی طرف کمر تھی اس کے ساتھ غیر اخلاقی حرکت میں مصروف تھی۔ جب امل ہوش میں آئی تو اس کے ہاتھ سے گفٹ پیکٹ چھٹ کر زمین پر گرنے سے آواز پیدا ہوئی جس کی وجہ سے لیزے اود عافین ایک منٹ میں ایک دوسرے سے الگ ہوئے، تب تک امل اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر اپنا رخ موڑ چکی تھی۔

★Amal, have you come? I thought you took more time  
-today★

”امل تم آگئی؟ مجھے تو لگا تھا تم آج اور ٹائم لگاؤ گئی۔“

لیزے نے بغیر چہرے پر شرمندگی کے آثار لئیے امل کا رخ اپنی طرف کیا جبکہ عافین ایک مرد ہو کر امل سے نظریں نہیں ملا سکتا حالانکہ امل سے اس کی کوئی کام پہچان بھی نہیں تھی۔

★Today is your birthday , this is your gift★

”آج تمہارا برتھڈے تھا، یہ تمہارا گفٹ۔“

## Posted On Kitab Nagri

امل نے خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کی اور سر کھجاتے ہوئے ایک ایک لفظ الگ الگ کر کے بولی اور پھر گھبراتے ہوئے زمین پر پڑا گفٹ اٹھالیزے کو دیا۔

★Well, let's get out of here. This is ۞AF۞ My Boyfriend and ۞AF۞ this is My friend Amal★

”خیر ان باتوں کو چھوڑو ادھر آؤ یہ ہے ۞AF۞ مائے بوائے فرینڈ اور ۞AF۞ یہ ہے مائے فرینڈ امل۔“

لیزے نے امل کا ہاتھ پکڑ کر عافین کے سامنے کیا اور پھر دونوں کو ایک دوسرے سے متعارف کروایا جبکہ دونوں ہی ایک دوسرے کی شکل دیکھ کر حیران ہو گئے تھے امل کو تو عافین تب ہی زہر لگا تھا جب اس نے چور کو اسے مارنے کا کہا اب عافین کو لیزے کے ساتھ اس حالت میں دیکھ کر پتہ نہیں کیوں اسے عافین سے ایک عجیب سی نفرت ہونے لگی تھی۔

★Lizzay if I'm not mistaken, this is your Pakistani friend★

”لیزے اگر میں غلط نہیں ہوں یہ تمہاری پاکستانی دوست ہے نا۔“

خود کو شرمندگی کے خول سے نکال کر عافین نے گہری نظروں سے امل کو دیکھ کر کہا۔

★You are right today as always, this is my Pakistani friend★

## Posted On Kitab Nagri

”تم ہمیشہ کی طرح آج بھی صحیح ہو، یہ میری پاکستانی دوست ہی ہے۔“

لیزے نے مکھن لگاتے ہوئے عافین کی ذہانت کی تعریف کی جو حقیقت میں نہ تھی ارے یہ تو کوئی اندھا بھی بتا سکتا ہے کہ اگر کوئی ڈوبلیکٹ چابی سے دروازہ کھول کر اندر آیا ہے تو اس کا مطلب ہے وہ روم میٹ ہی ہو گئی۔

★Ok Lizzay now I'm going ,we meet later★

”اچھا لیزے اب میں چلتا ہوں ہماری پھر ملاقات ہو گئی۔“

عافین نے کہا لیزے کو پر دیکھ وہ امل کو رہا تھا جس پر امل بری طرح گھبرائی۔

”گھٹیا انسان۔“ جب عافین امل کے پاس سے گزرا تو امل منہ میں بڑبڑائی۔ ”آپ نے مجھے کچھ کہا، اوہ مجھے لگا جیسے آپ نے مجھے گالی دی ہو۔“ امل کی بڑبڑاہٹ عافین صاف سن چکا تھا مگر پھر بھی انجان بنتے ہوئے پوچھا امل کے نام میں سر ہلانے پر امل کی طرف جان لیوا مسکراہٹ اچھا کر وہ وہاں سے چلا گیا۔

★Amal, you would have come today by night shift, in the same way you came early and ruined my date★

”امل تم آج نائٹ شفٹ کر کے آ جاتی، ویسے ہی تم نے جلدی آکر میری ڈیٹ خراب کر دی۔“

لیزے نے لاؤنچ کے اس صوفے پر جس پر ابھی کچھ دیر پہلے عافین اور لیزے قریب بیٹھے ہوئے تھے وہاں پر گرتے ہوئے انداز میں بیٹھ کر ناراض ہو کے بولی۔

## Posted On Kitab Nagri

★What I did know was that if I had known, I would have deliberately taken a night shift, and you could have informed me. ★

”مجھے کیا پتہ تھا اگر مجھے پتہ ہوتا تو میں جان بوجھ کر نائٹ شفٹ لگاتی، ویسے تم بھی مجھے انفارم کر سکتی تھی۔“ امل نے ایک گھنٹے کے درمیان ہوئے واقعات کو یاد کرتے ہوئے اداسی سے بولی، عافین کے ساتھ یہ امل کی پہلی ملاقات تھی مگر اس ملاقات نے امل کے دماغ میں عافین کی ایک بری چھاپ چھوڑی تھی جس کی وجہ سے اسے آنے والی زندگی میں بڑی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا تھا۔

★The timing is out, but it's okay. Today he kissed.

★Tomorrow, my name will be on his lips★

”بس یار ٹائمنگ آؤٹ ہو گئی مگر خیر ہے آج اس نے صرف کس کی ہے کل کو دیکھنا میرا نام ہی اس کے لبوں پر ہو گا۔“

www.kitabnagri.com

لیزے نے اپنی بالوں میں سے منہ پر لٹکتی لٹ کو انگلیوں میں گھما کر ادائیں دیکھا کر ایک آنکھ دبا کر اوباش لڑکیوں کی طرح بولی۔



## Posted On Kitab Nagri

★By the way day after tomorrow are going on summer holiday from University, so what is your intention to go to Pakistan?★

”ویسے پرسوں یونیورسٹی سے گرمی کی چھٹیاں ہو رہی ہیں تو تمہارا پاکستان جانے کا کیا ارادہ ہے۔“  
لیزے نے جب امل کا اپنی بات پر رسپانس نہیں دیکھا تو صوفے پر سیدھے ہو کر اطلاع دیتے ہوئے کہا۔

★Yes, this time I went to Pakistan Rather my dad has also confirmed my seat★

”ہاں اس بار پاکستان جاؤ گئی بلکہ میرے ڈیڈ نے میری سیٹ بھی کنفرم کر دی ہے۔“  
امل کے لئے یہ اس تمام گفتگو میں سب سے اچھی بات تھی اس لئے خوشی سے دھکتے ہوئے بولی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

★Well, when are you leaving?★

”اچھا تو پھر کب جا رہی ہو؟“

لیزے نے بیزاری سے سوال پوچھا۔

★I am leaving the day after tomorrow, just take leave from the restaurant★

## Posted On Kitab Nagri

”میں پرسوں جا رہی ہوں، بس ریسٹورنٹ سے چھٹی لینی ہے۔“

لیزے کی بیزاری کو باخوبی سے محسوس کرتے ہوئے امل نے بھی سوکھے منہ بات کی۔

☆OK, it's late at night, I'm going to sleep☆

”اوکے رات بہت ہو گئی ہے، میں تو گئی سونے۔“

لیزے اس سے زیادہ امل سے اور بات نہیں کر سکتی تھی اس لئے اپنے کھولے بالوں کو جوڑا بناتے ہوئے مصنوعی جمائی لے کر لاؤنچ سے نکل کر اپنے کمرے میں گئی۔ امل کو پتہ تھا لیزے جھوٹ بول رہی ہے اس کے اپنے کمرے میں جانے کی دیر ہوتی ہے وہ کلب کی طرف چلی جائے گی اس کا ہر گز مطلب نہیں تھا کہ لیزے امل سے ڈرتی ہے یا پھر لیزے کو کلب جانے کے لئے امل سے کسی بھی قسم کی اجازت چاہیے وہ تو بس اپارٹمنٹ امل کا تھا تو اس لئے وہ تھوڑی سی احتیاط کرتی تھی۔

امل احمد خان کی لاڈلی بیٹی تھی، احمد خان نے سٹوڈنٹس لائف میں ایک فیڈریشن کی بنیاد رکھی جو کہ بعد میں بڑھتے ہوئے ایک پارٹی بن گئی تھی اور پارٹی کی بنیاد رکھنے کی وجہ سے احمد خان اس کے چیئرمین بھی تھے، انھوں نے اپنی کالج کی ہی کلاس فیلو یا سمین سے شادی کر دی مگر احمد صاحب کی شادی شدہ زندگی ان کی سیاسی زندگی کی طرح کامیاب نہ رہی اور ان کی بیگم شادی کے سات سال بعد ہی دوسری بار بچے کو جنم دیتے ہوئے فوت ہو گئیں۔

احمد صاحب کے بڑا بیٹا احرچھ سال کا تھا اور چھوٹی سی امل نے ابھی دنیا میں آنکھ کھولی ہی تھی کہ وہ ماں کی محبت سے محروم ہو گئی تھی مگر احمد صاحب نے اپنے سچ اور کھڑے اصولوں کی بنیاد پر دونوں بچوں کی بہت اچھی تربیت کی وہ

## Posted On Kitab Nagri

حکومت میں تھے یا پھر اپوزیشن میں انھوں نے ہمیشہ ہی اپنے بچوں کو اپنے عہدوں کا فائدہ نہ اٹھانے دیا وہ ملک کے ایک اصول پسند سیاست دان تھے وہ سفارش سے سخت نفرت کرتے تھے جس کی وجہ سے ہی انھیں ملک کی سیاست میں ایک الگ ہی مقام تھا۔ احمد صاحب کی دیانت داری اور سچائی کا اندازہ اس بات سے ہی لگایا جاسکتا ہے کہ ان کے دونوں بچوں نے ہی اپنی بیرونی ملک تعلیم اپنی قابلیت اور سکالرشپ پر حاصل کر رہے تھے، احمر آسٹریلیا کے شہر سڈنی میں ایک یونیورسٹی سے سیاست میں ایم اے کر رہا تھا اور اس کے آدھے اخراجات وہ سکالرشپ اور باقی کے دو دو جابز کر کے پورے کرتا تھا اسی طرح امل بھی نیویارک میں اپنی تعلیمی اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ایک ریسٹورنٹ میں ویٹر کی جاب کرتی تھی۔ اگلی صبح امل سب کچھ بھول کر ریسٹورنٹ گئی کیوں کہ آج یونیورسٹی کالاسٹ ڈے تھا اس کے بعد گرمیوں کی چھٹیاں ہونی تھی اس لئے آج یونیورسٹی میں کوئی خاص کام نہیں تھا اس لئے آج امل سیدھا ریسٹورنٹ کے لئے اپارٹمنٹ سے نکلی، آج امل کو آدھا دن ڈیوٹی کرنے کے ساتھ ساتھ چند دنوں کی چھٹیاں بھی لینی تھی، امل ریسٹورنٹ پہنچی پہلے اس نے ریسٹورنٹ کا ویٹرز کے لئے محسوس لباس پہنا اس کے بعد اپنے کاموں میں لگ گئی آج ریسٹورنٹ میں معمول سے زیادہ رش تھی۔

☆Sir, what would you like to order?☆

”سر آپ کیا آرڈر کرنا چاہیں گئے۔“

کافی کیفے میں بیٹھے عافین کے پاس ایک ویٹریس نے آکر انتہائی مودبانہ انداز میں کہا۔

☆I will give my order to Miss Amal. You tell them to come

-and get the order from me ☆

## Posted On Kitab Nagri

”میں اپنا آڈر مس امل کو دوں گا، آپ انھیں بولیں مجھ سے آڈر لینے آئیں۔“

عافین جو نیلے رنگ کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا، آنکھوں پر نیلے ہی رنگ کے برینڈڈ چشمے جاذبِ نظر شخصیت کے ساتھ مغرور انداز میں بولا تو وہ ویٹریس وہاں سے مسکرا کر چلی گئی۔

★Amal take the order from table number ten★

”امل ٹیبل نمبر ٹین سے آڈر لے لو۔“

عافین کی بات پر عمل کرتے ہوئے وہ ویٹریس امل کے پاس گئی اور اسے بول کر خود دوسری ٹیبلز سے آڈر لینے چلی گئی۔

★Sir, your order.★

”سر آپ کا آڈر۔“

امل نے بغیر چہرہ دیکھے کلپ بورڈ پر لگے پرچے پر آڈر لینے لگی۔

★A black coffee without sugar and patties★

”ایک بلیک کافی بغیر چینی کے اور ساتھ میں پیٹیز۔“

عافین نے موبائل میں مصروف ہو کر بولا جبکہ آواز جانی پہنچانی جان کر امل نے سر اٹھایا تو سامنے اے ایف کو دیکھ کر جی بھر کے بد مزہ ہوئی مگر اپنے کام کی وجہ سے چپ ہو گئی۔

## Posted On Kitab Nagri

☆okay sir☆۔

”او کے سر“۔

اے عافین کو دیکھ کر بھی اگنور کر گئی تھی۔

☆Sir, this is your order☆.

”سریہ آپ کا آڈر“۔

موبائل میں مصروف عافین کے آگئے بڑے ہی پروفیشنل انداز میں اے نے کافی رکھی۔

☆One more coffee☆۔

”ون مور کافی“۔

اس سے پہلے کہ اے وہاں سے جاتی عافین نے پہلے لائی ہوئی کافی کو ہاتھ تک نہ لگاتے ہوئے اسے ایک اور کافی کا آڈر دیا۔

☆Okay Sir☆۔

”او کے سر“۔

اے مسکراتے ہوئے ہلکا سا سر ہو خم دے کر بولی۔



## Posted On Kitab Nagri

☆Sir, your coffee☆۔

”سر آپ کی کافی“۔

اٹل نے میز پر کافی کاگ رکھا جہاں پر پہلاگ خالی پڑا ہوا تھا، اٹل کے دل میں خیال آیا کہ شاید عافین نے گرا دی ہو۔



☆One more coffee☆.

”ون مور کافی“۔

وہ ہی عافین کا سدا مغرور لہجہ۔

☆Okay Sir☆.

”او کے سر“۔

اس بار اٹل بری طرح الجھ گئی تھی، اسے عافین کی سوچ سمجھ نہیں آرہی تھی۔

☆Sir, your coffee☆.

”سر آپ کی کافی“۔

## Posted On Kitab Nagri

اے نے ایک تیسرا کافی کا مگ رکھا جبکہ اب کی بار بھی پہلے والا خالی مگ اس کا منہ چڑا رہا تھا۔

One more coffee.

”ون مور کافی۔“

عافین نے چوتھی بار کافی کا آڈر دیا جس پر اے نے خالی پڑے دونوں کافی کے مگ ٹرے میں پٹختے ہوئے رکھے۔

Sir, your coffee.

”سر آپ کی کافی۔“

اے نے چوتھا کافی کا مگ رکھا اے کی نظر دانستہ پہلے کپ پر پڑی جو کہ خالی تھا۔

One more coffee.

”ون مور کافی۔“

عافین نے پانچواں آڈر دیا۔

Sir, your coffee.

”سر آپ کی کافی۔“

## Posted On Kitab Nagri

اب کی بار امل نے کافی کاگ دانت پیس کر رکھا، امل کو یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کس بات کا بدل لے رہا ہے۔

One more coffee.

”ون مور کافی۔“

عافین نے امل کے چہرے پر چھائی بیزاری کو نظر انداز کر کے چھٹی کافی آڈر کی۔

Sir, your coffee.

”سر آپ کی کافی۔“

اب کی بار امل ضبط کی آخری مراحل پر تھی شاید عافین یہ ہی چاہ رہا تھا کہ کیوں یہ بات امل کو سمجھ نہیں آ رہا تھا، وہ کیوں اس ک تذلیل کر رہا تھا۔



One more coffee.

”ون مور کافی۔“

عافین نے گرم گرم ہی کافی لبوں کے ساتھ لگاتے ہوئے ساتویں کافی آڈر کی۔

Sir, your coffee.

”سر آپ کی کافی۔“

امل نے عافین کو ایک خوشخوار گھوری کراتے ہوئے کافی کاگ رکھا دیا۔

## Posted On Kitab Nagri

One more coffee.

”ون مور کافی۔“

کپ اٹھاتے ساتھ ہی ایک اور حکم صادر کیا گیا جس پر امل صبر کا گھونٹ پی گئی۔

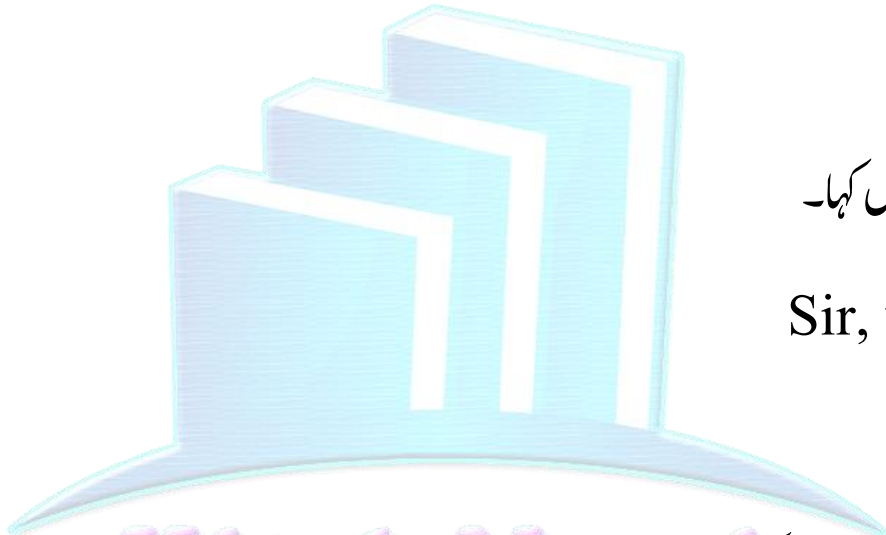
Okay Sir.

”او کے سر۔“

امل نے روکھے لہجے میں کہا۔

Sir, your coffee.

”سر آپ کی کافی۔“



امل میز پر بیٹھ کر کافی کی ٹرے رکھتے ہوئے بولی۔

www.kitabnagri.com

”تم یہ تماشہ کیوں کر رہے ہو۔“

اس سے پہلے کہ عافین کامنہ ایک بار پھر حکم دینے کے لئے کھولتا امل نے گھورتے ہوئے سوال کیا۔ ”کون سا تماشہ، میں یہاں کا کسٹمر ہوں آپ مجھ سے اس طرح بات نہیں کر سکتی۔“ عافین الٹا چور کو تو ال کو ڈانٹے پر عمل کرتے ہوئے ناگواری سے بولا۔ ”یہ تمہیں بھی پتہ ہے اور مجھے بھی کہ تم یہ سب مجھے تنگ کرنے کے لئے کر رہے ہو۔“ امل نے عافین کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کے ارادے بھانپ کر بولی۔ ”تم نے کچھ زیادہ بڑی

## Posted On Kitab Nagri

خوش فہمیاں پال نہیں رکھیں، ارے تم یہاں کی ویٹر ہوا اگر تم میرا ڈر نہیں لاؤ گئی تو کون لائے گا۔“ عافین کی بات پر کرسی گھسیٹ کر اونچی آواز میں لہجے میں حقارت لے کر بولا۔ ”تمہیں پتہ ہے یہاں کی ایک کافی کا کپ کتنا مہنگا ہے اگر تمہیں اپنے باپ کا پیسہ خرچ کرنے کا اتنی ہی شوق ہے تو جاؤ کسی کلب میں جا کر خرچ کرو۔“ امل نے بھی عافین کے بغیر روعب میں آئے جواب دیا۔ ”میں نے اپنے باپ کا پیسہ کس جگہ خرچ کرنا ہے یہ تم سے جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔“ عافین نے انگلی سے امل کی طرف اشارہ کر کے ایک ایک لفظ چبا کر ادا کیا۔

Sir, why are you two fighting?

”سر آپ دونوں کیوں فائٹ کر رہے ہیں؟“

اس سے پہلے کے امل جواب دیتی دونوں کو لڑتا دیکھ کر کیفے کا مینجر ان کے پاس پہنچ کر ادب سے بولا۔

Your café waiter was lecturing me on how to drink more coffee, how can you drink eight cups of coffee?

”آپ کے کیفے کی ویٹر مجھے زیادہ کافی پینے پر لیکچر دے رہی تھی کہ تم آٹھ کپ کافی کیسے پی سکتے ہو؟“

عافین نے اپنی طرف سے بڑھا چڑھا کر بات پیش کی۔

Sir we apologize to you sit down anyway today is his last day.

”سر ہم آپ سے معذرت کرتے ہیں آپ بیٹھیں ویسے بھی آج اس ویٹر کا لاسٹ ڈے ہے۔“



## Posted On Kitab Nagri

مینجر نے امل کی بات سنے بغیر ہی اسے غصے سے دیکھتے ہوئے عافین کو جواب دیا۔

No, I'm leaving. First you teach your staff how to talk to customers. Only then will I come to your café.

”نہیں میں جا رہا ہوں، پہلے آپ اپنے ویٹرز کو کسٹمرز سے بات کرنے کا سلیقہ سیکھائیں اس کے بعد ہی میں آپ کے کیفے میں آؤں گا۔“

عافین جو کرنا چاہ رہا تھا اس نے کر لیا تھا اس لئے مینجر پر اپنا رعب ڈال کے وہاں سے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ سجا کر چلا گیا۔

Why did you talk to the customer like that? Well, now that the customer is gone, you go too. Anyway, you were going on vacation today, so turn that vacation into a permanent vacation.

www.kitabnagri.com

”تم نے کسٹمر سے ایسے بات کیوں کی؟ خیر اب اگر کسٹمر چلا گیا ہے تو آپ بھی جائیں، ویسے بھی تم آج چھوٹی پر جانے والی تھی تو اس چھٹی کو ہمیشہ کی چھٹی میں تبدیل کر دو۔“ عافین کے جانے کے مینجر نے غصے میں غراتے ہوئے اسے نوکر سے نکالنے کا فیصلہ سنایا جبکہ امل مینجر کو سر سر ہی کرتی رہ گئی۔ ”گھٹیا، کمینا، بد تمیز۔“ امل کیفے سے اپارٹمنٹ تک عافین کو صلواتیں دیتی رہی اس کے علاوہ وہ کر بھی کیا سکتی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

Amal, today was your half day, but you came even before half day.

”اے امل آج تو تمہارا ہاف ڈے تھا مگر تم تو آج ہاف ڈے سے بھی پہلے آ گئی۔“

امل کو اپارٹمنٹ میں آتا ہوا دیکھ کر لیز نے حیرانگی سے سوال کیا۔

My half day has turned into a full day.

”میرا ہاف سے فل ڈے میں بدل گیا ہے۔“

امل نے صوفے پر گرتے ہوئے ادا سی سے جواب دیا۔

Means.

”مطلب۔“

لیز نے جو کے کچن میں کچھ بنا رہی تھی امل کی بات سن کر کچن کی دہلیز پر آئی اور نا سچھی سے بولی۔

I have been fired.

”مجھے نوکری سے فارغ کر دیا گیا ہے۔“

امل نے لیز سے کو ایسے جواب دیا جیسے اسے اس نے نوکری سے نکالا ہو۔

Oh why?.

## Posted On Kitab Nagri

”اوہ کیوں؟“۔

اٹل کی بات سن کر لیزے کو حیرت کا دوسرا جھٹکا لگا۔

Leave it Lizzay , I am going to Pakistan tomorrow anyway, I came back and found a new job.

”دفعہ کرولیزے میں ویسے بھی کل پاکستان جا رہی ہوں، واپس آ کر نئی جاب ڈھونڈ لوں گئی۔“

اٹل کو پتہ نہیں کیوں لیزے پر غصہ آ رہا تھا اس لئے لا پرواہی سے بول کر اپنا بیگ اٹھا کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

[LRI] ✧ [PDI] ✧ [PDI] ✧ [PDI] ✧ [PDI] ✧ [PDI] ✧ [PDI] ✧ [PDI]

عافین آفندی، عارف آفندی اور انیلہ آفندی کی اکلوتی، لاڈلی اولادِ نرینہ تھی، عارف صاحب ملک کے ایک ماہر سیاست دان اور ایک جاگیردار خاندان سے تعلق رکھنے والے تھے، ان کی شخصیت میں واضح ایک جاگیردار کی جھلک نظر آتی تھی جو کہ ہر وقت اپنے فائدے، دولت، شہرت کے بارے میں سوچتا رہتا ہے۔ انھوں نے سیاست کا آغاز احمد صاحب کی سیاسی پارٹی سے کیا تھا مگر وہ احمد صاحب کی طرح امانت دار نہیں تھے وہ ایک مفاد پرست انسان تھے اپنے مفاد کو دیکھ کر ہر فیصلہ کرتے تھے، قسمت سے انیلہ بیگم کی بھی فطرت عارف صاحب جیسی ہی تھی۔ عافین کی پرورش ایک مفاد پرست اور جاگیردار ماحول میں ہوئی جس کی وجہ سے عافین کی شخصیت میں ضد، آنا، غصہ، بات بات پہ ہاتھ اٹھانا، اپنے مقصد کو پانے کے لئے کچھ بھی کر گزرنا شامل تھیں اس کے ساتھ ہی اس کی شخصیت میں اچھی عادات میں رشتوں کی قدر، احسان یاد رکھنا، ایک جاگیردار ہو کر بھی نرم دل

## Posted On Kitab Nagri

رکھنا، عافین کی پرکشش شخصیت کی ایک بہت بڑی حامی اس کا عارف صاحب کی بات پر کان دھرنا تھا وہ اندھوں کی طرح عارف صاحب کی تقلید کرتا تھا، عارف صاحب کا کہنا اس کے لئے حرفِ آخر ہوتا تھا۔ عافین نے جب سے امل کو دیکھا تھا وہ اسی کی ہی ٹو میں لگ گیا تھا رات و رات اس نے امل کے بارے میں لیزے سے اشاروں کناروں میں پوچھا تو اس نے عافین کو امل کی جاب کا بتایا تو عافین امل سے تیسری ملاقات کرنے وہاں پہنچ گیا، امل کا صبر آزمانے کے لئے عافین کو آٹھ سے نو کپ کافی کے پینے پڑے مگر اسے امل کے لئے سب کچھ قبول تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔  
www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا

جائے۔

عافین نیویارک میں گھومنے پھرنے کے لئے آیا ہوا تھا، یہاں پر ایک کلب میں اس کی ملاقات لیزے سے ہوئی تھی، عافین کہ یہ لیزے کے ساتھ وقت گزارنا اپنی ویکیشنز کو اچھا کرنا تھا اس سے زیادہ عافین کے لئے لیزے معنی نہیں رکھتی تھی۔ اہل جب پاکستان پہنچی تو اس کا استقبال احمد صاحب نے کیا اور اہل بھی اتنے دنوں کے بعد اپنے جان سے پیارے باپ سے مل کر خوش ہو گئی تھی جبکہ عافین کو لیزے سے جب پتہ لگا کہ اہل واپس پاکستان چلی گئی ہے تو وہ بھی بے دلی سے تین سے چار دن رہ کر لیزے سے بغیر کوئی الوداعی ملاقات کیے واپس پاکستان آ گیا تھا۔ اہل کو پاکستان آئے ہوئے ابھی چند دن ہی گزرے تھے کہ اس کے کانوں میں ملازموں کے ذریعے اس کے رشتے کی باتیں پتہ چلیں اور اس کی تصدیق احمد صاحب نے خود ہی کر دی، اہل نے احمد صاحب کو ان کی مرضی کرنے کا بول کر اپنا بوجھ ہلکا کر دیا۔ عافین جب پاکستان آیا تو عارف صاحب نے اسے سیاست میں حصہ لینے کا کہا جس پر اس نے ہامی بھر کی مگر عارف صاحب نے اسے جب یہ کہا کہ اسے احمد خان کی بیٹی سے شادی بھی کرنی



## Posted On Kitab Nagri

ہو گئی تو اسے اپنے باپ کی یہ بات کچھ سمجھ نہیں آئی تو عارف صاحب نے اسے کھلے لفظوں میں سمجھایا کہ احمد خان پارٹی چیئرمین ہیں اگر عافین احمد خان کی اکلوتی بیٹی سے شادی کر لیتا ہے تو اس کے سیاسی کئیر کے لئے بہت اچھا ہو گا، اسے بغیر مانگے پارٹی ٹکٹ ملے گا، سیاستدانوں میں ایک الگ مقام ملے گا، عافین نے بھی عارف صاحب کی بات مان لی اور شادی کے لئے ہاں کر دی دونوں طرف ہی شادی کی تیاری شروع ہو گئی آخر کو دونوں گھروں کی پہلی پہلی شادی تھی۔ پاکستانی میڈیا میں ہر جگہ اسی شادی کے چرچے تھے، سوشل میڈیا پر ٹرینڈ اور ٹیگس بن رہے تھے مگر اس سب سے بے خبر امل اپنے کمرے میں اداس بیٹھی تھی، آج اسے اپنی ماں بہت زیادہ یاد آرہی ہے، جس سے اس کے نام تک انجان سے صرف اتنا پتہ تھا کہ اس کی شادی احمد صاحب کے دوست کے بیٹے سے ہو رہی ہے اگر اس کی ماں یا پھر کوئی دوست، سہیلی ہوتی تو شاید وہ اپنے ہونے والے شوہر کے بارے میں جان لیتی، احمد خان شادی کی تیاریوں میں لگے ہوئے تھے جبکہ احمد نے شادی سے صرف ایک دن پہلے آنا تھا جس کی وجہ سے امل بہت زیادہ اداس تھی مگر وہ کر بھی کیا سکتی تھی۔ دوسری طرف عافین نے جب سے امل کی تصویر دیکھی تھی تب سے ہی اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ دل کی مراد ایسے بھی پوری ہوتی ہے، اس نے شادی سے پہلے ہر بار احمد صاحب کے گھر جانے سے انکار کر دیا تھا کہ امل اسے نہ دیکھ سکے ساتھ ہی ہدایت بھی کی کہ اس کی کسی بھی قسم کی تصویر نہ دیکھائی جائے۔ عافین کو یہ تو اندازہ تھا کہ امل اس کا اصلی نام نہیں جانتی مگر تصویر سے دیکھ کر پہچان لیتی مگر اس کا ڈر یہ انیلہ بیگم کی زبانی یہ سن کر بھی ختم ہو گیا کہ امل نے کسی بھی طرح جا حوالہ دیکھنے سے منع کر دیا ہے اسے اپنے باپ کی پسند پر پورا پورا بھروسہ ہے۔ دونوں گھروں میں شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں، احمد نے شادی والے دن سے ایک دن پہلے ہی پاکستان میں لینڈ کرنا تھا جس کی وجہ سے امل اداس سی تھی، امل لوگوں کے گھر میں کسی بھی طرح کی فضول رسمیں نہیں ہوتی تھیں جبکہ عافین کے گھر میں کوئی ایک رسم نہیں تھی جو ہوئی نہ ہو، اس

## Posted On Kitab Nagri

کے ہر رسم کی تصویر سوشل میڈیا کے ساتھ ساتھ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کی بھی زینت بنی ہوئی تھیں اس کے سوشل میڈیا کاؤنٹس پر ڈالنے والی ایک تصویر یا ویڈیو کو منٹوں میں ہزاروں لائیکس اور سینکڑوں شیئرز مل جاتے تھے، اس کی فین فالونگ پہلے بھی تھی مگر اب اس کی قدر میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔ رسموں کے بعد ایک دن ایسا بھی آیا کہ امل "امل احمد" سے "امل عافین" بن گئی احمد صاحب نے حق مہر 3 لاکھ 11 ہزار 670.7 ڈالر ز رکھوایا (جو کہ پاکستانی 5 کڑور بنتے ہیں) جس پر عارف صاحب نے کوئی کسی بھی قسم کی قباحت نہ دیکھائی۔ نکاح کے خوش اسلوبی سے طے پانے کے بعد کچھ دیر دونوں کو میڈیا نمائندگان سے بچا کر اسٹیج تک لایا جہاں پر امل نے گھونٹ ہونے کی وجہ سے اپنے شوہر کو نہ دیکھا۔ تھوڑی دیر بعد ہی رخصتی کا شور برپا ہوا جس پر امل احمر کے ہاتھ میں پکڑے قرآن مجید اور احمد صاحب کی دعاؤں کے سائے تلے رخصت ہوئی، بارات واپس بھی اسی شان سے گئی جس شان سے واپس آئی تھی، امل کے ساتھ چند ایک رسمیں کرنے کے بعد اسے عافین کے کمرے میں لے جایا گیا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی امل کا استقبال پھولوں کی مہک نے کیا اسے دوسروں نے بیڈ پر سلیقے سے بیٹھایا اور کمرے سے چلی گئیں ان کے جاتے ہی امل کو گھبراہٹ آگھیرا تو اس نے اپنی ہاتھوں میں آیا پسینہ اپنا دوپٹہ پکڑ کر اس میں جذب کیا ایک عجیب سی کیفیت تھی دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی اوپر سے گھونگٹ اور انتظار کی تکلیف دہ گھڑیاں اس کی گھبراہٹ میں اضافہ ہو رہا تھا جب امل کی دھڑکن ٹک کی آواز کے ساتھ لمحے کے لئے تھم گیا تھا۔ "اے عافین! یہ کونسا شوہر ہے؟" وہ نیویارک میں پڑھنے والی بھی گھونگھٹ میں بیٹھ کر شوہر کا انتظار کرتی ہیں۔ عافین نے گلا صاف کر کے اپنی موجودگی کا احساس دلایا اور پھر بیڈ پر چھلانگ لگتا ہوا کمرے کے بل لیٹ کے طنزیہ انداز میں بولا جبکہ امل آواز جانی پہچانی محسوس کرتی ہوئی تھوڑی سی کنفوژن کا شکار ہوئی۔ "ارے مکھڑا تو دیکھاؤ بلکہ میرا مکھڑا دیکھو جو تم پر بجلی بن کر گرے گا۔" عافین امل کا گھونگھٹ اٹھاتا ہوا تجسس پیدا کرتا ہوا بولا

Posted On: Kitab Nagri

مگر جب امل کی گری ہوئی پلکیں اور چاند سا چہرہ عافین کے ہونٹیں اڑا گیا تھا جبکہ امل نے ہمت کر کے جب پلکیں اٹھائیں تو سامنے عافین کو دیکھ کر واقعی اس پر بجلی گری۔ ”مممممم، بیہوشی بیسیاں“۔ امل اپنے سامنے عافین کو دیکھ کر بوکھلا کر بولی۔ ”جی مممیں، ویسے تم بہت اچھی لگ رہی ہو“۔ عافین نے امل کی بوکھلاہٹ کا برا نہ مناتے ہوئے اس نے شوخ ہو کر کہا۔ ”مممم نہ مننے مجھے دد دد دد دد دیا“۔ امل نے عافین کو پیچھے دھکا دے کر اپنے آنسوؤں ضبط کرتے ہوئے لڑکھڑاتے ہوئے بولی۔ ”کون سا دھوکا، کیسا دھوکا، شادی ہوئی ہے ہماری اور تمہارے باپ کی ہی پسند سے ہوئی ہے“۔ عافین امل کے یوں دھکا دینے پر اس کا بازوؤں پکڑ کر اپنے قریب کرتا ہوا کڑے تیوروں سے بولا۔ ”مممیں سسے نہ منتفرت کلکرتی ہو و و و و“۔ امل کے آنسوؤں ضبط کا بندھن توڑ کر آنکھوں سے بہہ نکلے تھے۔ ”کیوں میں نے تمہارے ساتھ ایسا کیا کیا ہے جس سے تمہیں مجھ سے نفرت ہو گئی ہے“۔ عافین کو امل کا رویہ تکلیف دے رہا تھا تب ہی اس پر تھوڑا سا سخت لہجے سے پوچھا۔ ”تم لللللیزے للللے سسسا تھ“۔ امل نے آنکھوں دیکھا منظر یاد کرتے ہوئے بے خیالی میں بولی۔ ”بھول جاؤ اسے، اب یہ رونادھو نا بند کرو اور چینج کر کے آؤ“۔ عافین نے لہجے کی سختی کو کم کر کے اسے حکم دیا۔ ”مممیں مممر جھجھجاؤں للللگئی پیپپر تتتے مہارے سسسا تھ نہ مننے رررر ہوں للللگئی“۔ امل نے عافین سے اپنے آپ کو چھڑوایا اور پھر بند دروازے کی طرف بھاگی۔ ”خبردار جان لے لوں گا تمہاری چلو چینج نہیں کرنا تو نہ کرو مگر اس کمرے سے باہر جانے کی ہمت مت کرنا“۔ عافین نے امل کو کلائی سے پکڑ کر بیڈ پر گرایا اور پھر وہیں کھڑے کھڑے دھاڑا اور پھر ڈریسنگ روم چلا گیا جبکہ امل بیڈ پر بیٹھ کر رونے کے عمل میں مصروف ہو گئی۔ ”چھوڑو مجھے“۔ عافین جب ڈریسنگ روم سے واپس آیا تو کمرے میں گھپ اندھیرا کے سونے کی تیاری کرنے لگا مگر امل کا رونا اسے پاگل کر رہا تھا تبھی اس نے امل کی کلائی پکڑ کر اسے اپنے اوپر گرایا تو امل نے

## Posted On Kitab Nagri

مزاحمت دیکھائی۔ ”چپ کروا کر تم اب روئی تو جان سے مار دوں گا“۔ عافین اپنی گرفت میں سختی کرتا ہوا بولا تو امل عافین سے ڈر گئی اور سسکیاں لیتی نیند کی آغوش میں چلی گئی۔ اگلی صبح امل کی آنکھ کھولی تو اس نے عافین کو کہیں نہ دیکھا مگر پھر امل شکر کرتی واش روم میں گئی وہاں پر اپنی حالت سدھاری ایک اچھا سا سوٹ پہنا اس کے تیار ہونے تک ملازم ناشتہ اس کے کمرے میں ہی دے گئی تھیں، ام نے دل مار کر ناشتہ کیا، رات کو جذبات یہ تو بول گئی کہ اسے عافین کے ساتھ نہیں رہنا مگر شادی کے دوسرے دن گھر چھوڑ کر کون جاتا ہے یہی سوچ کر پریشان ہو رہی تھی۔ امل نے شادی کا دوسرا دن کمرے میں قید ہو کر ہی گزارا نہ اس سے ملنے کوئی آیا اور نہ ہی امل کمرے سے باہر گئی، امل کمرے میں بیٹھی ہوئی عافین سے نجات کے منصوبے بنا رہی تھی مگر ہر منصوبے کے آڑے اس کی شرم و حیا آ جاتی تھی وہ کیسے اپنے باپ کو بول سکتی ہے کہ اسے طلاق چاہیے۔ سسرال میں اس کا پہلا دن عجیب ہی گزرا سوائے نوکروں کے کسی نے بھی اس کو نہ پوچھا عافین بھی صبح اس کے اٹھنے سے پہلے کا کمرے سے غائب تھا اور ساری دن غائب ہی رہا، امل بھی کچھ شرم اور لحاظ کی وجہ سے کمرے میں ہی رہی، سارا دن ٹی وی پر اپنی شادی کی تقریبات کی باتیں سن سن کر اس کا دل بھر گیا تھا اس لئے وہ شام کو ہی کمبل لیئے سو گئی۔ عافین رات کو تین بجے گھر واپس آیا، آج اس نے اپنے دوستوں کو شادی کی خوشی میں ٹریٹ دی تھی اور ٹریٹ بھی اپنی حویلی میں دی تھی جو کہ شہر سے کافی دور گاؤں میں تھی تو آنے میں اسے دیر ہو گئی تھی، عافین کا انگ انگ تھکاوٹ سے ٹوٹ رہا تھا جب اس نے بیڈ پر سوئی ہوئی امل کو دیکھا تو اس کے مچلتے دل نے بغاوت کا اعلان کیا اور اس اعلان پر لبیک کہتا وہ بیڈ کی طرف بڑھا اور پھر امل کو اپنے حصار میں لے گیا، امل جب نیند سے بیدار ہوئی تو اس نے مزاحمت کی مگر عافین کے آگئے اس کی کوئی بھی مزاحمت کام نہ آئی۔ اگلی صبح جب عافین اٹھا تو اس نے امل کو بیڈ پر نہ پایا، جس پر وہ تھوڑی دیر کے لئے ہی صحیح گھبرا یا مگر جب واش روم میں گرتے پانی کی آوازیں آئیں تو



## Posted On Kitab Nagri

سکون سے بیڈ کے کنارے سے ٹیک لگا کر موبائل چیک کرنے لگا، جب امل باہر آئی تو اس نے ایک غلط نگاہ بھی عافین پر نہ ڈالی مگر عافین کی نظریں اسی پر ٹکی ہوئیں تھیں مگر امل کا یوں اس کے وجود کو نظر انداز کرنا اسے بالکل بھی اچھا نہ لگا تو اس نے آگے بڑھ کر خود امل کے پاس گیا مگر امل نے اسے ہنوز نظر انداز ہی کیا تو اس کا بھی صبر جواب دے رہا تھا مگر عین اسی وقت دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے انیلہ بیگم اندر آ گئیں اور پھر امل اور انیلہ بیگم ولیمہ کی تیاری میں لگ گئیں۔

ولیمہ میں بھی امل نے عافین کو گھاس نہ ڈالی تو عافین غصے کا ایک آتش فشاں پیتار ہا سارے فنکشن میں امل نے ایسے ایکٹ کیا جیسے وہ اکیلی ہو اس کے ساتھ عافین نام کا [LRI] کوئی وجود ہی نہ ہو اللہ اللہ کر کے فنکشن ختم ہوا اور پھر عافین کو امل سے بات کرنے کا موقع ملا۔ ”پوچھ سکتا ہوں، میں نے تمہارے ساتھ ایسا کون ظلم کیا کہ جو تم مجھے ایسے حقارت کے ساتھ دیکھتی تھی۔“ عافین نے گلے میں پڑی ٹائی غصے میں نکالتے ہوئے بولا۔ ”میں تم سے پوچھ رہا ہوں کس بات کی اتنی مرچی لگی ہوئی ہیں تمہیں۔“ امل کے جواب نہ دینے پر عافین نے اس کا بازو ہاتھ مڑرتے ہوئے غصے میں کہا۔ ”چھوڑ مجھے جاہل انسان، تم سمجھتے کیا ہو خود کو ہاں کوئی ٹشو پیپر ہوں جب چاہا استعمال کیا، جب چاہا بستر کی زینت بنایا اور جب چاہا۔“ امل نے عافین کو خود سے دور کرنے کے لئے دھکا دیا اور پھر چیختے ہوئے بولی مگر اس کی چلتی زبان تالو کے ساتھ رب لگی جب اس کے منہ پر عافین کا ایک زناٹے دار تھپڑ پڑا۔ ”کل رات کچھ نہیں کہا اس کا یہ مطلب نہیں تم سرچڑھ کر ناچنا شروع کر دو، آج کے بعد مجھ سے اونچی آواز میں بات کی نا تو خدا کی قسم جان سے مار دوں گا اور دوسری بات تم میری بیوی ہو جنہیں میں بستر کی زینت بنانا ہوں انہیں میں نے بیوی کا درجہ نہیں دیا فرق کرنا سیکھ جاؤ تو ہی بہتر ہے اب آنسوؤں اس کے لئے رکھنا جن کو دکھ



# Posted On Kitab Nagri

ہو، لائٹ آف کرو اور شرافت کے ساتھ بیڈ پر آؤ ورنہ مجھے گھسیٹنا آتا ہے۔“ عافین پہلے سے ہی بھرا ہوا تھا اوپر نے سے امل نے اسے موقع بھی دے دیا امل نے کانپتے ہاتھوں سے لائٹ آف کی اور پھر روتی سسکیاں لیتی بیڈ پر لیٹی اور عافین بغیر اس کے درد کی پرواہ کیے اپنی من مانیوں پر اتر آیا۔

LRI ◊ PDI ◊ PDI ◊ PDI ◊ PDI ◊ PDI ◊ PDI ◊ PDI ◊ PDI ◊ PDI ◊ PDI ◊ LRI ◊ PDI ◊ PDI

”السلام علیکم ڈیڈ کیسے ہیں آپ؟“۔ امل سنبھل کر چلتی ہوئی احمد صاحب کے پاس پہنچی جو کہ ہاتھ میں جوس کا گلاس پکڑے کسی سے بات کر رہے تھے۔ ”وعلیکم السلام میری شہزادی کیسی ہو؟ تم خوش تو ہو؟“۔ امل کی آواز پر احمد صاحب پلٹے اور امل کو گلے سے لگاتے ہوئے خیریت کے ساتھ ہی خوش ہونے کا بھی پوچھ لیا۔ ”جی ڈیڈ آپ اور بھائی کا میرے بغیر کیا حال ہے؟“۔ امل نے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجا کر کہا اور پھر بات بدلتے ہوئے الٹا ان سے ہی سوال کر دیا، یہ جانے بغیر کہ احمد صاحب کی گہری نظریں اس کے چہرے پر آتی لمحے بھر کی اداسی دیکھ چکے تھے۔ ”تمہارے بغیر تو ہمارا گھر ہی سونا ہو گیا ہے۔“۔

احمد نے اہل کے سر پر ہاتھ رکھ کر اداسی سے بولا۔ ”ڈو ڈو ڈو ڈو ڈو“۔ اہل احمد صاحب کی اداسی دیکھ کر انہیں پکارتی ہوئی گلے لگ گئی۔ ”السلام علیکم انکل، آپ کیسے ہو؟“۔ احمد اہل کو گلے لگائے ہوئے تھے جب عافین نے ان کو سلام کیا اور ان کی خیریت پوچھی۔ ”وعلیکم السلام میں ٹھیک تم بتاؤ، ویسے میں نے تمہاری پریس کانفرنس دیکھی ہے، آئی مسٹ سہ ونڈر فل“۔ احمد صاحب نے عافین کو بھی گلے لگایا اور پھر اس کی پریس کانفرنس کی دل سے تعریف کی۔ ”تھینکس انکل، بس آپ اور ڈیڈ کا ہی سپورٹ ہے تو اس لئے کنفیڈنٹ ہوں“۔ عافین نے ڈھکے چھپے الفاظ میں بات کی جس پر احمد صاحب اور اہل کے لبوں کی مسکراہٹ پل بھر کو سمٹی۔ ”ہسم جب

# Posted On Kitab Nagri

تمہیں میری ضرورت پڑی تو میں حاضر ہوں، تم میں مجھے ایک اچھے سیاست دان دکھتا ہے۔“ احمد صاحب عافین کے انداز کو اور عافین کی بات اچھے سے سمجھ چکے تھے مگر پھر بھی لا تعلقی اختیار کرتے ہوئے بولے۔ ”ارے عافین اور احمد تم دونوں سسر داماد یہاں کھڑے ہو۔“ اس سے پہلے کے عافین کچھ بولتا شاہد ہاشمی جنہوں نے یہ ڈنراریج کروایا تھا وہ چہک کر بولتے ہوئے ان کے پاس آئے۔ ”السلام علیکم شاہد انکل۔“ امل نے شاہد ہاشمی کو سلام کر کے اپنی موجودگی کا بھی احساس دلایا۔ ”ارے ماشاء اللہ سے میری امل بیٹی آئی ہوئی ہے۔“ شاہد ہاشمی نے امل سے سر پر ہاتھ رکھ کر بولے۔ ”تم تینوں بھی اس ٹیبل پر جاؤ، جہاں تم لوگوں کی آدھی فیملی آل ریڈی بیٹھی ہے۔“ شاہد ہاشمی نے اپنے پاس آنے کا مدعا بیان کیا، شاہد ہاشمی احمد صاحب اور عافین کو اس ٹیبل پر بلانے آئے تھے جس پر عارف صاحب، انیلہ بیگم اور احمر بیٹھے ہوئے تھے شاہد ہاشمی کے بلانے پر وہ تینوں بھی ٹیبل کی طرف چلے گئے، امل احمر سے ملی تو بھی خوش ہو گیا تھا۔ ”ہسسم تو احمد اس بار تمہارے لیے مشکل آگئی ہے۔“ ٹیبل پر بیٹھنے کے بعد کچھ دیر تک ادھر ادھر کی باتیں کی گئیں اس کے بعد شاہد ہاشمی نے احمد صاحب کو مخاطب کیا۔ ”کیسی مشکل؟“ احمد صاحب نے انجان بنتے ہوئے سوال کیا۔ ”ارے بھائی بیٹے اور داماد میں سے کس کو ٹکٹ دو گئے۔“ شاہد ہاشمی نے کھل کر بات کی۔ ”شاہد میں یہ فیصلہ کر بھی چکا ہوں۔“ احمد صاحب نے لا پرواہی سے بولا مگر عافین، عارف، انیلہ بیگم کے ساتھ ساتھ امل کے بھی کان کھڑے ہو گئے تھے، امل نے احمد صاحب کو سراٹھا کر دیکھا جس پر احمد صاحب نے طے کیا ہوا فیصلہ پل میں تبدیل کر دیا۔ ”تویار ہمیں بھی بتا۔“ شاہد ہاشمی نے ٹو لیتے ہوئے بولا۔ ”میں ٹکٹ عافین کو دوں گا اور احمر کو میں آزاد امیدوار کے طور پر کھڑا کروں گا اور جیسا کہ مجھے یقین ہے اس بار بھی ہماری ہی حکومت ہو گئی تو احمر کو میں جیت کر پارٹی ٹکٹ دے دوں گا۔“ احمد صاحب نے ایک اچھے اور دور اندیش سیاست ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے متعادل فیصلہ کیا تو احمر کے

## Posted On Kitab Nagri

ساتھ ساتھ سب ہی خوش ہو گئے مگر امل نے نم آنکھوں سے احمد صاحب کو دیکھا جنہوں نے اس کے چہرے پر چھائی مسکراہٹ کے پیچھے چھپی ہوئی اداسی کو بھانپ لیا، احمد صاحب نے پلکیں گراتے ہوئے امل کو آنکھوں کے اشارے سے مطمئن رہنے کا کہا جبکہ امل نے نم آنکھوں سے ہی ان کا شکریہ ادا کیا۔ ”واہ یار کیا کمال فیصلہ ہے، مان گیا احمد تم نے کیا دماغ پایا ہے، بیٹے اور داماد میں کیا انصاف کیا ہے۔“ شاہد ہاشمی تو احمد صاحب کی ذہانت سے سی متاثر ہو گئے تھے جبکہ عافین، عارف صاحب اور انیلہ بیگم بھی خوش سے پھولے نہیں سمارہے تھے، ڈنرات کے آخری پہر کو ختم ہوا امل احمد صاحب اور احمر سے رسمی سائل کر عافین کے ساتھ گھر واپس آ کر گئی تھی۔ ”ارے یہ کیا جناب میں نے تو تمہیں ابھی نظر بھر کر بھی نہیں دیکھا۔“ کمرے میں آ کر ہی امل نے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر خود کو میک اپ کے ساتھ ساتھ باقی چیزوں سے آزاد کرنے لگی تو عافین شوخ ہوتا ہوا اس کے پاس آیا۔ ”مجھے نیند آرہی ہے۔“ امل نے عافین کے ہاتھ کو پیچھے کیا اور پھر جواز پیش کرتے ہوئے بولی۔ ”ہاں تو مجھے بھی نیند آئی ہوئی ہے۔“ عافین نے امل کو اپنے سامنے کرتے ہوئے بولا۔ ”تو سو جائیں میں نے آپ کو سونے سے روکا تو نہیں ہے۔“ امل کے لہجے میں تھکن اور نیند واضح تھی۔ ”نہیں روکا اور نہ ہی روک سکتی ہو مگر میں کیا کروں چند ہی دنوں میں مجھے تمہاری عادت ہو گئی ہے۔“ عافین آج ٹکٹ ملنے کی خوشی میں بہت خوش تھا اس لئے اسے امل کا روکھاپن کاٹ نہیں رہا تھا۔ ”مجھ سے پہلے لیزے کی ہو گئی۔“ امل نے طنز کرتے ہوئے بولا۔ ”مجھے لگتا ہے تمہیں مجھ سے کافی گلے ہیں تو ایسا کرتے ہیں کہ آج رات تمہارے گلے شکوے دور کرتے ہیں۔“ عافین نے امل کی بات کو نظر انداز کیا اور پھر اسے بالوں میں سے کلپ نکالتے ہوئے امل کو گود میں اٹھالیا۔ ”آہہہہہ میں گرجاؤں گئی، پلیز مجھے نیچے اتاریں۔“ امل نے عافین کے گود میں اٹھانے کی طرح

## Posted On Kitab Nagri

مچلتے ہوئے بولا۔ ”اب میں تمہاری ہر غلط فہمی کو دور کروں گا وہ بھی اپنے سٹائل میں“۔ عافین ذو معنی انداز میں بولتا ہوا امل کو بیڈ کی طرف لے گیا۔

[LRI] ◇ [PDI] ◇ [PDI] ◇ ◇ [PDI] LRI ◇ [PDI] ◇ [PDI] ◇ [PDI] LRI ◇ [PDI] ◇ [PDI]

”تمہاری تیاری مکمل ہو گئی“۔ عافین نے کمرے میں آتے ہوئے بیگ کی زپ بند کرتی ہوئی امل سے استفسار کیا۔ ”جی ہو گئی ہے“۔ زپ کو بند کر کے سیدھا ہو کے بولی، صبح ہوتے ہی سب لوگ حویلی کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ ”اچھا چلو، موم ڈیڈ تو ہم سے پہلے ہی نکل گئے ہیں، ہمیں بھی نکلنا چاہیے“۔ عافین نے جلدی بازی میں گھڑی دیکھتے ہوئے امل کہا۔ ”میں سوچ رہی تھی کہ ہم اگر ڈیڈ سے ملتے ہوئے جائیں، جسٹ وائف منٹس، جسٹ بھائی اور ڈیڈ سے مل لوں“۔ امل نے ڈرتے ہوئے ہر ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولی۔ ”امل ہمارے پاس ٹائم نہیں ہے ورنہ میں تمہیں لے جاتا اور ویسے بھی کل رات کو ڈنر پر تم دونوں سے ملی تھی نا“۔ عافین نے نرمی سمجھاتے ہوئے بولا۔ ”پر صرف پانچ منٹ“۔ امل نے التجا کی۔ ”اکممل“۔ عافین نے امل کا نام سختی سے پکارا۔ ”اوکے چلتے ہیں“۔ امل عافین کی وارننگ پر چپ ہو گئی۔ ”چلو چلتے ہیں“۔ عافین امل کا ہاتھ پکڑ کر ساتھ لے گیا، نوکروں نے کمرے میں رکھے بیگ گاڑی میں رکھے تو عافین نے گاڑی چلا دی۔ ”ہم کب پہنچیں گئے؟“۔ ابھی موٹر وے پر گاڑی کو چلتے ہوئے ڈیڑھ گھنٹہ ہوا تھا کہ امل نے عافین سے سوال کیا۔ ”ابھی پورے دو گھنٹے کا سفر اور ہے“۔ عافین نے مزے سے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے جواب دیا، حویلی لاہور شہر سے کافی دور تھی۔ ”اففففف ایک میری کمر میں درد ہو رہا ہے اور دوسرا میری طبیعت خراب ہو رہی ہے“۔ امل نے گاڑی



## Posted On Kitab Nagri

کی سیٹ سے سر کو سہارا دیئے اپنی حالت بتائی۔ ”اے امل صرف ساڑھے تین گھنٹے کا سفر تم نہیں کر سکتی۔“ عافین نے حیرت سے امل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ”میں پچھلے ایک گھنٹے سے برداشت کر رہی ہوں، اب مجھ سے اور برداشت نہیں ہو رہا، میری طبیعت سچ میں خراب ہو رہی ہے۔“ امل نے متلی آنے کی وجہ سے نقاہت سے کمزور سی آواز میں عافین کو یقین دلایا کہ اس کی طبیعت خراب ہے۔ ”اے امل اگر تمہیں ایسا کوئی مسئلہ تھا تو پھر مجھے پہلے بتاتی اب میں اس ویرانے میں کیا کروں۔“ امل کی حالت دیکھ کر عافین بھی گھبرا گیا تھا کیوں کہ امل کا رنگ پیلا پڑ گیا تھا مگر موٹروے پر جس جگہ پر وہ تھے وہاں پر کوئی بھی ایسی جگہ نہیں تھی جہاں پر کچھ کھانے کی چیز ہوتی جس سے امل کا بلڈ پریشر نارمل ہوتا۔ ”پلیز گاڑی روکیں۔“ امل کو جب متلی زیادہ محسوس ہوئی تو اس نے چلتی گاڑی روکوائی۔ ”اے امل یہ پانی پیو۔“ عافین نے سڑک کے کنارے گاڑی روکی اور ہینڈ بریک کے پاس رکھی منزل واٹر کی بوتل امل کی طرف بڑھائی۔ ”نہیں س۔“ امل نے پانی کی بوتل کو سائیڈ پر کیا اور پھر گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئی، سڑک کے کنارے پر ہی الٹیاں کرنا شروع کر دیں تھیں۔ ”اے امل تمہاری طبیعت کچھ زیادہ ہی خراب ہو گئی ہے۔“ عافین نے گاڑی سے نکل کر امل کے پاس آیا اور اس کی کمر سہلاتے ہوئے بولا۔ ”نہیں میں اب میں ٹھیک ہوں۔“ امل گاڑی کے ساتھ سہارا لے کر کھڑی ہو کر بولی۔ ”یہ تم ایسا کرو، پچھلی سیٹ پر جا کر لیٹ جاؤ۔“ عافین نے امل کی حالت کو دیکھ کر مشورہ دیا۔ ”پر۔“ امل نے کچھ کہنا چاہا۔ ”پر اور کچھ نہیں تم پچھلی سیٹ پر جا کر سو جاؤ۔“ امل کی بات کو کاٹ کر عافین نے پچھلی جانب کا دروازہ کھول دیا اور پچھلی سیٹ پر جا کر سمٹ کے سو گئی کچھ دیر کے بعد ہی امل نیند کی آغوش میں چلی گئی۔ ”اے امل میری جان اٹھ جاؤ۔“ سارا سفر خاموشی اور تنہائی میں کرتے ہوئے عافین نے حویلی سے تھوڑا سا پہلے گاڑی روکی اور پھر پچھلی سیٹ پر امل کو اٹھایا۔ ”کیا ہوا؟ ہم پہنچ گئے؟“ امل نے اٹھتے ہی سوال کیے۔ ”ہاں جان ہم پہنچ گئے، اب جلدی سے یہ پانی کی بوتل لو منہ



## Posted On Kitab Nagri

ہاتھ دھو۔“ عافین نے پانی بوتل امل کو پکڑاتے ہوئے بولا۔ ”ابھی حویلی تو نہیں آئی۔“ گاڑی سے باہر نکل کر امل نے منہ دھو کر جب اپنے آگردد کا جائزہ لیا تو اپنے پیچھے کھڑے عافین سے سوال کیا۔ ”حویلی یہاں سے بس دس منٹ دور ہے، وہ کیا ہے نا وہاں پر سب لوگ ہوں گئے جو تمہاری ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے تاب ہوں گئے اگر تم اس طرح اجڑی پجڑی جاؤ گئی تو میری ریپوٹیشن تو پانی میں مل جائے گی نا۔“ عافین نے امل کو گاڑی میں بیٹھاتے ہوئے تفصیل بتائی جس پر امل مسکرائی۔ ”چلو بیگم اترو، پہنچ گئے حویلی۔“

عافین نے ایک بڑے سے گیٹ سے گاڑی اندر لے جا کر امل کو اترنے کا کہا۔ ”شکر ہے ہم اسی سال پہنچ گئے ورنہ مجھے لگتا تھا کہ ہم دونوں اگلی صدی میں پہنچیں گئے۔“ امل نے گاڑی سے اترتے ہوئے طنز کیا تو عافین ناں میں سر ہلا کر گاڑی سے نکلا، دونوں کے گاڑی سے نکلتے ہی دونوں پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کی گئیں۔ ”یہ حویلی کافی بڑی ہے۔“ کمرے میں آ کر امل نے عافین سے خیریت سے کہا، عافین کمرے میں آتے ہی بیڈ پر لیٹ گیا تھا امل اس کے پیروں کی طرف بیٹھی ہوئی تھی کیوں کہ وہ تو سارے راستے سے سوتے ہوئے آئی تھی صحیح معنوں میں تو عافین تھکا تھا۔ ”سم میرے دادا کے زمانے کی ہے، میں بچپن میں یہاں آیا کرتا تھا مگر اس بار کافی عرصے بعد یہاں آیا ہوں، ڈیڈ نے کافی چیزیں تبدیل کر دی ہیں۔“ عافین نے ماتھے کو دباتے ہوئے امل کو تفصیل

بتائی۔ ”اچھا، مجھے لگتا ہے آپ بہت زیادہ تھک گئے ہو، آپ آرام کرو میں تب تک یہ حویلی دیکھ لوں۔“ عافین کی تھکن کو دیکھ کر امل بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولی۔ ”امل تم ابھی بہت دن ہو حویلی دیکھتی رہنا، پہلے جو میں نے کھانا منگوایا ہے وہ کھا لو اس کے بعد تھوڑی دیر آرام کریں گئے اور پھر میں تمہیں یہاں کی ٹوپ سیکریٹ جگہ پر لے کر جاؤں گا۔“ عافین نے امل کا ہاتھ پکڑ کر اسے واپس سے بیڈ پر بیٹھا دیا۔ ”کہاں پر۔“ عافین کی ساری بات میں

## Posted On Kitab Nagri

سے امل کی سوئی سیکریٹ جگہ پر ہی روک گئی۔ ”تھوڑا سا صبر رکھو بیگم صاحبہ“۔ عافین نے امل کی جلد بازی پر چوٹ کی۔

ٹک ٹک ٹک ٹک۔

”کون ہے؟“۔ دروازے پر دستک ہوئی تو عافین نے سوال پوچھا۔ ”چھوٹے صاب جی کھانا لائی ہوں“۔ دوسری طرف ملازمہ نے جواب دیا۔ ”اماں آجائیں“۔ عافین نے آواز پہچان کر اندر آنے کی اجازت دی۔ ”ارے شازیہ تم، اماں کہاں ہیں؟“۔ اندر آتی 35 سال کی عورت کو دیکھ کر عافین نے حیرت سے سوال کیا۔ ”وہ چھوٹے صاب اماں کو بخار تھا اس لئے نہیں آئیں ورنہ آپ کے روٹی ٹوکر کا خیال وہی رکھتی ہے“۔ شازیہ نے کھانا میز پر لگا کر عافین کے سامنے کھڑے ہو کے تفصیل بتائی۔ ”اچھا یہ لو کچھ پیسے اور اماں کا علاج شہر لے جا کر کروانا میں اپنے گارڈز میں سے کسی کو بول دو گا صبح اس کے ساتھ چلی جانا“۔ عافین نے اپنے بٹوے سے پانچ پانچ ہزار کے ان گنت نوٹ نکال کر شازیہ کی طرف بڑھائے اور ساتھ ہی ہدایت بھی دے دی۔ ”بہت بہت مہربانی چھوٹے صاب، ویسے چھوٹا منہ بڑی بات چھوٹی بی بی ہے بڑی سوہنٹری“۔ شازیہ نے امل کو دیکھ کر خوش ہو کے بولی۔ ”بس شازیہ کیا کروں تمہارے بھائی کی پسند ہی کچھ اعلیٰ ہے“۔ شازیہ کی تعریف سن کر عافین نے امل کی طرف دیکھتے ہوئے اتر کر بولا تو شازیہ بھی مسکراتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔ ”یہ اماں کون ہیں؟“۔ شازیہ کے جاتے ہی امل نے عافین سے سوال کیا۔ ”میری رضائی ماں ہیں، یہ شازیہ میری بہن لگتی ہے“۔ عافین نے کھانے کی میز کی طرف بڑھتے ہوئے جواب دیا۔ ”تو پھر یہ کام کیوں کرتی ہیں؟، اسے تم اس حویلی میں فرد کی جگہ دیں نا“۔ امل کی کنفوژن حل نہ ہوئی تو دوسرا سوال کر بیٹھی۔ ”شازیہ اور اماں اس گھر کی

## Posted On Kitab Nagri

فرد ہی ہیں مگر وہ خود ہی حویلی کے سارے کام کرتی ہیں، اس حویلی کی دیکھ ریکھ اور ہماری غیر موجودگی میں وہ ہی اس حویلی کی مالک ہوتی ہیں۔“ اب کی بار عافین نے کھانا ڈالتے ہوئے تفصیل سے جواب دیا۔ ”اچھا تو آپ اماں کو ملنے نہیں جائیں گئے؟“۔ امل نے ایک اور سوال داغا۔ ”جاؤں گا مگر اب تم یہ تفتیش کرنا بند کرو اور یہاں آکر کھانا کھاؤ۔“ عافین نے اب کی بار امل کے سوالوں سے تنگ ہو کر جواب دیا۔ ”میں تو بس ویسے ہی پوچھ رہی تھی۔“ عافین کے پاس جا کر امل نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا، کھانا کھانے کے بعد شازیہ آئی اور کھانے کے برتن سمیٹ کر لے گئی اس کے بعد عافین نے زبردستی امل کو لیٹنے کا کہا، عافین کو تو بیڈ کر لیٹنے کی نیند آگئی جبکہ امل سوتے ہوئے عافین کو دیکھتے ہوئے آج کے ساتھ دن کے بارے میں سوچنے لگی، اس کی طبیعت خراب ہونے پر اس کی فکر، اس کی اماں کی بیماری کا سن کر یوں پیسے دینا یہ سب باتیں اسے نہ چاہتے ہوئے بھی عافین کے قریب کر رہی تھیں، یہ ہی سب کچھ سوچتے ہوئے امل نیند کی آغوش میں گئی۔ ”امل اٹھو جلدی کرو، ورنہ میں نے جو تمہیں دیکھنا ہے وہ مس ہو جائے گا۔“ عافین نے گدھے گھوڑے بیچ کر سوئی امل کو جھنجھوڑ کر اٹھایا، شام ڈھلنے سے کچھ وقت پہلے ہی عافین اٹھ گیا تھا، اٹھنے کے بعد سب سے پہلے فریش ہوا اس کے بعد وہ جلد بازی میں امل کو اٹھانے لگا۔ ”اللہ کیا ہے؟ آپ کو ایسے بھاگے جارہے ہیں جیسے آپ کی ٹرین مس کو جائے گی۔“ امل آدھی سوئی آدھی جاگی کیفیت میں اس کے ساتھ چلی جا رہی تھی جب امل نے زینے طے کرتے ہوئے عافین پر طنز کیا۔ ”آپ مجھے چھت دیکھانے لائیں ہیں۔“ عافین چپ چاپ امل کو زینے عبور کروا کر جب چھپ پر لایا تو امل نے برا سامنہ بنا کر بولا۔ ”چھت نہیں جانِ من یہ دیکھانے لایا ہوں۔“ عافین نے شوخی سے بول کر امل کا رخ چھت کے بنیرے کی طرف کیا، جہاں سامنے دور نظر تک سورج مکھی کے کھیت تھے اور ان کھیتوں میں ڈھلتا ہوا سورج ایک سحر انگیز منظر تھا۔ ”مما شاء اللہ، یہ تو بہت پیارا ہے۔“ امل نے سامنے قدرتی منظر میں

## Posted On Kitab Nagri

کھوئی ہوئی بولی۔ ”ہاں پیارا تو ہے مگر میری جان سے کم“۔ عافین نے امل کے کان میں سرگوشی کر کے اس کو سحر انگیز منظر سے باہر لایا تھا، امل عافین کی بات سن کر مسکرا نے لگی اور پھر چھپ کے بنیرے پر بیٹھ گئی تو عافین کو بھی مجبوراً اس کے ساتھ بیٹھنا پڑا۔ سورج کو مکمل ڈوبنے میں کوئی آدھا گھنٹہ لگا اور امل تب تک نہ صرف خود بیٹھی رہی بلکہ عافین کا ہاتھ پکڑ کر اسے بھی بیٹھائے رکھا، سارے عرصے میں عافین امل کو محبت سے چور نظروں سے دیکھ رہا تھا اور امل بے فکر، لا پرواہ ہو کر سامنے کے سحر انگیز منظر کو دیکھ رہی تھی۔

[LRI] ♦ [PDI] ♦ [PDI] ♦ [PDI] LRI ♦ [PDI] ♦ [PDI] ♦ [PDI] LRI ♦ [PDI] ♦ [PDI]

امل کو حویلی میں آئے ایک ماہ ہو گیا تھا، عافین تو آنے سے اگلے دن ہی سیاسی سرگرمیوں میں مصروف ہو گیا تھا، جب سے اسے ٹکٹ ملا تھا وہ امل کے ساتھ بہت اچھے سے رہنے لگا تھا، امل نے اس ایک مہینے میں حویلی کا کونہ کونہ دیکھ لیا تھا اور روز شام کے وقت اکیلی چھت کے بنیرے پر بیٹھ کر بے دلی سے سورج کو ڈھلتا ہوا دیکھتی تھی، امل کو اس ایک ماہ میں عافین کے بغیر کچھ بھی اچھا نہیں لگا تھا اس لئے بے دلی سے سورج ڈھلنے کا منظر دیکھ کر واپس کمرے میں آ کر بند ہو جاتی تھی، امل اماں سے بھی ملی تھی جو کہ نہایت ہی نفیس خاتون تھی۔ آج امل کو منہ دیکھائی کی رسم کے لئے تیار کیا جانا تھا، انیلہ بیگم صبح ہی اسے حکم صادر کر کے گئیں تھیں کہ اسے اس رسم کے لئے ان ہی کی شانِ شایان تیار ہونا ہے، امل کو نہ تو اس رسم کے بارے میں کچھ پتہ تھا اور نہ ہی تیاری کا۔ اللہ بلا کرے شازیہ کا اس نے انیلہ بیگم کے کہنے پر امل کو تیار کیا تیار بھی ایسا کہ امل تو کچھ لمحوں تک خود کو ہی پہنچاتی رہی،



## Posted On Kitab Nagri

وہ امل جس نے جیولری کے نام پر کبھی گلے میں چین بھی نہیں ڈالی تھی آج اس کے گلے میں پہلے خالص سونے کا چوکر پھر ایک نور تن ہار اور اس کے بعد سونے کا ہی ست لڑا ہار پہنایا ہوا تھا، کپڑے اس کے گہرے لال رنگ کے تھے جس پر اسے بانیں سائیڈ پر گہرے نیلے رنگ کی ریشم کی چادر سلیقے سے اوڑائی ہوئی تھی۔ سر پر چوکر کے ساتھ کاٹیکا، جھومر اور کانوں میں چوکر کے ہی ساتھ کے برے سائز کے جھمکے، سر پر کپڑوں کے ساتھ کا ڈوپٹہ اور اس کے اوپر ایک بڑی سی چادر جس سے گھونٹ لینا تھا، امل کا تو اس سب میں سانس بند ہو رہا تھا مگر مجبوری ہونے کی وجہ سے چپ رہی اگر کچھ بولتی تو انیلہ بیگم کی جلی کٹی سنتی۔ ”شازیہ تم آگئی، اب جلدی سے مجھے لے کر جاؤ ورنہ میں نامنہ دیکھائی کی رسم سے پہلے ہی اس بڑی سی چادر میں دم گھٹ جانے سے مر جاؤ گئی۔“ امل نے کمرے کا دروازہ کھولنے پر بغیر مردانہ آہٹ کو پہنچاتے ہوئے گھونگھٹ کے نیچے سے ہی اسے دہائی دی۔ ”ارے مریں ہماری بیگم کے دشمن۔“ عافین امل کے پاس آکر اس کے جان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔ ”ارے آپ یہاں؟ وہ میں سمجھی کہ شازیہ۔“ عافین کی سرگوشی پر امل بڑی طرح گھبراتے خود سوال خود ہی جواب دیتے ہوئے بولی مگر عافین نے اس کی بات پوری نہیں ہونے دی۔ ”شیش سب سے پہلے میں اپنی بیگم کا منہ دیکھو گا۔“ عافین نے چادر کے اوپر سے ہی اسے چپ رہنے کا بولا اور پھر اسے کے چہرے سے چادر اوپر کی۔

”فففففف ظالم مار دیا۔“ امل کو اتنا خوبصورت تیار ہوتا ہوا دیکھ کر عافین نے دل کے مقام پر ہاتھ کر مصنوعی درد سے کراہا۔ ”جججی۔“ عافین کے اس طرح کراہنے پر امل حیرانگی سے بولی۔ ”جی جان بہت پیاری لگ رہی ہو، مجھے تو شادی والی رات یاد آگئی تو کیا خیال ہے ایک بار پھر سے ویڈنگ نائیٹ نہ منانا لیں۔“ عافین ایک دم سے سیدھا ہوا اور پھر اس کو خود سے قریب کر کے بولا۔ ”کچھ خدا کا خوف کریں، چھوڑیں مجھے۔“ امل نے عافین کو



## Posted On Kitab Nagri

اپنے دور کرتے ہوئے بولی مگر عافین نے اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ لیا جب عافین جھکا عین اسی وقت دروازے کر دستک ہوئی۔

ٹک ٹک ٹک ٹک۔

”کون“۔ عافین امل سے دور ہوا اور پھر بد مزہ ہو کر پوچھا۔ ”عافین دروازہ کھولو“۔ عافین کے اونچی آواز میں پوچھنے دوسری طرف سے انیلہ بیگم نے دانت پیس کر جواب دیا۔ ”افففففف موم“۔ عافین نے سر پر تھپڑ مار کر افسوس سے بولا اور پھر دروازہ کھول کر دروازے سے دور ہو گیا جبکہ امل بھی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے مڑ گئی۔

”عافین تم یہاں کیا کر رہے ہو؟“۔ انیلہ بیگم نے اندر آتے ہی عافین سے سوال کیا۔ ”موم کیسی باتیں کر رہی ہیں میری بیوی، میرا کرا“۔ عافین انیلہ بیگم کی بات سن کر بیڈ پر ٹیک لگائے لیٹ کر لا پرواہی سے بولا۔ ”توبہ ہے، شازیہ چلو اس کا گھونٹ کرو“۔ عافین کی بات سن کر دکھ کر بولا اور پھر شازیہ کو بول کر امل کا گھونٹ کرانے کا کہا۔ ”موم امل کا دم گھٹ جائے گا“۔ عافین نے انیلہ کو ٹوکتے ہوئے کہا کیوں کہ وہ امل کی باتیں سن چکا تھا۔

”نہیں گھٹتا اس کا دم، تم شازیہ اسے نیچے لے کر جاؤ سب عورتیں نیچے اس کا انتظار کر رہی ہیں“۔ انیلہ بیگم کو عافین کا یوں امل کی طرف داری کرنا ایک آنکھ بھی نہیں بہا رہا تھا اس لئے عافین کو سختی سے بول کر شازیہ کو حکم دیا۔ ”انیلہ اپنی بہو کی منہ دیکھائی کی رسم تو شروع کرو“۔ امل کو نیچے برآمدے کے عین وسط میں رکھے لکڑی سے بنے جھولے پر بیٹھا دیا تھا، امل کے بیٹھتے ہی خاندان کی ادھیڑ عمر کی عورت نے انیلہ بیگم کو حکم دیا۔

”ماشاء اللہ انیلہ تمہاری بہو تو چاند کا ٹکرا ہے“۔ خاندان کی ہر عورت کی زبان پر یہ ہی ایک جملہ تھا۔ ”شازیہ خاندان کی عورتوں نے تو منہ دیکھائی کر دی ہے اب سستی گاؤں کی عورتوں کو بلاؤ“۔ انیلہ بیگم نے منہ بسور کر

## Posted On Kitab Nagri

شازیہ کو حکم دیا تو شازیہ نے بھی باہر لان میں بیٹھیں گاؤں کی عورتوں کو بلا لیا۔ ”ارے انیلہ اب کیا مزارعوں کو اپنے سر پر بیٹھاؤ گئی“۔ انیلہ بیگم کا حکم سن کر ان کی بھابھی نے اسے ٹوکا۔ ”ارے تبسم تم تو جانتی ہو، الیکشن سرپر ہیں اس لئے ان کمیوں کی بھی خاطر مدارت کر رہی ہوں ورنہ جو چیز پیر میں اچھی لگے وہ سر پر نہیں لگاتی“۔ انیلہ بیگم نے اپنی بھابھی کے کان میں سرگوشی کی۔ ”چلیں آپ لوگ رسم شروع کریں“۔ انیلہ بیگم نے شیریں لہجے میں گاؤں کی عورتوں کو رسم کرنے کا بولا تو ان میں سے سب سے بوڑھی عورت سب سے پہلے اٹھی اور امل کے پاس گئی اس نے امل کا ہاتھ چوما، اس کے ماتھا اور آخر میں اپنی پرانی رسم کے مطابق اس نے امل کے پاؤں پر سر جھکایا اور اسے چومنے لگیں۔ ”ارے یہ آپ کیا کر رہی ہیں، ہاتھ چومنے تک تو ٹھیک ہے پر پیر، یہ غیر مناسب ہے“۔ امل نے بوڑھی عورت کے پاؤں چومنے سے پہلے ہی انھیں بازوؤں سے پکڑ کر اوپر کر دیا اور پھر انھیں اپنا اعتراض بتایا جس پر خاندان بھر کی عورتوں کو سانپ سونگھ گیا۔ ”ارے انیلہ تیری بہو کا تو صرف چہرہ ہی اچھا ہے زبان تو بڑی تیز ہے“۔ خاندان کی ایک عورت نے انیلہ بیگم جو کے پہلے ہی امل کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھیں انھیں اور بھڑکایا، امل کا یوں غریبوں کے ساتھ حسن سلوک خاندان کی کسی عورت کو نہ بھایا۔ ”ارے لڑکی یہ کمیں ہمارے پیر نہیں چومے گئے تو انھیں کھانے کو کہاں سے ملے گا“۔ امل کے اعتراض پر خاندان کی ایک اور عورت نے تکبر سے بولا۔ ”آنٹی یہ مت بھولیں رزق دینا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور یہ سب میری ماں کی عمر کی ہیں میرے ہاتھ تو چوم سکتیں ہیں، میرے سر پر بھی ہاتھ رکھ سکتی ہیں مگر میرے پیر نہیں“۔ امل نے بھرے مجمع کے سامنے گاؤں کی عورتوں کو عزت و احترام دیا تو سب ہی اس پر واری صدقے ہوتی اور دعائیں دیتی رسم کر کے چلیں گئیں، خاندان کی عورتیں امل کے دو ٹوک جواب پر پی خاموش ہو گئیں تھیں جبکہ انیلہ بیگم

## Posted On Kitab Nagri

مصلحت کے طور پر چپ رہیں۔ ”شازیہ بہو کو کمرے میں چھوڑ آؤ۔“ انیلہ بیگم نے دانت پیس کے اپنے پیچھے کھڑی شازیہ کو حکم دیا۔

”بھائی انیلہ تم نے تو اپنی بہو کو کافی سر پر چڑھایا ہوا ہے، یہاں ہوتا میرا رحمان مجال ہے کہ یہ نصرت افف بھی کرتی۔“ انیلہ بیگم کی بھابھی نے اپنے ساتھ ڈری سبھی بیٹھی ہوئی بہو کے نیل زدہ چہرے پر جو کہ میک اپ کے باوجود ظاہر ہو رہے تھے نظریں گاڑتے ہوئے فخریہ کہا۔ ”ارے ارے یہ کیا، اتنی جلدی رسم ہو گئی۔“ شازیہ امل کو دروازے پر ہی چھوڑ گئی تھی امل کمرے میں داخل ہوئی تو عافین نے اس کے جلدی آنے پر چوٹ کی۔ ”جی ہو گئی۔“ امل نے دوپٹہ اتارتے ہوئے مصروف انداز میں جواب دیا۔ ”یہ کیا حرکت تھی تمہاری ہاں، لوگوں کو کیا بتانا چاہ رہی ہو، ہم گھٹیا لوگ ہیں، تم بڑی نیک پروین ہو۔“ عافین اٹھ کر ابھی امل کے قریب جانے ہی والا تھا کہ انیلہ بیگم آگ بگولہ ہو کر کمرے میں آتے ہوئے بولی۔ ”موم کیا ہوا، آپ اس طرح غصّہ کیوں کر رہی ہیں۔“ عافین نے انیلہ بیگم کو غصّے میں دیکھ کر سوال کیا۔ ”یہ تم نا اپنی بیوی سے پوچھو، تمہاری ممانی رحمان کے قصیدے پڑھ رہی تھی میرے آگئے، تم بھی رحمان کی طرح اگر اس کے کس بل نکالتے نا تو آج یہ تمہاری ماں کے منہ کونہ آتی۔“ انیلہ بیگم عافین کو اچھا خاصا بھڑکار ہی تھیں۔ ”موم می م۔“ عافین نے انیلہ بیگم کو کچھ کہنا چاہا مگر وہ پیر پٹختی ہوئی کمرے سے چلی گئیں۔ ”تم نے موم کے ساتھ بد تمیزی کی ہے، میں نے تمہیں پہلے بھی وارنگ دی تھی، تمہیں پتہ ہے میرا کزن رحمان اپنی بیوی کے کس بل کیسے نکالتا ہے۔“ عافین نے مصنوعی غصّہ کرتے ہوئے امل کے پاس آیا، عافین کا موڈ اچھا تو اس نے انیلہ بیگم کی باتوں پر کان نہیں دھڑے۔ ”مم میں نننے بتتو صص صرف یہ کلکلتا تھا کہہ، آہہہہہ۔“ امل عافین کو غصّے میں دیکھ کر اٹک اٹک کے بولی مگر عافین اس

# Posted On Kitab Nagri

کے ٹوٹے پھوٹے الفاظ پر دھیان دیئے بغیر اس کے قریب ہوا اور اس کے ناک سے ننہ نکال لی جس سے امل کے منہ سے چیخ نکلی۔ ”شیشتش“ عافین نے امل کے کان سے جھمکے نکالتے ہوئے سرگوشی کی۔ ”مممجھے  
چھچھوڑیں۔“ امل عافین کی قربت میں پھڑپھڑائی۔ ”کس پاگل کی کال ہے۔“ عافین امل کو ڈرینگ ٹیبیل کے ساتھ لگائے ابھی بہکنے ہی لگا تھا کہ عافین کی جیب میں پڑامو بائل چنگاڑا تو عافین بد مزہ ہوا۔ ”ہاں بولو کیا بات  
ہے۔“ عافین نے کال اٹھا کر کھا جانے والے انداز میں بولا۔ ”سر آپ کہاں ہیں عارف سر آپ کا پوچھ رہے  
ہیں۔“ فون کے دوسری طرف عافین کا مینجر شوکت نے مؤدب انداز میں جواب دیا۔ ”ڈیڈ کو بول دو کہ میں  
ایک بہیمیتنت ضروری میٹینگ میں ہوں۔“ عافین نے اپنی قید میں مچلتی امل کو شوخ نظروں سے دیکھتے  
ہوئے جواب دیا۔ ”پر سر آج رات جلسہ ہے۔“ شوکت نے عافین کو یاد دہانی کرائی۔ ”رات آٹھ بجے جلسہ  
شروع ہو گا، میں نے آخر میں خطاب کرنا ہے اس کا مطلب ہے کہ میرے پاس ابھی نو گھنٹے ہیں، میں آ جاؤں  
گا۔“ عافین بات اپنے مینجر سے کر رہا تھا مگر دیکھ امل کو ہی تھا اپنی بات کہہ کر عافین نے کال کاٹ کر مو بائل  
صوفے پر پھینک دیا۔ ”کیا خیال ہے کھینچوں تمہاری لگا میں، وہ بھی اپنے ہی سٹائل میں۔“ عافین نے امل کو اٹھایا  
کر بیڈ کی طرف لایا اور پھر اسے بیڈ پر گرٹی کیا پس پر جھکتے ہوئے بولا۔ ”میں وہ آپ سے۔“ امل نے عافین کو اپنے  
سے دور کرنے کے لئے کچھ کہنا چاہا۔ ”شششش اب صرف میں بولوں گا، خبردار تم بولی تو، اب میں  
تمہارے کس بل نکالوں گا۔“ عافین نے بہکے ہوئے ہوئے انداز میں کہا۔

## Posted On Kitab Nagri

”ہیلو“۔ عافین نیند میں ڈوبی ہوئی آواز میں کال اٹھائی۔ ”سر آپ کو جلسے میں آنا تھا“۔ عافین کے مینجر نے یاد دہانی کرائی تو عافین ایک جھٹکے سے اٹھ کے بیٹھ گیا تھا، دوپہر میں کیسے اس نے کہا کہ وہ آجائے گا مگر اب ٹائم اوپر ہو گیا تھا۔ ”اوہ اچھا مجھے تو یاد ہی نہیں رہا میں ابھی آتا ہوں“۔ عافین نے جلدی سے اپنے مینجر جو مطمئن کیا اور پھر کال کاٹ لی۔ ”کون تھا“۔ عافین کے پہلو میں سوئی امل اٹھتے ہوئے بولی۔ ”کون ہو سکتا ہے، شوکت صاحب تھے تمہاری وجہ سے میں لیٹ ہو گیا ہوں“۔ عافین نے امل کو شرارت میں کہہ کر بیڈ سے اٹھا۔ ”میری وجہ سے“۔ امل نے عافین کو گھوری دیتے ہوئے کہا۔ ”اچھا یاد جلدی سے میرے کپڑے نکالو“۔ عافین کے پاس مزید وقت نہیں تھا کہ اس لیے وہ واش روم میں جاتا ہوا جلد بازی میں بول گیا۔ ”آپ کا آج جلسہ ہے“۔ امل نے عافین کو کالے کرتے پر سفید واسکٹ پہناتے ہوئے پوچھا جس کا جواب اس نے سر ہلا کر دیا۔ ”بیسٹ آف لک“۔ امل نے ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں عافین کا عکس دیکھتے ہوئے کہا۔ ”ارے واہ خیر ہے“ بدلے بدلے میرے سرکار نظر آتے ہیں“۔ عافین امل کی طرف مڑ کر داد دیتے ہوئے بولا۔ ”کیوں میں آپ کو بیسٹ آف لک نہیں کہہ سکتی“۔ امل نے عافین کی واسکٹ کے بٹن پر انگلی پھیرتے ہوئے مصنوعی ناراضگی سے بولی۔ ”ارے یار کہہ سکتی ہو، ابھی میں جا رہا ہوں، ٹی وی پر میری تقریر سننا“۔ عافین نے امل کو کندھے سے پکڑ کر مسکرا کر جواب دیا جس پر امل نے ہاں میں سر کو جنبش دی۔ ”اچھا میں جا رہا ہوں بائے“۔ عافین نے دروازے سے پلٹ کر ہاتھ ہلاتے ہوئے بولا۔ ”بائے“۔ امل نے بھی گرم جوشی سے ہاتھ ہلا کر الوداع کیا۔ ”ناظرین



## Posted On Kitab Nagri

حکومتی جماعت کا آج لاہور میں جلسہ ہے، جلسہ گاہ لوگوں سے بھرچکا، لوگوں کا ایک ہجوم ہے بس انتظار ہے تو عافین آفندی کا پنڈال کی مزید خبریں ہم لیتے ہیں اپنے رپوٹر سے، جی عامر ملک۔

جی تو میرے پیچھے دیکھ سکتے ہیں لوگوں کا ایک ہجوم آیا ہوا ہے، لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس وقت پنڈال کے اندر موجود ہے مگر اب انتظار ہے تو اس گھڑی کی جب عافین آفندی جلسہ گاہ میں آئیں گئے اور ابھی ہم آپ کو بریکنگ نیوز دے رہے ہیں کہ عافین آفندی جلسہ گاہ میں پہنچ گئے ہیں، ابھی آپ ٹی وی سکرین پر دیکھ سکتے ہیں کہ وہ اسٹیج کی سیڑھیوں پر چڑھ رہے ہیں، عافین آفندی اسٹیج پر چڑھ کر اپنے ووٹرز کو ہاتھ ہلا کر ان کے نعروں کا جواب دے رہے ہیں۔“ امل نے عافین کے جاتے ہی ٹی وی پر نیوز چینل لگا دیا جس پر جلسے کی لائیو کورنج ہو رہی تھی۔

”آپ ٹی وی پر بہت اچھے لگ رہے ہیں۔“ عافین کی ہر ادا کو ٹی وی سکرین پر دیکھتی امل نے موبائل کے کی بورڈ پر جلدی سے ہاتھ چلا کر میسج عافین کو سینڈ کیا۔ ”اچھا، تو ٹی وی پر مجھے دیکھا جا رہا ہے۔“ عافین نے موبائل پر میسج ٹون بجی تو امل کا نمبر دیکھ کر میسج کھولا اور پھر سوچتے ہوئے ایمو جی کے ساتھ اپنا میسج سینڈ کیا۔ ”ہاں کیوں نادیکھوں مجھے تو حق ہے۔“ امل نے عافین کا جواب دیکھ کر شرماتے ہوئے ایمو جی کے ساتھ میسج سینڈ کیا۔ ”جی سارے حق

آپ کو ہی ہیں۔“ عافین نے امل کے میسج کا جواب کس کرتے ایمو جی سے دیا، عافین اسٹیج پر بیٹھا امل کو میسج کر رہا تھا۔ ”عافین یہ اپنی تقریر ایک نظر دیکھ لو۔“ عافین جو کہ امل کے جواب کا انتظار کر رہا تھا تبھی عارف صاحب نے اس کے آگے کچھ پرنٹ صفحات پیش کیے۔ ”ڈیڈ میں لکھی ہوئی تقریر نہیں کروں گا۔“ عافین نے موبائل میں ہی دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ ”عافین اس موبائل کو چھوڑو گھر جا کر بات کر لینا۔“ عارف صاحب عافین کو میسج ٹائپ کرتا دیکھ کر سلگ کر بولے۔ ”میں ابھی تقریر کروں گا سننا۔“ عافین نے عارف صاحب کی بات پر کان

## Posted On Kitab Nagri

دھڑے بغیر امل کو میسج کیا۔ ”اوکے“۔ امل نے یک لفظی جواب دیا۔ ”میرے عزیز ہم وطنوں، میری بہنوں اور میرے بھائیوں السلام علیکم، آپ سب لوگ یہاں آئے اس پر میں آپ کا شکر گزار ہوں، آپ لوگوں نے یہاں آکر اپوزیشن کے نعروں اور دعوؤں کو جھوٹ کا پلندہ ثابت کر دیا، یہ مجھ پر تنقید کرتے ہیں کہ میں رشتہ داری کی بنیاد پر سیاست میں آیا ہوں مگر یہ نہیں جانتے کہ میرے خون میں سیاست ہے، میرے دادا، میرے والد اس مقدس پیشے سے منسلک رہے ہیں۔ مجھے کسی نے کہا ہے جیسے عقاب کے بچے کو اوڑھنا سیکھنا نہیں پڑتا اسی طرح ایک سیاست دان کی اولاد کو سیاست سیکھنی نہیں پڑتی اس کی گھٹی میں شامل ہوتی ہے۔ ہم نے حکومت میں رہ کر عوام کے لئے کام کیا اور ہماری اپوزیشن نے ہمیشہ ہمارے کیے گئے کاموں پر تنقید کی، یہ تنقید کرتے رہ جائیں گئے اور ہماری ایک بار پھر حکومت بن جائے گی اور مجھے اس بات کا یقین ہے کہ ہم اس بار بغیر کسی اتحادی کے حکومت بنائیں گئے تو کیا آپ میرا ساتھ دو گئے، کیا آپ لوگ ہمیں ووٹ دو گئے، کیا آپ ہمیں حکومت میں لاؤ گئے۔“ ایک طویل تمہید کے بعد عافین کو تقریر کرنے کے لئے بلایا تو عافین نے گن گرج کر تقریر کی اور پھر ان ہی نعروں کے درمیان وہ ڈائس سے پیچھے ہٹا۔ ”کیسی لگی میری تقریر“۔ عافین نے اسٹیج پر اپنی مخصوص سیٹ پر آ کر بیٹھتے ہوئے امل کو میسج کیا۔ ”اچھی“۔ امل نے یک لفظی جواب دیا۔ ”بس اچھی“۔ عافین امل کے یک لفظی جواب پر جی بھر کے بدمزہ ہوا ”جی“۔ امل نے جان بوجھ کر پھر ایک لفظی جواب دیا دوسری طرف عافین نے جب امل کی چلاکیاں سمجھی تو اس نے بھی مزید رپلائی نہ دیا اور مسکراتے ہوئے موبائل اپنے پاس سائیڈ پر رکھ دیا، موبائل رکھنے کے ایک ہی منٹ کے اندر اندھا دھن فائرنگ ہونا شروع ہو گئی تھی جس سے جلسے میں ایک دم بھگدڑ مچ گئی گئی عافین اگر بروقت اپنے اور عارف صاحب کو نیچے نہ گرانا تو یقیناً اس کو گولی لگنی تھی ”ناظرین ہم آپ کو بریکنگ نیوز دے دیں، حکومت کے جلسہ میں فائرنگ ہو گئی ہے، جس سے جلسہ گاہ میں بھگدڑ مچ گئی ہے،

# Posted On Kitab Nagri

ناظرین آپ کو بتاتے چلیں کہ عافین آفندی اس فائرنگ میں زخمی ہو گئے ہیں۔“ ابھی امل موبائل سکرین پر نظر جھکائے بیٹھی عافین کے اگلے میسج کا انتظار کر رہی تھی تب ہی اس کے کانوں سے نیوز کاسٹر کی آوازیں ٹکرائیں تو اس نے ایک لمحے میں سر کو اوپر اٹھایا۔ ”آہہہہہہہہہہہہ، عافین، امل آئی ووووو وہ عافین۔“ امل کمرے سے بھاگتی ہوئی لاؤنچ میں آئی، امل کی زبان اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی اسے سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کہ کیسے اپنی بات کہے۔ ”بی بی جی آنکھیں کھولیں، بی بی جی، بی بی جی۔“ امل شازیہ کی باہوں میں ہی بے ہوش ہو گئی تھی جس پر شازیہ اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے ہوش میں لانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ ”شازیہ ایسیو لینس کو فون کرو۔“ انیلہ بیگم نے شازیہ کو حکمیہ کہا اور پھر دیوانہ وار عارف صاحب اور عافین کا نمبر ملاتی رہی۔



”میں تو اپنے بچے کا صدقہ دوں گئی، کیسے میرے اللہ نے اسے میرے لئے واپس بھیجا ہے۔“ عافین آفندی اور عارف صاحب معجزانہ طور پر بچ گئے تھے، انیلہ بیگم نے ہسپتال کے کارڈور میں بیٹھ کر عافین کا صدقہ داری ہوتے ہوئے کہا۔ ”انیلہ بیگم یہ سیاست ہے یہاں پر یہ ہوتا رہتا ہے۔“ عارف صاحب نے انیلہ بیگم کو سمجھایا۔

”آپ کی مرضہ کا شوہر کہاں ہے۔“ اس سے پہلے کے انیلہ بیگم عارف صاحب کو جواب دیتی ان تینوں کی متوجہ نرس نے اپنی طرف کی۔ ”میں ہوں۔“ عافین نے آگئے بھر کر نرس کو جواب دیا تو نرس نے پھر اسے اپنے پیچھے آنے کا کہا۔ ”جی مسٹر عافین آپ کی وائف کو کسی چیز کا اسٹریس ہے اور یہ اسٹریس جان لیوا بھی ہو سکتا تو پلیز

# Posted On Kitab Nagri

انہیں خوش رکھنے کی کوشش کریں۔“ ڈاکٹر نے عافین کے آتے ہی امل کی حالت کے بارے میں بتایا۔ ”جی ڈاکٹر میں کوشش کروں گا۔“ عافین نے ڈاکٹر کو مطمئن کیا اور پھر وہاں سے چلا گیا۔ ”عافین اگر یہاں کے چونچلے ختم ہو گئے ہیں تو پھر چلتے ہیں پریس کانفرنس کرنی ہے ہمیں۔“ عارف صاحب نے ڈاکٹر سے ملاقات کر کے باہر آتے عافین پر طنز کیا۔ ”ایک منٹ ڈیڈ، موم ہم لوگ پریس کانفرنس کے لئے جارہے ہیں امل کو جیسے ہی ہوش آئے اسے لے کر حویلی چلی جائیے گا۔“ عارف صاحب کو انتظار کرنے کا بول کر عافین نے انیلہ بیگم کو ہدایت دی۔ ”ٹھیک ہے تم جاؤ میں اسے اپنے ساتھ لے کر جاؤں گئی۔“ انیلہ بیگم نے عافین کو مطمئن کیا۔ ”شکر ہے تم اٹھ گئی اب چلو تمہیں حویلی چھوڑ کر مجھے حلقے میں بھی جانا ہے۔“ ہوش میں آنے کے بعد امل ابھی سیدھے ہو کر بیٹھی ہی تھی کہ انیلہ بیگم آئیں اور پھر جلدی بازی دیکھاتے ہوئے بولیں تو امل بھی چپ چاپ ان کے ساتھ حویلی واپس چلی گئی۔



LRI ✧ PDI ✧ PDI ✧ PDI ✧ PDI ✧ PDI ✧ PDI ✧ PDI ✧ PDI ✧ PDI ✧ PDI ✧

”ناظرین آپ کو سب سے پہلے غیر ختمی اور غیر سرکاری الیکشن کا نتیجہ بتا رہے ہیں یہ این۔اے۔104 کا حلقہ ہے جو کہ سابقہ حکمران جماعت کے نئی رہنما عافین آفندی کا ہے ہم اس کے غیر سرکاری اور غیر ختمی نتائج کے مطابق عافین آفندی دس ہزار ووٹ لے کر پہلے نمبر پر ہیں جبکہ دوسرے نمبر ایک آزاد امیدوار ہیں جن کے



## Posted On Kitab Nagri

ووٹوں کی تعداد پانچ ہزار ہے۔“ نیوز چینل پر چلنے والی خبریں لاؤنچ میں بیٹھے عافین، عارف صاحب، احمد صاحب اور احمر کے لئے تسلی بخش تھیں اس کی محنت رنگ لے آئی تھی واضح طور پر احمد صاحب کی حکومت بننے جا رہی تھی۔ گزرے چند دنوں کے درمیان عافین نے امل کا سامنا نہیں کیا تھا کیوں کہ وہ الیکشن کمپین میں اتنا مصروف ہوتا تھا کہ اسے وقت ہی نہیں ملتا تھا وہ صبح چار بجے اٹھتا اور پھر گھر اس وقت آتا جب تک امل سوچکی ہوتی تھی جب بھی کبھی تھوڑا سا وقت ملتا وہ امل کے ساتھ گزرتا مگر اس وقت میں عافین ایک نئے مطالبے کے لئے امل پر عارف صاحب کے کہنے پر دباؤ ڈالتا وہ نیا مطالبہ کوئی اور نہیں وزارت کا تھا۔ ”بہت بہت مبارک ہو عافین۔“ سب سے پہلے احمر نے عافین کو گلے لگایا۔ ”احمر تمہیں بھی مبارک ہو۔“ عافین نے احمر کو بھی اس کے جیتنے کی مبارک باد دی۔ ”شباباش عافین تمہاری اچھی خاصی لیڈ ہے۔“ احمد صاحب نے عافین کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے شاباشی دی۔ ”ارے میرے شیر، احمد یہ سب اس کی ایک مہینے کی محنت ہے، میرے بچے نے بہت محنت کی ہے۔“ عارف صاحب نے احمد صاحب کو جتاتے ہوئے کہا۔ ”ارے عارف اس محنت کا پھل بھی اسے مل رہا ہے۔“ احمد صاحب عارف صاحب کی بات سمجھ گئے تھے مگر پھر بھی انجان بن کر بولے۔ ”ہاں یہ تو ہے مگر میرے بیٹے نے جتنی محنت کی ہے اس کا بس اتنا سا پھل تو نہیں ملنا چاہیے احمد۔“ عارف صاحب نے ڈھکے چھپے لفظوں میں احمد صاحب کو باور کروایا۔ ”عارف ان باتوں پر کچھ دن بعد تفصیل سے بات کریں گئے۔“ احمد صاحب نے عارف صاحب کو ٹالا جس پر عارف صاحب کو خاموش ہونا پڑا۔ ”السلام علیکم ڈیڈ۔“ امل نے با آواز بلند اپنے باپ کو سلام کیا، امل سوئی ہوئی تھی جب شازیہ نے اسے بتایا کہ نیچے اس کے والد اور بھائی آئیں ہیں تو امل کو موقع مناسب لگا تو نیچے چلی آئی اس کی اب بس ہو گئی تھی وہ اب اور عافین کے مطالبے پورے نہیں کر سکتی تھی اس لئے ہمت کرنے کے بارے میں سوچنے لگی اور امل کو لگا کہ اگر وہ سب کچھ عارف صاحب کو بتا دے گئی تو



## Posted On Kitab Nagri

سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا کیوں کہ امل پچھلے دنوں بہت زیادہ افیت سے گزری تھی عافین تو کبھی کبھار آکر اس پر دباؤ ڈالتا مگر انیلہ بیگم تو چکے پھرتے اسے طلاق اور عافین کی دوسری شادی کی دھمکی دیتی تھیں اور ہر بار ایک ہی بات کہتی ”اگر عافین کو وزارت نہ ملی تو میں عافین کی دوسری شادی کروادوں گئی تمہیں تو میں کھڑے کھڑے طلاق کروادوں گئی“۔ امل کی اب بس ہو گئی تھی وہ اور کسی بھی قسم کا ذہنی دباؤ برداشت نہیں کر سکتی تھی تب ہی اس نے اپنے باپ سے بات کرنے کا سوچا ”وعلیکم السلام میری جان کیسی ہو، میں ابھی اندر تم سے ملنے ہی آرہا تھا“۔ عارف صاحب نے گرم جوشی کے ساتھ امل کو گلے لگایا۔ ”میں ٹھیک نہیں ہوں ڈیڈ“۔ امل نے عارف کے گلے لگے ہوئے ہی روتے ہو کہا۔ ”امل کیا ہوا؟ تم دونوں کی کوئی لڑائی ہوئی ہے“۔ احمد صاحب امل کے رونے پر پریشان ہو گئے تھے۔ ”ڈیڈ میں یہاں ایک منٹ اور نہیں رہوں گئی اس سے پہلے کہ مجھے سیڑھی بنا کر کوئی وزیراعظم یا پھر وزیر بنیں اس سے پہلے ہی میں یہاں سے جانا چاہوں گئی“۔ امل نے آنسو صاف کر کے عافین پر طنز کیا۔ ”امل تم پاگل ہو گئی ہو کیا، امل ایک منٹ میں یہاں سے جاؤ“۔ عافین نے بغیر کسی کالفاظ کے اسے دھمکی دی۔ ”بس مسٹر عافین میں کئی دنوں سے اس دن کا انتظار کر رہی تھی، بس اور نہیں، ڈیڈ اور بھائی اگر آپ مجھے ساتھ نہیں لے کر جائیں گئے تو میں یہیں، ابھی، اسی وقت، اپنے آپ کو مار دوں گئی“۔ عافین کو چیخ کر جواب دے کہ وہ احمر اور احمد صاحب کی طرف ہوئی اور پھر انھیں دھمکی دیتے ہوئے بولی۔ ”امل میری جان، میری گڑیا تم ایسی باتیں کیوں کر رہی ہو ہم ابھی آپ کو لے کر جائیں گئے“۔ امل کی دھمکی پر احمر نے اسے گلے لگا کر تسلی دی۔ ”ہاں امل تم فکر نہ کرو باقی باتیں ہم گھر جا کر کریں گئے“۔ احمد صاحب نے بھی احمر کی ہاں میں ہاں ملائی اور پھر امل کو وہاں سے لے گئے جبکہ عارف صاحب اور عافین ہانکوں کی طرح دیکھتے رہ گئے۔ ”تم تو کہتے تھے امل میری مٹھی میں ہے یہ سب کیا ہے عافین وہ لڑکی ہماری آنکھوں کے سامنے سے ہماری کامیابی کو لے

## Posted On Kitab Nagri

گئی۔“ عارف صاحب عافین پر اپنی بھڑاس نکال رہے تھے۔ ”ڈیڈ آپ فکر نہ کریں میں اسے لے آؤں گا۔“ عافین نے عارف صاحب کو تسلی دی۔ ”لے نہیں آؤ گئے لے کر آؤ اسے ہر حال میں واپس لاؤ، میں نے تمہیں وزیر بنانے کا خواب دیکھا ہے تم اس خواب کو تب ہی پورا کر سکو گئے جب امل یہاں ہمارے پاس ہو گئی صبح جا کر اس کو کسی بھی طرح لے کر آؤ گئے۔“ عارف صاحب نے ایک بار پھر عافین کو امل کو لانے کے پیچھے اپنا مفاد بتایا۔ ”اوکے ڈیڈ۔“ عافین نے عارف صاحب کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ ”امل رات کو میں نے تم سے کچھ اس لئے نہیں پوچھا کیوں کہ تم ڈسٹرب تھی اب مجھے بتاؤ کیا بات تھی تمہاری اور عافین کی کسی بات پر لڑائی ہوئی ہے۔“ احمد صاحب اس وقت امل کے کمرے میں بیٹھے ہوئے اس سے وجہ پوچھ رہے تھے۔ ”نہیں ڈیڈ لڑائی نہیں ہوئی۔“ امل نے احمد صاحب کے اندازے کی نفی کی۔ ”تو پھر کیا ہوا مجھے یہ تو پتہ ہے میری بیٹی ایسے تو گھر چھوڑ کر نہیں آئی گئی۔“ احمد صاحب نے شفیق سے لہجے میں استفسار کیا۔ ”ڈیڈ ڈڈ ڈڈ ڈڈ، میں نے بہت کچھ برداشت کیا ہے، آپ کے بتائے ہوئے اصول توڑے ہیں، میں جھک کر، دب کر رہی میں نے عافین کی مار بھی کھائی۔“ امل نے احمد صاحب کے آگئے پچھلے چند ماہ کی روداد سنائی۔ ”کیا عافین نے تمہیں مارا ہے، یہ کب ہوا ہے امل اور تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔“ احمد صاحب جو کہ امل اور عافین کی چھوٹی سی لڑائی سمجھ رہے تھے وہ امل کے منہ سے مار کا لفظ سن کر چونکے۔ ”ڈیڈ میں اپنے رشتے کو بچانے کے لئے ہر بار جھکی مگر ایک مہینے سے جو میرے ساتھ ہو رہا ہے اس کے بعد میں نے سوچ لیا تھا جب وہ آسمان پر ہوں گئے تب ہی انھیں زمین پر گراؤ گئی۔“ امل نے احمد صاحب کو اپنی صفائی دی۔ ”ایسا کیا ہوا تھا امل، اب تم مجھ سے کچھ مت چھپاؤ گئی۔“ احمد صاحب نے امل سے سوال کیا۔ ”ڈیڈ۔“ امل نے مجبوراً احمد صاحب کو سب کچھ بتا دیا، اس کی ماں نہیں تھی ورنہ

## Posted On Kitab Nagri

وہ یہ سب باتیں اپنی ماں سے کرتی مگر اس کی مجبوری تھی کہ اسے اپنی ازدواجی زندگی کے مسائل اپنے بات کو بتانے پڑ رہے تھے۔

”واٹسٹٹ اور تم نے تناسب کچھ برداشت کر دیا دیکھو امل ظالم سے برا ظالم وہ مظلوم ہوتا ہے جو پہلی بار میں ظالم کا ہاتھ نہیں روکتا اگر تم پہلی بار ہی عافین کو روک دیتی تو تمہیں تناسب کچھ سہنامت پڑتا۔“ احمد صاحب نے امل کی بات سن کر اسے اس کی غلطی کا بتایا۔ ”ڈیڈ انھوں نے شادی کے تیسرے دن ہی مجھے پر ہاتھ اٹھایا تھا میں کیسے شادی کے چوتھے دن گھر واپس آجاتی، پہلی ہی میں بن ماں کی پلی ہوئی بیٹی تھی اگر ایسے واپس آجاتی تو انگلیاں آپ پر اٹھتیں۔“ امل نے احمد صاحب کو اپنی مجبوری بتائی۔ ”میرا بیچارہ بچہ مگر تم مجھے بتا سکتی تھی نا تو میں ہر چیز کو اچھے طریقے سے ہینڈل کرتا۔“ احمد صاحب نے امل کو بہتر رستہ بتایا۔ ”ڈیڈ میں نے اپنی طرف سے کوشش کی مگر میں بری طرح ناکام ہو گئی۔“ امل نے اپنے باپ کے سامنے اعتراف کیا۔ ”امل تم بے فکر رہو اب میں عافین اور عارف سے بات کروں گا۔“ اپنی پھول جیسی بیٹی کو ایسے مر جھایا ہوا دیکھ کر احمد صاحب نے تسلی دی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

[LRI] ✧ [PDI] ✧ [PDI] ✧ [PDI] ✧ [PDI] ✧ [PDI] ✧ [PDI] ✧ [PDI] ✧ [PDI] ✧ [PDI] ✧ [PDI]

# Posted On Kitab Nagri

[illegible]

## Posted On Kitab Nagri

چھوڑو۔“ عافین جس نے امل کے بال پکڑا ہوا تھا احمد صاحب نے اسے وارننگ دی۔ ”آپ کی بیٹی اب میری بیوی ہے۔“ عافین نے امل کے بالوں پر گرفت مزید سخت کرتے ہوئے باور کرایا۔ ”عافین تم امل کو چھوڑ رہے ہو یا پھر۔“ احمر نے عافین کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے دھمکی دی۔ ”ابے سالے اگر ایک قدم بھی بڑھایا نہ تو خدا کی قسم یہیں کھڑے کھڑے طلاق دے دوں گا۔“ عافین کی دھمکی نے احمر اور احمد صاحب کو روک دیا۔ ”دیکھو عافین میں تم سے بات کرنا چاہ رہا تھا۔“ احمد صاحب نے مصلحت کا راستہ اپنایا۔ ”بات تو ختم ہی سمجھیں، امل سے آپ نے کوئی رابطہ رکھا تو اسی پل آپ کی بیٹی کو طلاق دے دوں گا اور تم سالے صاحب آئیند مجھ سے زرا تمیز سے بات کرنا۔“ عافین نے دو ٹوک انداز میں بات کی اور پھر امل کو بالوں سے پکڑ کر لے جانے لگا۔ ”ڈیڈ ڈیڈ ڈیڈ پلینز مجھے نہیں جانا یہ مجھے ماریں گئے، ڈیڈ ڈیڈ ڈیڈ پلینز، آہہہہہہہہ۔“ امل کو اپنی موت سامنے نظر آ رہی تھی اس لئے احمد صاحب اور احمر سے التجائیں کرنے لگی۔ ”مجھے نا تم پر ہاتھ اٹھانے کے لئے یہاں سے لے کر جانے کی ضرورت نہیں ہے میں تمہیں تمہارے باپ اور بھائی کے سامنے بھی مار سکتا ہوں اور اگر تم میرے ساتھ نہیں گئی تو انھیں بھی یہیں مار سکتا ہوں۔“ امل کی بات پر عافین نے جان بوجھ کر امل کو احمد صاحب اور احمر کے سامنے دھمکایا تاکہ آئیند وہ کبھی ان کے بھروسے گھر سے نہ نکلے اور پھر اس کو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا وہاں سے کے گیا۔ ”احمر رک جاؤ۔“ احمر جو عافین کے پیچھے لپکا تھا احمد صاحب نے اسے روک دیا۔ ”پر ڈیڈ وہ آپ کی آنکھوں کے سامنے امل کو بالوں سے پکڑ کر لے کر گیا ہے۔“ احمر نے احمد صاحب کے سامنے احتجاج کیا۔ ”مجھ سے زندگی کا سب سے غلط فیصلہ ہوا ہے احمر، اب کچھ نہیں ہو سکتا۔“ احمد صاحب نے گویا اعتراف کیا۔



## Posted On Kitab Nagri

”ڈیڈ کیسے نہیں ہو سکتا“۔ احمر نے کندھے اُچکا کر سوال کیا۔ ”احمر ٹھنڈے دماغ سے سوچو پہلے تو عافین امل کو طلاق نہیں دے گا اگر اس نے اسے طلاق دے بھی دی تو بہت زیادہ رسوا کر کے دے گا وہ میڈیا میں ہمارے امل کی کردار کشی کرے گا میری بیٹی یہ سب نہیں سہہ پائے گی تو بہتر یہ ہی ہے کہ پہلے ہم عافین کو کمزور کریں پھر اس سے امل کو طلاق کروائیں گئے“۔ احمد صاحب نے احمر کو تفصیل سے سمجھایا۔ ”اوکے ڈیڈ امل اب مزید اس گھٹیا انسان کے ساتھ نہیں رہنی چاہیے“۔ احمر نے گویا ختمی فیصلہ سنایا۔ ”ہمممم تم فکر مت کرو اس عافین کو میں نے آسمان پر لے جا کر منہ کے بل گرا دیا ہے“۔ احمد صاحب نے کچھ سوچ کر احمر کو مطمئن کیا۔

[LRI] ♦ [PDI] ♦ [PDI] ♦ [PDI] ♦ [PDI] ♦ [PDI] ♦ [PDI] ♦ [PDI] ♦ [PDI] ♦ [PDI] ♦ [PDI] ♦ [PDI]



اسلام علیکم!

Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

# Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

# Fb/Page/Social Media Digest

# Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

[illegible]

## Posted On Kitab Nagri

تھوڑی سے پکڑ کر عافین نے سوال کیا جس ہر امل نے سر کو ہاں میں جنبش دی۔ ”منہ سے بولو“۔ عافین امل کے ارادے توڑنا چاہ رہا تھا جس کی وجہ سے اس نے اسے زبانی اقرار کا کہا۔ ”جی“۔ امل کے زبانی اقرار نے عافین کی انا کو تسکین پہنچادی۔ ”گڈ، ایسے ہی رہنا، اس حویلی سے باہر نکلنے کی کوشش کی ناتوکتوں کے آگئے ڈال دوں گا“۔ عافین نے امل کا گال تھپتھپاتے ہوئے ایک اور پابندی لگائی۔ ”اب یہ رونا بند کرو اور پہلے مجھ سے معافی مانگو اور پھر میرا سرد باؤ“۔ عافین نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے امل کو حکم جاری کیا۔

”سسوری“۔ امل نے عافین کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس کے سامنے کھڑی ہو کر نحیف سی آواز میں معذرت کی۔ ”کیا مجھے آواز نہیں آئی“۔ عافین نے کان کو قریب کرتے ہوئے انجان بنتے ہوئے کہا۔

”سسوری“۔ اب کی بار امل نے زرا اونچی آواز میں کہا مگر سسکیوں میں آواز نہیں نکلی۔ ”مجھے آواز نہیں آئی“۔ عافین نے امل کی معذرت سن کر بھی انجان بنا۔ ”سسوری“۔ امل کو اب اپنی بے بسی پر رونا آ رہا تھا مگر اس کا رونا بیکار تھا۔ ”مجھے آواز نہیں آئی“۔ عافین نے اب سگریٹ جلاتے ہوئے آنکھیں موندے کہا۔

”سسوری“۔ امل نے اب اپنی پوری طاقت لگا کر ہچکیوں کے درمیان کہا۔ ”بولتی جاؤ“۔ عافین نے امل کو نیا حکم جاری کیا۔ ”سسوری، سسوری، سسوری، سسوری، سسوری، سسوری“۔

”سسوری“۔ امل کو ہر سوری پر اپنے اندر کچھ ٹوٹا ہوا محسوس کر رہی تھی وہ کچھ اور نہیں اس کا اپنے باپ سے لیا ہوا اعتماد تھا، وہ اصول تھے جن میں وہ پلی تھی۔ ”آنسو صاف کرو“۔ عافین نے سگریٹ کو ایش ٹرے میں مسلتے ہوئے کہا۔ ”ادھر آؤ“۔ عافین نے سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے امل کو اپنے پاس بلایا۔ ”تم مجھے ایسی ڈری سہمی ہوئی بہت اچھی لگتی ہو، اب سے ایسی ہی رہنا“۔ امل مردہ قدم اٹھاتی ہوئی عافین کے پاس آئی تو عافین نے اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے جبروں کو اپنے ہاتھ میں پکڑتے ہوئے طنزیہ کہا۔ ”چلو بیڈ پر آؤ میرے سر میں

## Posted On Kitab Nagri

درد ہو رہا ہے آ کے میرا سرد باؤ۔“ عافین نے بیڈ کی طرف جاتے ہوئے حکمیہ کہا۔ ”تمہارے ہاتھوں میں جان نہیں ہے کیا زور لگاؤ۔“ امل مرتی نہ کرتی بیڈ پر لیٹے عافین کے سرہانے بیٹھ کر اس کا سردبانے لگی تو عافین نے اس کے مرے مرے ہاتھوں سے دبانے پر چوٹ کی تو امل ہاتھوں میں جان ڈالتے ہوئے عافین کا سردبانے لگی، تھوڑی ہی دیر بعد عافین سو گیا تو امل نے بیڈ سے ٹیک لگاتے ہوئے اپنے آنے والے دنوں کے بارے میں سوچنے لگی۔

[LRI] ♦ [PDI] ♦ [PDI] ♦ [PDI] ♦ [PDI] ♦ [PDI] ♦ [PDI] ♦ [PDI] ♦ [LRI]

تین سال بعد

”ناظرین آج ہمارے ساتھ ہمارے وفاقی وزیر مواصلات عافین آفندی السلام علیکم سرب سب سے پہلا [LRI] سوال وزارت کیسے لگ رہی ہے۔“ نیوز اینکر نے مسکراتے ہوئے اپنا پہلا سوال کیا۔ ”الحمد للہ بہت اچھی جارہی ہے۔“ اینکر کے سامنے بیٹھے عافین نے ہلے پھلکے انداز میں جواب دیا ”آپ کی وزارت کی بات ہو رہی ہے تو پھر آپ کی وزارت کی کارکردگی کی بھی بات کرتے ہیں کوئی بھی پروجیکٹ آپ کی وزارت مکمل نہیں کر سکی اس کی وجہ کیا ہے۔“ اینکر دوسرے سوال پر ہی عافین پر سوالوں کے جال ڈالنے لگی۔ گزرے تین سالوں میں امل اور عافین کا رشتہ ویسا ہی حاکم اور محکوم کا رہا اگر امل اس کی مرضی کے خلاف کام کرتی تو وہ عافین کی طرف سے سزا کی مستحق ٹھہرتی، عافین کے ساتھ ساتھ انیلہ بیگم کا رویہ بھی امل سے اکھڑا اکھڑا ہی رہتا تھا صرف شازیہ تھی جو امل

## Posted On Kitab Nagri

کی دل جوئی کے لئے اس کے ساتھ ہوتی تھی، امل پچھلے تین سالوں سے اپنے بھائی اور باپ سے دور تھی یہاں تک کہ پچھلے سال احمر کی شادی ہوئی جس کی دعوت دینے خود احمد صاحب آئے مگر عافین نے جانے سے انکار کر دیا تھا جس پر احمد صاحب مایوس ہو گئے ”ایسی کوئی بات نہیں ہے، اس سال ہمارے چار منصوبے مکمل ہو گئے ہیں اور یہ سب منصوبے ہم نے وقت سے پہلے مکمل کیے ہیں جو کہ بہت بڑی بات ہے اور میں سمجھتا ہوں یہ ہماری حکومت کی بہترین کارکردگی ہے۔“ عافین نے منجے ہوئے سیاست دان کی طرح اینکر کو بھرپور جھوٹ پر مبنی جواب دیا، ان تین سالوں میں عارف صاحب اور عافین نے دونوں ہاتھوں سے کرپشن کی ہے اور اب جب حکومت ختم ہونے کے قریب ہے تب عافین نے چند پروجیکٹ مکمل کیے تاکہ ان کا پرچار اگلے الیکشن میں کیا جائے۔ ”حکومت کی بات کریں تو اپوزیشن کا اس بات پر ایمان ہے کہ آپ اور احمد صاحب کی فیملی میں بہت زیادہ ٹینشن ہے ان باتوں میں کتنی صداقت ہے۔“ اینکر نے بات میں سے بات نکالتے ہوئے اپنا تیسرا سوال کیا ”یہ سب محض افواہیں ہیں ایسا کچھ بھی نہیں احمد صاحب میرے بڑے ہیں اور میں ان کی بہت عزت کرتا ہوں اور بھی مجھ سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔“ عافین نے اینکر کو لا جواب کرتے ہوئے کہا اور عین اسی وقت اس کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر گھوما جب اس نے احمد صاحب کو بے عزت کر کے اپنے گھر سے نکالا تھا ”پر احمر صاحب کی شادی میں شرکت نہ کرنا اسی ضمیرے میں آتا ہے۔“ اینکر نے بال کی کھال نکالنے کی کوشش کی ”شادی میں شرکت نہ کرنے کی بات ہے تو ان دنوں میری وائف کی طبیعت بہت خراب تھی جس وجہ سے ہم دونوں شرکت نہ کر سکے اور جہاں تک موم ڈیڈ کی بات ہے تو وہ اس وقت ملک میں موجود نہیں تھے ورنہ ہماری جگہ وہ جاتے۔“ عافین نے بات سنبھالی ”آپ کی وائف ان سالوں میں کہیں نظر نہیں آئیں ان کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس بند ہو گئے، وہ بالکل ہی منظر سے غائب ہو گئی ہیں۔“ اینکر پرسن نے امل کے بارے میں



# Posted On Kitab Nagri

حیرانگی سے سوالات کیے ”اُمّ کی اپنی چوائس ہے کہ وہ سیاست میں نہیں آنا چاہتی تو میں نے بھی ان پر کوئی زور زبردستی نہیں کی۔“ عافین نے بڑے تحمل سے اُمّ کے بارے میں جواب دیا ”ناظرین اب یہاں پر ہم لیتے ہیں چھوٹا سا بریک اس کے بعد مزید سوالات کریں گئے۔“ اینکر نے مسکراتے ہوئے اپنے پروگرام میں بریک لی اور پھر بریک بعد بھی چند ایک ادھر ادھر کے سوالوں کے بعد انٹرویو ختم ہو گیا، عافین انٹرویو ختم ہونے کے بعد ٹی وی چینل کے اسٹوڈیو سے باہر آ گیا تھا۔ عافین کا دل چاہ رہا تھا کہ آج وہ اُمّ کو دیکھے اس سے ملے بس پھر اپنے ذہن میں آنے والی سوچ پر لبیک کہتا وہ ڈرائیور کو حویلی جانے کا حکم صادر کرتا موبائل میں مصروف ہو گیا تھا۔ حویلی پہنچ کر وہ سیدھا اپنے کمرے میں گیا وہاں پر خالی کمرے نے اس کا منہ چڑایا اُمّ کو کمرے میں نہ پا کر عافین کچھ سوچ کر حویلی کے چھت کی طرف تیز تیز قدم بڑھانے لگا، عافین کے اندازے کے عین مطابق اُمّ بنیرے پر ٹانگیں لٹکائی سامنے ڈوبتے ہوئے سورج کو دیکھ رہی تھی، اُمّ کی واحد تفریح جس سے وہ پچھلے تین سالوں سے محظوظ ہو رہی تھی ”شازیہ تم آج اتنی جلدی آگئی۔“ اُمّ نے اپنے پیچھے قدموں کی چاپ پر اندازہ لگایا جو کے بکل غلط تھا ”تم جیسی بیوی اللہ کسی کو نہ دے جو اپنے شوہر کی خوشبو سے ناواقف ہو۔“ عافین اُمّ کے اندازے پر مصنوعی غصے میں بولا ”آہیہ پیہ پیہ یہاں وہ میں سمجھی شازیہ تھی وہ ہمیشہ میرے ساتھ یہاں بیٹھتی ہے تو اس لئے میں سمجھی کے وہ ہے۔“ اُمّ عافین کی بات پر ڈرتے ہوئے گویا ہوئی کہ کہیں اس بات پر بھی عافین غصہ میں نہ آجائے ”اس میں ڈرنے کی کیا بات ہے اچھا چکر چھوڑو چلو نیچے مجھے تم سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے۔“ عافین پہلے اُمّ کے ڈرنے پر حیران ہوا مگر پھر خود کو اس ڈر کی وجہ جان کر بات بدلتے ہوئے بولا ”تم یہ دکھی روح کب تک بنی رہو گئی بس بھی کر دو خدا کا واسطہ ہے مجھے نا تمہیں ایسے دیکھ کر عجیب سی الجھن ہوتی ہے۔“ اُمّ کے چہرے پر چھائی ادا اسی جو کہ وہ پچھلے تین سالوں سے دیکھ دیکھ کر تھک گیا تھا کمرے میں

## Posted On Kitab Nagri

آتے ہی اس پر چوٹ کی ”یہ اداسی میرا مقدر ہے اس میں میرا کوئی عمل دخل نہیں“۔ امل نے آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلتے ہوئے جواب دیا ”قسم سے تم جیسی بیویاں ہوتی ہیں جن کے شوہر باہر منہ ماری کرتے ہیں“۔ عافین واقعتاً امل کی اداسی سے تنگ ہو چکا تھا ”اور آپ جیسے شوہر ہوتے ہیں جو اسی موقع کی تلاش میں ہوتے ہیں“۔ امل بیڈ کی شیٹ صحیح کرتی طنزیہ انداز میں بولی ”تم ناپیار سے بات کرنے کے قابل ہی نہیں ہو تو پھر ٹھیک ہے ایسا ہے تو ایسا ہی صحیح“۔ عافین امل کے طنز پر غصے میں آ گیا تھا اور پھر ایک جست میں اٹھتا بیڈ کی طرف آیا اور اسے بیڈ پر دھکا دے کر اسے اپنے قابو میں کر گیا۔

[LRI] ♦ [PDI] ♦ [PDI] ♦ [PDI] ♦ ♦ ♦ [PDI] ♦ [PDI] ♦ [PDI] ♦ [LRI] ♦ [PDI] ♦ [PDI]

”ڈیڈ آپ اس عافین کا کچھ کرتے کیوں نہیں ہیں“۔ احمر احمد صاحب کے آفس میں بغیر دستک دیئے داخل ہوا ”کیوں اب اس نے کیا کر دیا تمہارے ساتھ“۔ احمد صاحب کسی اہم فائل کو دیکھتے ہوئے مصروف انداز میں بولے کیوں کے پچھلے تین سالوں سے احمر کر بار ایسے ہی روتے ہوئے احمد صاحب کے پاس عافین کی شکایتیں لے کر آتا تھا آج عافین نے اس پریس کانفرنس میں یہ بولا ہے، آج عافین نے میرے پروجیکٹ کے کسی کام میں روڑے اٹکائیں ہیں ”ڈیڈ یہ عافین کچھ زیادہ ہی ہواؤں میں اوڑھنے لگا ہے، کابینہ میٹنگ میں میرے پروجیکٹ میں جان بوجھ کر غلطیاں نکال رہا تھا ڈیڈ اگر امل اس کے ساتھ رہتی ہے تو رہے مگر اس بندے کو تو ہمارے راستے سے ہٹائیں“۔ احمر غصے میں بولے ہی جا رہا تھا اور احمد صاحب اسے دیکھتے ہی جا رہے تھے واقع احمر میں شادی کی

## Posted On Kitab Nagri

بعد بہت تبدیلیاں آگئی تھیں کچھ سال پہلے وہ کہتا تھا ڈیڈ امل کو اس بندے کے ساتھ نہ رہنے دیں اب کہتا ہے امل اس بندے کے ساتھ رہتی ہے تو رہے پر صرف اس بندے کو راستے سے ہٹائیں ”احمر تم صبر کرو میں عافین کو بہت جلد ایک بہت بڑا جھٹکا لگنے والا ہے اس کے بعد امل ہمارے پاس آجائے گی اور عافین سیدھا جیل میں۔“ احمد صاحب نے احمر کے آگئے وہ فائل پھینکی جس کو وہ کچھ دیر پہلے پڑھ رہے تھے ”ڈیڈ اس فائل میں تو عافین اور عارف صاحب کی ساری غیر قانونی پیسے کی تفصیل ہے کہ کس اکاؤنٹ میں کتنا کالا دھن ادھر سے ادھر ہوا ہے اس پر تو سیدھا سیدھا کرپشن بم کے چار جز لگتے ہیں۔“ احمر پہلے جو غصے میں پاگل ہو رہا تھا اب اس کی آنکھوں میں عافین کی ہار کی چمک تھی ”میں اس کو کسی نیوز چینل کے سینئر صحافی کو دو اور پھر تماشہ دیکھو اور ہاں عافین کے جیل جانے کے بعد امل کو گھر لے آنا۔“ احمد صاحب نے احمر کو ہدایات دیں ”او کے ڈیڈ۔“ احمر چہکتا ہوا ہامی بھر کے ان کے آفس سے باہر چلا گیا اسے تو [LRI] بھی اس بات کی خوشی تھی کہ عافین برباد ہونے والا ہے ”ہیلو عافین تم آج رات دس بجے سے پہلے پہلے میرے پاس برطانیہ آ جاؤ۔“ عافین اپنے آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا جب اسے عارف صاحب کی کال آئی اور کال اٹھاتے ہی وہ اسے ہدایت دینے لگے ”ڈیڈ پر کیوں۔“ عافین نے حیرانگی سے سوال کیا ”وہ اس لئے کے احمد کے ہاتھ ہمارے اکاؤنٹس کی ڈیٹیل لگ گئی ہے اور میرے ذرائع کے مطابق اس نے وہ فائل میڈیا تک بھی پہنچا دی ہے اور رات دس بجے کے شو میں ایک صحافی اس فائل کو پبلک کر دے گا۔“ عارف صاحب نے عافین کو ساری تفصیل بتائی ”او کے ڈیڈ میں ابھی برطانیہ کے لئے نکلتا ہوں۔“ عافین عارف صاحب کو آنے کا بول کر فون کال کاٹ گیا تھا ”میری برطانیہ کی فلائٹ کنفرم کرو۔“ عافین نے عارف صاحب سے بات کرنے کے بعد اپنے پی اے کو بلایا اور پھر اسے حکم دیا جس پر اس نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر برطانیہ کی فلائٹ کاشیڈول دیکھنے لگا ”سراگلے دو دن کے لئے برطانیہ کی کوئی فلائٹ نہیں

## Posted On Kitab Nagri

جاتی۔۔۔ پی اے نے عافین کے سر پر بم پھوڑا۔۔۔۔۔ تم ایسا کرو دبئی یا پھر قطر کی فلائٹ دیکھو جو چار گھنٹے بعد کی ہو۔۔۔ عافین نے کچھ سوچتے ہوئے اسے اگلا حکم دیا۔۔۔ سردبئی کی فلائٹ ہے جو پانچ گھنٹوں کے بعد جائے گی۔۔۔ پی اے نے شیڈول دیکھ کر آگاہ کیا۔۔۔ ڈن اس پر میری سیٹ کنفرم کرو۔۔۔ عافین پی اے کو بول کر جلدی سے باہر کی طرف بھاگا۔۔۔ اگر تم مجھے ایک گھنٹے کے اندر حویلی پہنچا سکتے ہو تو ڈرائیونگ کرو ورنہ چابی مجھے دے دو۔۔۔ عافین نے آفس سے باہر آ کر ڈرائیور کو چیلنج دیا تو وہ شرافت کے چابی عافین کی طرف بڑھا گیا تھا کیوں کہ تین گھنٹے کا سفر وہ ایک گھنٹے میں کیسے طے کرتا، عافین ڈرائیور سے چابی لیتا اپنے گاڑی کے ہمراہ حویلی کی طرف نکل پڑا، حویلی پہنچنے کے بعد وہ سیدھا مل کے کمرے میں گیا، امل کھانا کھا رہی تھی جب عافین ایک دم اس کے سر پر آن پہنچا۔۔۔ چلو ہمیں یہاں سے چلنا ہے۔۔۔ عافین نے امل کے سر پر پہنچ کر حکم دیا جس سے امل کے منہ میں جاتا لقمہ اس کے منہ کے باہر ہی رہ گیا پچھلے تین سالوں سے اسے حویلی میں قید کیے رکھا اب کیا ہو گیا۔۔۔ کیوں۔۔۔ امل نے عافین سے حیرانگی سے سوال کیا۔۔۔ وجہ جانی ضروری نہیں ہے میں کہہ رہا ہوں نہ کہ چلو۔۔۔ عافین اب ساتھ ساتھ حویلی میں پڑے سارے کاغذات بیگ میں ڈال شروع ہو گیا تھا اسی عمل میں مصروف ہو کر بولا۔۔۔ میں نہیں جاؤں گی، مگر بھی نہیں جاؤں گی۔۔۔ امل نے گویا اپنا فیصلہ سنایا۔۔۔ دیکھو امل اس وقت بہس کا نہیں ہے۔۔۔ عافین نے مصلحت سے کام لیا۔۔۔ میں نہیں جاؤں گی۔۔۔ امل نے ایک بار پھر عافین کو باور کروایا۔۔۔ پچھتاؤ گئی اپنے اس فیصلے پر۔۔۔ عافین نے بیگ کی زپ بند کرتے ہوئے کہا۔۔۔ منظور ہے۔۔۔ امل سرد لہجے میں بولی۔۔۔ ٹھیک ہے، اپنا بہت سارا خیال رکھنا اور رررررررررر میں تمہیں بہت مس کروں گا پتہ نہیں اب کب ملاقات ہو پائے مگر میں تمہیں بہت یاد کروں گا مجھے پتہ ہے تم مجھ سے نفرت کرتی ہو اور اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں میری ہی کچھ خامیاں ہیں جس کی وجہ سے تم مجھ سے نفرت کرتی ہو اس کے لئے سوری آئی نو میں نے



# Posted On Kitab Nagri

اتنا برا کیا ہے تمہارے ساتھ کے تم مجھ سے معاف نہیں کرو گئی پر پھر بھی مجھے جب بھی موقع ملا میں تم سے معافی مانگوں گا۔“ عافین جانے سے پہلے اپنے دل کی تمام باتیں امل سے کر گیا اور امل ہونکوں کی طرح اسے بولتا ہوا سنتی رہی، امل کا دل کیا کہ وہ عافین گلے لگائے، روکے، اسے آواز دے کر روک لے، اپنے ساتھ کی زیادتیوں کا بدلہ لے مگر وہ اپنے دل پر نفرت کا پتھر رکھ کر عافین سے منہ موڑ گئی، جبکہ عافین کرب سے آنکھیں بند کرتا اپنے آنسوؤں پینے لگا تھا، آج پہلی بار امل سے دوری کا احساس ہونے والا تھا یہ احساس کرنا جان لیوا تھا کوئی عافین سے پوچھے عافین ایک آخری بار امل کو گلے لگا کر اسے کے ماتھے پر اپنا حدت بھرالمس چھوڑ کر کمرے سے نکل گیا اس کے کمرے سے جاتے ہی امل زمین پر ڈھے گئی تھی، اس نے تو عافین کو بد دعا بھی نہیں دی تھی، وہ قید میں بھی خوش تھی مگر پھر کیوں وہ اسے چھوڑ کر جا رہا تھا اتنا کچھ سہنے کے بعد بھی کیا اس کا گھر ٹوٹنے والا تھا، اتنا غم برداشت کرنے کے بعد بھی وہ رشتہ نہ نبھایا پائی یہ سوچتے ہی وہ کب وہیں زمین پر روتے روتے سو گئی اسے پتہ بھی نہیں چلا۔

LRI ✧ PDI ✧ PDI ✧ PDI ✧ PDI ✧ PDI ✧ PDI ✧ PDI ✧ PDI ✧ LRI ✧ PDI ✧ PDI

www.kitabnagri.com

حالیہ دنوں میں پورے ملک کے پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا پر صرف اور صرف عافین اور عارف صاحب کی کرپشن کے قصے زیرِ بہس تھے، ہر زبان پر ان ہی کا نام تھا، پلان کے عین مطابق احمد صاحب نے انکوائری کمیشن بنادیا اور پھر اسی دن دونوں باپ بیٹے کی پارٹی رکنیت معطل کر دی جبکہ ملک کی اپوزیشن جان لگا کر اس مدعے کو اچھال رہی تھی، نیب، ایف آئی اے، ایف بی آر، انکم ٹیکس سب کے سب ادارے تحقیقات میں



## Posted On Kitab Nagri

جھٹ گئی تھی جس کے سلسلے میں حویلی اور لاہور والے گھر پر ریٹ ڈالی گئی۔ احمد صاحب ریٹ پڑنے کے ایک دن پہلے ہی حویلی سے اپنے ساتھ لے گئے، امل نے شازیہ اور اماں کو گاؤں میں رشتے دار کے ہاں رہنے کا کہہ کر احمد صاحب کے ساتھ ان کے گھر آگئی۔ احمر نے بہن کا استقبال کھولے دل سے کیا مگر اس کی بیوی نوشین نے پہلے دن سے ہی تیوری چڑھائی رکھی، جس کو امل کے ساتھ ساتھ سب نے بھی اگنور کیا۔ امل تو اپنے کمرے تک ہی محدود رہنے لگی تھی، اسی دوران امل کی طبیعت خراب ہوئی تو اسے ڈاکٹر نے بتایا کہ وہ ماں بننے والی ہے اتنی بڑی خبر بھی امل کو خوشی دے نہ سکی اور اس نے مزید اپنے آپ اپنی ذات تک محدود ہی رکھ دیا، اس پورے عرصے میں اس کی عافین سے کوئی بات نہ ہوئی اور نہ ہی اس نے کوشش کی ”میم آپ سے کچھ آفیسر ز ملنے کے لئے آئیں ہیں۔“ ملازمہ نے اندھیرے کمرے میں اپنے اندازے کے مطابق بیڈ کی طرف دیکھتے ہوئے ادب سے کہا ”ٹھیک ہے میں آتی ہوں۔“ امل نے آنکھوں کے اوپر سے بازوؤں کو ہٹاتے ہوئے جواب دیا اور پھر اپنی چادر بیڈ سے اٹھا کر اپنے ابھرے ہوئے وجود کے گرد لپیٹ کر کمرے سے نکل کر لاؤنچ کی طرف آئی ”السلام علیکم مسز عافین۔“ آفیسر ز نے کھڑے ہو کر امل کو سلام کیا جس کا جواب اس نے سر کو ہلاتے ہوئے دیا ”مسز عافین جیسا کہ آپ کو معلوم ہو گا کہ ہم نے مسٹر عارف آفندی اور عافین آفندی کی ساری املاک کو ضبط کر دیا ہے تو یہ کچھ غیر ضروری سامان آپ لوگوں کا وہاں پر رہ گیا تھا اب یہاں آپ کے علاوہ کوئی ایسا نہیں ہے جس کے ہینڈ آور ہم یہ سب کر سکیں تو اس لئے یہ سب سامان کو ہم دے رہے ہیں۔“ آفیسر نے تفصیلاً اپنے یہاں آنے کی وجہ بتائی، آفیسر کے بولنے پر امل نے اپنی دائیں جانب پڑے کارٹن بیگز کی طرف دیکھا ”ٹھیک ہے، بس یہ ہی کہنا تھا یا پھر کچھ اور بھی کہنا تھا۔“ امل نے تسلی بخش انداز میں آفیسر سے استفسار کیا ”نو میم بس یہ ہی بات کرنی تھی اب ہم چلتے ہیں۔“ آفیسر ز اپنی بات کہہ کر وہاں سے چلے گئے ان کے جانے کے بعد امل نے ملازمہ کو بلایا اور پھر اسے یہ

## Posted On Kitab Nagri

سب کارٹن کمرے میں رکھنے کا حکم دیا ”یہ سب کیا ہے امل“۔ امل نے ابھی دو کارٹن ہی ملازموں سے اٹھوائے تھے جب احمر کی وائف نوشین کمرے سے نکلتے ہوئے سوال کیا ”وہ بھابھی یہ حویلی کی کچھ چیزیں تھیں اس لئے میں نے انھیں اپنے کمرے میں رکھنے کا کہا ہے“۔ امل نے بلاوجہ کہ وضاحت دی ”دیکھو امل میں سیدھی سیدھی بات کرنے پر یقین رکھتی ہوں تم نا یہ سب کچھ گودام میں رکھو الودیکھو تو صحیح اس پر کتنی ڈسٹ ہے اور دوسرا تم جب تک اپنے کمرے تک محدود تھی تب تک بہت اچھا تھا سو پلیز اپنے کمرے تک ہی محدود رہو اگر تم یہاں رہنا چاہتی ہو تو آئندہ اس بات کا خیال رکھنا کہ میرے گھر میں کسی بھی قسم کا یہ کبھار خانہ نہ آئے“۔ نوشین نخوت سے بولتی کچن میں چلی گئی جبکہ امل کی زبان تو تالو سے لگ گئی اپنے باپ کے گھر کی اتنی بے عزتی کا احساس اس کی آنکھوں میں نمی لے آیا تھا، اسے اپنے باپ کے گھر کسی دوسرے کی اجازت سے چلنا ہو گا یہ بات اسے ابھی باور ہوئی تھی۔ ملازموں نے وہ کارٹن امل کے روم میں رکھ دیئے تھے امل جو کہ انھیں کھولنے کا ارادہ رکھتی تھی نوشین کی باتیں سن کر اپنا ارادہ ترک کرتی بیڈ پر لیٹتے ہی رونے لگ گئی، ایک تو اس کی حالت ایسی نازک اور پھر دوسرا ایسی حالت کسی اپنے کا ساتھ امل کو جذباتی طور پر بہت کمزور کر گیا تھا، وہ بات بات پر رو پڑتی تھی۔

www.kitabnagri.com

ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک۔

”کون ہے“۔ امل کا رونائب ختم ہوا جب ملازمہ نے دروازے پر دستک دی امل نے روندی ہوئی آواز میں پوچھا ”میم آپ سے کوئی ملنے آیا ہے“۔ دروازے کی دوسری طرف سے ملازمہ کا جواب آیا ”جو کوئی بھی ہے اسے بولو میں نے نہیں ملنا“۔ امل ایسی حالت میں کسی سے بھی نہیں ملنا چاہ رہی تھی اس لئے صاف انکار کر گئی ”او کے میم“۔ ملازمہ دروازے سے ہی ادب سے بول کر واپس چلی گئی ”میم باہر آپ کی ملازمہ آئی ہے وہ

## Posted On Kitab Nagri

کہہ رہی ہے آپ سے مل کر ہی جائے گی۔“ امل کی ملازمہ پھر تھوڑی دیر کے بعد واپس آگئی مگر اب کی بار امل آپ کی ملازمہ کے لفظ پر بیڈ سے جلتی سے اتر گئی اس کا سیدھا سیدھا مطلب تھا کہ شازیہ یا پھر اماں آئی ہوئی ہوں گئیں ”شازیہ تم یہاں۔“ امل اچھی کمرے سے باہر ہی آئی تھی کے سامنے آدھا راستے میں ہی شازیہ کو کھڑا دیکھ کر حیرانگی سے بولی۔ ”آپ ان باتوں کو چھوڑیں، میں تو یہاں پانچ سے چھ بار آچکی ہوں پر کبھی کسی نے اندر نہیں آنے دیا آج شاید گھر ہر کوئی نہیں تو اندر آگئی خیر آپ یہ چھوڑیں یہ پکڑیں یہ عافین صاحب کا نمبر ہے انھوں نے مجھے کسی کے ہاتھوں مجھے بھیجا تھا اور کہا تھا کہ میں آپ کو دوں مگر یہاں کوئی آنے ہی نہیں دے رہا تھا۔“ شازیہ ایک ہی سانس میں امل کے اوپر حیرتوں کے پہاڑ توڑ گئی کی اسے ان سب باتوں سے انجان کیوں رکھا گیا، شازیہ پانچ سے چھ بار آئی اور کسی نے اسے بتایا بھی نہیں ”شازیہ شکریہ تم آج رات یہیں رہنا۔“ امل نے اس کے ہاتھ سے پرچی لی اور پھر اس کا شکریہ ادا کیا ”اے یو، تم اندر کیسے آئی نکلو یہاں سے، گارڈز گارڈز۔“ امل مزید شازیہ کے ساتھ کچھ بات کرتی وہاں نو شین کہیں سے ٹپک پڑی اور پھر چیخنے لگی ”بھابھی یہ آپ کیا کر رہی ہیں، یہ میری بہنوں جیسی ہے۔“ امل نے نو شین کو گارڈز بلانے پر شازیہ کی اہمیت باور کروائی ”امل جسٹ شٹ اپ یہ میرا گھر ہے یہاں میں اس جیسی جاہل گوار لڑکیوں کو برداشت نہیں کروں گئی۔“ نو شین امل کو غصے میں بولا ”بھابھی اگر یہ گھر آپ کا ہے تو میرا بھی ہے انفیٹ یہ میرے باپ کا گھر ہے۔“ امل سے بھی اب مزید برداشت نہیں ہو رہا تھا اس لئے نو شین کے برابر چیخی ”نہہہہہ امل تمہیں شاید پتہ نہیں کہ شادی کے بعد لڑکی کا اصل گھر اس کے شوہر کا گھر ہوتا ہے اوہ میں تو بھول ہی گئی کہ تمہارا شوہر تو تمہیں یہاں چھوڑ کر بھاگ گیا اس نے بھی تم سے اپنی جان ہی چھڑوائی ہے پر خیر تم یہاں مہمان بن کر آئی ہو تو مہمان ہی بن کر رہو مگر مت بننا اور تم اگر یہاں سے ایک منٹ میں گئی نہیں تو گارڈز سے کہہ کر دھکے دے کر نکالی جاؤ گی۔“ نو شین امل کو ذلیل کرتی شازیہ کو

# Posted On Kitab Nagri

بھی جانے کا بولا تو وہ بھی سر جھکائے وہاں سے چلی گئی امل کی تو ملازموں سے نظر تک ملانے کی وقعت نہیں رہی تھی وہ روتی ہوئی سیدھا اپنے کمرے میں چلی گئی اور دل میں تہیہ کر لیا کہ وہ رات کو احمد صاحب کو سب کچھ بتا دے گی۔



”اُمّ میری جان آپ رونابند کرو میں احمد سے بات کروں گانوشین آپ سے ایسے بات نہیں کر سکتی۔“ احمد صاحب نے اُمّ کی بات سن کر اسے تسلی دی، اُمّ اس وقت احمد صاحب کے روم میں تھی اس نے احمد صاحب جو اپنے ساتھ نوشین کے کیے گئے سلوک کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا ”احمر گھر آئے تو اسے میرے کمرے میں بھیجنا۔“ اُمّ کو تسلی دے کر احمد صاحب نے ملازم کو ہدایت دی اور اس ملازم نے اپنے مالک کی ہدایت پر عمل کیا اور جب احمر گھر آیا تو اسے سیدھا احمد صاحب کے کمرے میں لے آیا ”دیکھو احمر تم نا اپنی بیوی کو یہ بات سمجھا دو کہ اُمّ میری بیٹی ہے اور اس کا اس گھر پر اتنا ہی حق ہے جتنا کہ اس کا آج کے بعد میری بیٹی سے تمیز سے بات کرے۔“ احمد صاحب نے پہلے احمد کے گوش گزار ساری بات کی اور پھر اسے صاف صاف الفاظ میں ہدایت دی ”اوہ تو یہاں میری شکایتیں لگائی جا رہی ہیں اگر آپ باپ بیٹی کو مجھ سے کوئی مسئلہ ہے تو مجھ سے ڈائریکٹ بات کریں یوں میرے شوہر کے کان بھرنے کی ضرورت نہیں ہے۔“ پتہ نہیں کہاں سے نوشین دھن دانٹی کمرے میں داخل ہوئی اور پھر بد تمیزی سے احمد صاحب کے ساتھ بات کرنے لگی ”بہو تمیز سے بات



## Posted On Kitab Nagri

کرو ہمارے ہاں ایسے بہو بیٹیوں کی آوازیں اونچی نہیں ہوتیں۔“ احمد صاحب نو شین کی اونچی آواز پر چوٹ کرتے ہوئے بولے ”واہ بہو اونچی آواز میں بات نہیں کر سکتیں مگر بیٹی اپنا شوہر، اپنا گھر چھوڑ کر باپ کے گھر میں راج ضرور کر سکتی ہے۔“ نو شین احمد صاحب کو نخوت سے جواب دیتی ہوئی بولی، نو شین کو ملازمہ نے بتایا تھا کہ احمر کو احمد صاحب نے اپنے کمرے میں بلایا ہے تو اگلی کہانی وہ خود ہی سمجھ گئی اسے کسی بھی حال میں گھر سے باہر نکلوانا چاہ رہی تھی اس کے لئے اس آج راج کے تماشہ کرنا تھا ”احمر تم اتنے بے غیرت ہو گئے ہو کہ باپ اور بہن کی کے ساتھ بد سلوکی اتنے آرام سے دیکھ رہے ہو۔“ احمد صاحب نے احمر کو چپ دیکھ کر اسے غیرت دلانی چاہی جبکہ امل کو لگ رہا تھا کہ اس نے غلط کیا کہ اس نے گھر کے مردوں کو بیچ میں گسیٹ لیا ”احمر کیوں کچھ بولے آپ کو میرے ساتھ مسئلہ ہے تو مجھ سے بات کریں اور ویسے بھی فیصلہ تو میں نے کر دیا ہے کہ یہاں یہ رہے گئی یا پھر میں رہوں گئی۔“ نو شین اپنا آخری حربہ کھیل گئی تھی اسے اس بات کا پتہ تھا کہ اسے احمر گھر سے جانے نہیں دے گا اور احمد صاحب کو اپنے بیٹے کے آگے کھانا پڑے گا ”ڈیڈ مجھے نو شین کی کوئی بات بری نہیں لگ رہی صحیح تو کہہ رہی ہے آپ اس کے بھگوڑے شوہر کو بولیں وہ اسے یہاں سے لے کر جائے ہم کیوں اس کی ذمہ داری اپنے سر لیں۔“ احمر آخر کار بول ہی پڑا مگر اس کے بغیر کسی تاثر کے بولے گئے الفاظ احمد صاحب اور امل پر بجلی کی صورت گرے وہ بھائی کو شادی سے پہلے امل کو کے کر اتنا جذباتی ہو رہا تھا وہ آج اس کی ذمہ داری لینے کو بھی تیار نہیں تھا امل تو احمر کا فیصلہ سن کر روتی ہوئی اپنے کمرے چلی گئی احمد صاحب کا سکتہ ابھی تک نہیں ٹوٹا تھا جبکہ نو شین کے ہونٹ مکارانہ مسکراہٹ چکی وجہ سے پھیلے جیسا وہ چاہ رہی تھی ویسا ہی ہوا ”ہیلو امل تم ہی ہونا، افففففففففف شکر ہے تم نے مجھ سے رابطہ کیا ورنہ میں نے تو تمہاری یاد میں ہی مر جانا تھا اس جلا وطنی سے زیادہ تم سے دوری مجھے کھا رہی تھی، امل تم مجھے سن رہی ہونا میں عافین ہوں۔“ امل فون کان سے لگائے خاموشی سے



# Posted On Kitab Nagri

عافین کے جذباتی جملے سن رہی تھی اس کے ایک ایک لفظ سے محبت چھلک رہی تھی، امل کمرے میں آکر بہت روئی پھر کچھ سوچ کر اس نے عافین کو کال ملائی مگر جھوٹی انانے گوارہ نہیں کیا کہ بات میں پہل وہ کرتی اس لئے خاموش آنسو بہاتے ہوئے اسے سنتی رہی ”اے امل تم رو کیوں رہی ہو، میرے لئے تو نہیں رو رہی ہو گئی ضرور کسی نے کچھ کہا ہو گا۔“ عافین امل کی سانسوں میں گھلی نئی کو بھی جان گیا تھا اسے اس کے رونے کی وجہ معلوم نہیں تھی مگر یہ باخوبی پتہ تھا وہ اس کے لئے نہیں رو رہی ہو گئی روتی بھی کیوں اس نے کونسا اس کے ساتھ

[illegible]

نہیں رہنا۔“ امل ہچکیوں کے ساتھ روتی ہوئی بامشکل اپنی بات کو مکمل کر سکی مگر وہ امل کو یہاں اپنے پاس نہیں بلا سکتا تھا۔ “امل رونا بند کرو اور کل شازیا تمہیں لینے کو آئیں گئیں ان کے ساتھ چکی جانا اور ایک اور بات تمہارا شوہر اتنا بے غیرت نہیں کہ اپنی بیوی کو کسی کے در پر چھوڑے بس میرا تم سے رابطہ نہیں ہو پارہا تھا ورنہ میں تو کب کا تمہیں ایک محفوظ مقام پر پہنچا چکا ہوتا۔“ عافین تحمل سے امل کو حوصلہ دیتے ہوئے بولا، عافین امل کے رونی وجہ نہیں جانتا تھا مگر اتنا ضرور جانتا تھا کہ امل اپنے باپ کے گھر میں خوش نہیں تھی ”ٹھیک ہے۔“

امل نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے ہامی بھری ”بس اب اور نہیں رونا ورنہ تمہاری طبیعت

خراب ہو جائے گی۔“ عافین نے اہل کو چپ کر دیا ایک لمحے میں اہل کو لگا کہ اسے بچے کے بارے میں بتا دینا چاہیے مگر پھر خاموش ہو گئی۔ اور عافین پاگلوں کی طرح اس سے ادھر ادھر کی باتیں کرتا تھا پورے تین گھنٹے کے

## Posted On Kitab Nagri

بعد ہی عافین نے بس کی اور پھر امل نے بھی کال کاٹ کر سکون کی نیند کی۔ عافین کے کہنے کے عین مطابق صبح شازیہ اسے لینے آگئی تو وہ احمد صاحب کے روکنے پر بھی شازیہ کے ساتھ چلی گئی، شازیہ امل کو ایک اپارٹمنٹ میں لائی شاید عافین کا اپنا ہی تھا، دو کمروں پر مشتمل اپارٹمنٹ میں شازیہ اماں اور امل سکھ کے ساتھ رہ رہی تھیں، ہر مہینے پتہ نہیں کہاں سے شازیہ کے پاس پیسے آجاتے تھے اور وہ ہر مہینے کا سودا وہی ڈالتی اور جیسے جیسے بچے کے پیدائش کے دن قریب آرہے تھے ویسے ویسے اماں اور شازیہ امل کا بہت خیال رکھتیں، بچے کی ہر قسم کی شاپنگ شازیہ نے خود کی، عافین امل کو ہر بار اپنا خیال رکھنے کا کہتا اسے پتہ نہیں تھا کہ کیسے عافین کو امل کی پریگننسی کا پتہ چل گیا تھا مگر اس نے کبھی کوئی گلہ نہیں کیا، عافین کی باتوں سے لگ رہا تھا کہ وہ تبدیل ہو گیا ہے مگر امل اپنے رشتے کے مستقبل کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنے لگی۔



”ڈیڈ میں نے آپ سے ایک بات کرنی ہے“۔ عافین نے کمرے میں جھانکتے ہوئے کہا جہاں پر عارف صاحب ٹی وی پر پاکستانی چینلز سرچ کر رہے تھے۔ ”ہاں آؤ بولو کیا بات کرنی ہے“۔ عارف صاحب نے عافین کو اندر

## Posted On Kitab Nagri

آنے کی اجازت دی اور پھر ٹی وی بند کر کے اسے بات بتانے کا کہا۔ ”ڈیڈ میں پاکستان جانا چاہ رہا ہوں۔“ عافین نے بغیر تمہید باندھے دو ٹوک بات کی، اب عافین سے امل کی دوری برداشت نہیں ہو رہی تھی اس تمام عرصے میں وہ امل کو بری طرح یاد کر رہا تھا اسے اپنے ساتھ رکھنا چاہتا تھا مگر امل کو ساتھ رکھنے کے لئے اسے امل کا دل اپنے آپ سے صاف کرنا تھا اور سونے پر سہاگا اسے جب سے امل کی پریگنسنسی کی اطلاع ملی تھی تب سے ہی وہ امل سے ملنے کے لئے بے تاب تھا۔ ”کس کی کے لئے اس لڑکی کے لئے جس کے باپ نے ہمیں برباد کیا۔“ عارف صاحب نے عافین کو طنزیہ انداز میں کہا۔ ”نہیں اپنی بیوی اور بچے کے لئے اور ویسے بھی ہم کب تک بزدلوں کی طرح یہاں رہیں گئے ایک نہ ایک دن ہمیں عدالتوں کا سامنا تو کرنا ہے۔“ عافین نے عارف صاحب کی بات پر تحمل سے سمجھایا۔ ”جہاں تک بات مقدمات کی ہے تو وہ چند دن بعد ختم ہو جائی گئے اور دوسری بات تم تو یہاں ہو پھر تمہارا بچہ کیسے ہوا۔“ عارف صاحب نے نارمل انداز میں عافین پر طنز کیا۔ ”ڈیڈ بس کریں بہت ہو گیا مجھے پاکستان جانا ہے تو جانا ہے میں نے اپنی پوری تیاری کر لی ہے میں ایئر پورٹ پر ہی گرفتاری دوں گا اور پھر پلی بار گین کر کے مقدمات ختم کر دوں گا۔“ عافین نے عارف صاحب کے زہر خندہ لہجے پر غصے اور ضد میں اپنا فیصلہ سنایا۔ ”تم میرے خلاف جاؤ گئے۔“ عارف صاحب نے بے یقینی کب عالم میں اپنے سامنے بولتے عافین سے کہا۔ ”جی۔“ عافین نے عارف صاحب کو یک لفظی جواب دیا۔ ”تم ایسا نہیں کر سکتے۔“ عارف صاحب تو عافین کے بدلتے رنگ دیکھ کر ہی حیران تھے اسی حیرانگی میں انھوں نے کہا۔ ”ڈیڈ بس کر دیں کب تک مجھے ایک کٹھ پتلی کی طرح رکھیں گئے آپ کے کہنے پر بچپن سے ابھی تک اپنا ایک ایک قدم اٹھاتا رہا، میں بھی زندہ انسان ہوں مجھے اپنا مہرہ نہ سمجھیں بیٹا سمجھیں بس کریں چھوڑ دیں یہ مطلب پرستی کو، کبھی تو اپنے مطلب سے باہر نکل کر سوچیں کبھی تو اپنی بیٹے کے جذبات کے بارے میں سوچیں میں اگر امل کے پاس ناگیا تو مر جاؤں گا یا پھر پاگل

## Posted On Kitab Nagri

ہو جاؤں گا پھر آپ کا سائیکٹر میں مجھے چاہ کر صحیح نہیں کر پائے گا آخری صلاح ہے دولت کو خدا نہ مانیں۔“ عافین بولا تو بولتا ہی چلا گیا ستائیس سال کی بھڑاس آج نکلی تھی جبکہ عارف صاحب دھنک رہ کر عافین کو دیکھ رہے تھے انھوں نے واقع دولت اور رتبے کی خاطر اپنوں کو دافپر لگایا تھا۔ عافین کے واپس آنے پر پاکستان کی سیاست میں ایک ہل چل مچ چکی تھی، عافین کو ایئر پورٹ پر ہی گرفتار کر لیا تھا جس کے بعد اسے نوے دن نیب کی حراست میں رکھا گیا۔ نیب کی حراست میں رہتے ہوئے عافین امل سے نہیں مل سکتا تھا اس کا کافی دل تھا کہ وہ امل کو ایک بار دیکھے، اس کی آواز سنے، اسے چھو کر محسوس کرے مگر یہ سب نہیں ہو سکتا تھا اور نہ ہی ہوا، عافین نے کورٹ میں سارا الزامات کو [LRI] قبول کر لیا اور پھر عدالت نے اسے سات سال کی قید اور 20 ہزار جرمانہ اور پانچ سال کے لئے کسی بھی سرکاری عہدے کے لئے نااہل کر دیا تھا۔ عافین کو عارف صاحب قید میں نہیں دیکھ سکتے تھے جو بھی تھا عافین ان کی اکلوتی اولاد تھا، جس کی وجہ سے عارف صاحب اور انیلہ بیگم کو واپس پاکستان آنا پڑا اور پھر عارف صاحب نے پلی بار گین (کوئی بھی مجرم لوٹا ہوا پیسہ واپس کر کے عدالت سے سزا معاف کروا سکتا ہے) کرتے ہوئے عافین کی سزا کو ختم کر دیا، دوسری طرف امل کے ہاں جوڑواں بچوں نے جنم لیا، امل اس [LRI] سارے عرصے میں عافین سے ملنے نہیں گئی شروع میں تو اسے عافین پر غصہ تھا مگر بعد میں عافین نے ہی سب کو منع کر دیا کہ اس حالت میں وہ امل کو لے کر جیل میں نہ آئیں دونوں کو ایک دوسرے سے نہ ملے ہوئے پورے سات ماہ ہو گئے تھے جبکہ اپنی بھابھی کے رویہ نے اسے ایک بات تواز بر کروادی تھی کہ وہ اپنے باپ کے گھر مہمان بن کر تو جاسکتی ہے مگر مستقل طور پر اسے اس کی بھابھی قبول نہ کرے اور اب تو بچوں کا بھی ساتھ تھا عافین سے طلاق لینے سے پہلے امل کو ان کے بارے میں بھی سوچنا تھا، کیا اس کے بچوں کو اس کے باپ کے بغیر وہ سب راحتیں ملیں گئیں جو اس کے باپ کے ہوتے ہوئے ملیں گئیں، باپ چاہیے سنگل دل، ظالم کیوں ہی نہ ہو



## Posted On Kitab Nagri

اس میں کوئی شک نہیں سائباں ہوتا ہے وہ کچھ بھی کر کے اپنے بچوں کو تپتی دھوپ میں اس کی شدت سے بچا کر رکھتا ہے امل چاہے کچھ بھی کر لے وہ کبھی بھی بچوں کا باپ نہیں بن پائے گئی پھر امل نے اپنے دل پر پتھر رکھ کر ہی حالات سے سمجھوتا کرنے کا فیصلہ کیا۔ عافین کے کہنے پر شازیہ اور اماں گاؤں سے امل کے پاس آگئیں تھیں اس دوران امل کے پاس احمد اور احمر بھی کافی بار آئے تھے اور ہر بار اسے ایک اپنے ساتھ جانے کا بولا مگر ہر بار امل نے انکار کر دیا تھا۔ پلی بارگین کے بعد آج عافین کی رہائی ہونی تھی جبکہ امل پانچ دن پہلے ہی ہسپتال سے گھر آئی تھی کیوں کہ دونوں بچے آپریشن کے بعد اس دنیا میں آئے تھے جس کی وجہ سے اسے ڈاکٹر نے امل کو بیڈ ریسٹ کا بولا تھا اس کی وجہ سے عافین کو لینے کے لیے امل ساتھ نہیں گئی تھی۔ عارف صاحب پاکستان آنے کے بعد کچھ دن نجی ہوٹل میں رہے مگر پھر عافین کے کہنے پر وہ اور انیلہ بیگم امل والے اپارٹمنٹ میں آچکے تھے انیلہ بیگم کا رویہ امل کے ساتھ ویسا ہی رہا جیسے پہلے تھا مگر امل کی حالت کے پیش نظر وہ کچھ کم کڑوا بولتی تھی۔ ”میرا بچہ، میرا لال، میرا ڈلا بیٹا آنکھیں تمہارے انتظار میں پتھر کی ہو گئیں تھیں ایک منٹ میں صدقہ اتار دوں۔“ انیلہ بیگم دروازے پر ہی عافین پر صدقے واری ہوئی اور پھر صدقہ اتار کر شازیہ کو تھما دیا۔ ”موم میں ٹھیک ہوں بس قانونی کام ہیں ان میں دیر تو لگتی ہے۔“ عافین انیلہ بیگم کے گلے لگ کر بولا۔ ”ارے شازیہ امل کو بولوں ناکہ شوہر اتنے دنوں کے بعد آیا ہے اس کے لیے کچھ نہیں تو دروازے تک ہی آجائے۔“ انیلہ بیگم نے شازیہ کو حکم دیا۔

”وہ امل بی بی سور ہی تھی۔“ شازیہ نے انیلہ بیگم کو بتایا۔ ”نہنہ مجھے پتہ ہے ڈارمے کر رہی ہے۔“ انیلہ بیگم نے اندازہ لگاتے ہوئے حقارت سے کہا۔ ”موم آپ آرام کریں میں بھی فریش ہو کر آتا ہوں۔“ عافین



# Posted On Kitab Nagri

اپار ٹمنٹ میں داخل ہوتے بہانا بنا کر بولا اس کو امل کا دیکھنا تھا اتنے عرصے سے اس نے امل کو نہیں دیکھا۔ ”شیش شیش شیش ماما کا بے بی کیوں رو رہا ہے ہاں، ماما آپ کو جھولادیں گئیں تو میری شہزادی سو جائے گی نا“۔ کمرے کا دروازہ کھولا دیکھ کر عافین دبے پاؤں سے کمرے میں داخل ہو اور پھر امل کے پیچھے کھڑا ہو گیا جو کہ ننھی منی سی شہزادی کو چپ کروا رہی تھی۔ ”اسم کیسی ہو میں نے تمہیں بہت مس کیا ہے“۔ عافین امل کو کمرے سے گلے سے لگاتے ہوئے سرگوشی کی۔ ”ارے آپ آگئے ہیں باہر آنے والی تھی مگر ساری رات جاگنے سے آنکھ لگ گئی اور پھر یہ رونے لگی اور آپ مجھ سے دور ہوں جائیں کوئی دیکھ لے گا“۔ امل نے عافین کو بلا وجہ کی وضاحت دیں جبکہ عافین کو امل کا وضاحتیں دینا ایک آنکھ بھی نہیں پایا۔ ”ارے دیکھ لے گا تو دیکھے میں کون سا کسی سے ڈرتا ہوں آج اتنے دنوں کے بعد ملاقات ہوئی ہے گلے ملنا تو بنتا ہے“۔ عافین نے امل کو اپنی طرف کرتے ہوئے لا پر وا ہی سے کہا۔ ”توبہ چھوڑیں بچی رو رہی ہے اسے اٹھانے دیں ورنہ اس کے رونے کی آواز سے میرا شہزادہ بھی اٹھ جائے گا“۔ امل نے عافین کو خود سے دور کیا اور پھر گلا پھاڑ پھاڑ کے چیخنے اور چلانے والی بچی کو چپ کروانے لگی۔ ”ارے جناب یہ تو اپنے بابا کی پیاری سی گڑیا ہے اسے مجھے دو“۔ عافین نے امل کے ہاتھوں سے پنک کلر کے فراک میں ملبوس اپنی چھوٹی سی گڑیا کو اٹھایا۔ ”میلا پالا شا بے بی، بابا کے پاس رویاں رویاں نہیں کرنی ممممممیری لکلیکلی گڑیا“۔ عافین چھوٹی سی بچی کو اوپر نیچے کرتا اسے رونے سے منع کر رہا تھا اور بچی سچ میں ہی چپ ہو گئی تھی مگر عافین کی آنکھیں نم ہو گئیں تھیں پہلے سے ہی اس کا دل امل سے ساتھ کیے جانے والی زیادتیوں کے سے بھرا ہوا تھا اور پھر بیٹی کا باپ ہونے کا احساس۔ ”آپ رو تو مت، اسے مجھے دیں“۔ عافین کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر امل نے بچی اس سے لینا چاہا۔ ”نننننیں اسے میرے پاس ہی رہنے دو مگر مجھے ایک ڈر لگ رہا ہے امل“۔ عافین نے امل بھیگی آواز میں روکا اور پھر خوف کے سائے میں رہ کر بولا۔ ”ارے یہ نہیں

## Posted On Kitab Nagri

گرے گئی پہلے پہلے مجھے بھی لگتا تھا کہ میرے ہاتھ سے گر جائے گی۔“ امل نے عافین کا زرد پڑتا چہرے دیکھ کر اپنے سے ہی عافین کے ڈر کا اندازہ لگایا۔ ”ارے نہیں یار مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ کہیں میری بیٹی کو بھی میرا جیسا شوہر ملا تو۔“ عافین نے اپنی بیٹی کے نرم و ملائم گال پر انگلی مسلتے ہوئے اپنا خدشہ بتایا۔ ”ایسے تو مت کہیں۔“ امل کے منہ سے نادانستگی میں نکلا اور پھر اس سے بچی لے کر جھولے میں ڈال دی۔ ”امل یہ حقیقت ہے یار باپ جیسا سلوک اپنی بیوی کے ساتھ کرتا ہے ویسا ہی اس کی بیٹی کے ساتھ ہوتا ہے، امل پلیز مجھے معاف کر دو تمہارے حقوق میں نے پورے نہیں کیے بلکہ میں نے تو تمہارے ساتھ زیادتیاں کیں ہیں، پلیز خدا کے لئے مجھے معاف کر دو صرف ایک چانس خدا کی قسم میں تمہیں بہت خوش رکھوں گا صرف ایک چانس دے دو۔“ عافین نے ہاتھ جوڑ کر امل سے معافی مانگی چہرے پر ندامت کے آنسوں چھلگ گئے تھے۔ ”عافین شاہد آپ کو نہیں پتہ قسم جھوٹے اٹھاتے ہیں۔“ امل عافین کو آزمارہی تھی۔ ”تم بتاؤ میں تم سے معافی مانگنے کے لئے کچھ بھی کر لوں گا۔“ عافین نے آنسو صاف کرتے ہوئے یقین دہانی کروائی۔ ”اگر میں کہوں کہ مجھے آپ سے طلاق چاہیے تو۔“ امل ایک آخری بار عافین کی سوچ پر کھنا چاہتی تھی۔ ”امل وہ مانگو جو میں تمہیں دے سکوں یہ چیز میں تمہیں مر کر بھی نہیں دے سکتا۔“ عافین نے اپنی مجبوری بتائی کہ اس کا مطالبہ پورا کرنا اس کے بس کی بات نہیں۔ ”مجھے آپ سے طلاق نہیں چاہیے اس لئے نہیں کے میں آپ کا کیا سب کچھ بھول گئی ہوں یا پھر میں نے آپ کو معاف کر دیا میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں اپنی اولاد کی خاطر یا پھر میں ایک ڈرپوک ہوں جو کہ آپ کو اپنا مضبوط سہارا مانتی ہوں اگر اب میں واپس لوٹ کر ڈیڈ کے گھر گئی تو مجھے وہ مقام نہیں ملے گا جیسا میرا اس گھر میں شادی سے پہلے تھا اب اس کو آپ میرا سمجھوتا سمجھیں یا پھر میرا ظرف میں آپ کے ساتھ ہی رہوں گئی اس امید پر کہ آپ کو غلطی کے احساس ہونے کے بعد آپ مجھے عزت دیں گئے۔“ امل نے نم آنکھوں سے

# Posted On Kitab Nagri

عافین کو اپنا فیصلہ سنایا۔ ”اے امل میں تمہارا دل اپنے پیار سے صاف کر دوں گا اور تمہیں اس سے زیادہ عزت دوں گا جتنی تم ڈیزور کرتی ہو۔“ عافین نے امل کا فیصلہ سننے کے بعد اسے گلے سے لگالیا اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ اس نے عافین کے ساتھ ہی رہنا تھا اور آج عافین بھی عہد کیا کہ امل کے زخموں کو اپنے پیار سے بھر دے گا۔

وقت بہت بڑی مرحم ہوتا ہے، وقت کے ہر گزرتے پل کے عافین کے پیار اور امل کے لیے عزت میں اضافہ ہوتا گیا اور اتنا مان، بھروسہ پا کر امل بھی پچھلے غم بھول گئی اور سچے دل کے ساتھ رشتے کو نبھانے لگی۔ امل نے عافین کو بہت سمجھایا کہ سیاست چھوڑ دے مگر عافین نے صاف انکار کر دیا اور ایک بار پھر نئی شروعات کی اس بار وہ عارف صاحب نہیں سنتا تھا بلکہ عارف صاحب اس کے کہے پر چلتے تھے انہوں نے ایک بار پھر سیاست میں اعلیٰ مقام حاصل کر لیا تھا، ساتھ اس کی ساری جائیداد ایک ایک کر کے تمام اداروں سے چھوٹ گئی تھی۔ عافین نے بچوں کے نام خود رکھے بیٹی کا نام زمل اور بیٹے کا نام عمار رکھا، بچوں میں عافین بیٹی پر جان نچھاور کرتا اور امل اپنے بیٹے پر واری ہوتی اس طرح خود بخود ہی گھر میں دو ٹیمیں بن گئیں۔ عافین تو اپنے گھر میں سکون دیکھ کر ہی پر سکون تھا جبکہ امل گھر کی ذمہ داریوں میں ایسے مصروف ہو گئی تھی کہ اسے کسی اور طرف دھیان دینا کا وقت نہ ملتا تھا، امل اپنے میکے میں صرف مہمان بن کر دو تین دن کے لیے جاتی اور پھر واپس آ جاتی مگر عافین احمد صاحب کے گھر اتنا عرصہ گزرنے کے بعد بھی نہیں جاتا تھا اس نے امل کو کہہ دیا کہ وہ پھر کبھی احمد صاحب اور احمر سے اس طرح کا رشتہ استوار نہیں کر پائے گا جس کی وجہ وہ جتنا دور رہے اتنا ہی اچھا ہے۔

## Posted On Kitab Nagri

السلام علیکم [PDI] □ [LRI] ڈیئر ریڈرز ❀ امید ہے کہ آپ کو یہ ناول پسند آئے گا میرے اس ناول کے پیچھے کی تھیم یہ تھی کہ میں نے اس سوچ کو توڑنا تھا کہ صرف پسماندہ یا پھر مڈل کلاس کی ہی لڑکی سسرال میں سسرالیوں کی فرمائشوں کی نظر ہوتی ہے جتنا یہ گند مڈل کلاس میں ہے اتنا ہی یہ اپر کلاس میں بھی ہے مگر بس صورتیں مختلف ہیں، مڈل کلاس کی لڑکی کو جہیز میں فریج، ٹی وی یا پھر اے سی نہ لانے پر باتیں سنائی جاتی ہیں اور اپر کلاس میں لڑکی کو کسی بزنس ڈیل یا پھر کسی اونچے مقصد کے لئے دباؤ کا شکار ہوتی ہے اور دوسری بہت اہم بات ہمارے معاشرے میں طلاق کا ریشو بہت بڑھتا جا رہا ہے تو میں نے اپنے اس ناول کے ذریعے سمجھوتے کا میسج دیا ہے اس کا مطلب نہیں کہ آپ ظلم برداشت کریں، اپنے حقوق کو پامال ہونے دیں مگر اپنے رشتوں کو کم از کم ایک موقع ضرور دیں ایک بار سمجھوتہ کر کے دیکھیں کیوں کہ باعث اوقات ایک اور چانس دینے پر رشتہ بچ جاتا ہے اس کے بعد بھی اگر آپ کو لگے کہ رشتہ نہیں چل رہا تو ضرور علیحدگی اختیار کر لیں۔

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

ناول: عشق بے قرار۔ رائیٹر: نورالعرفات۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

